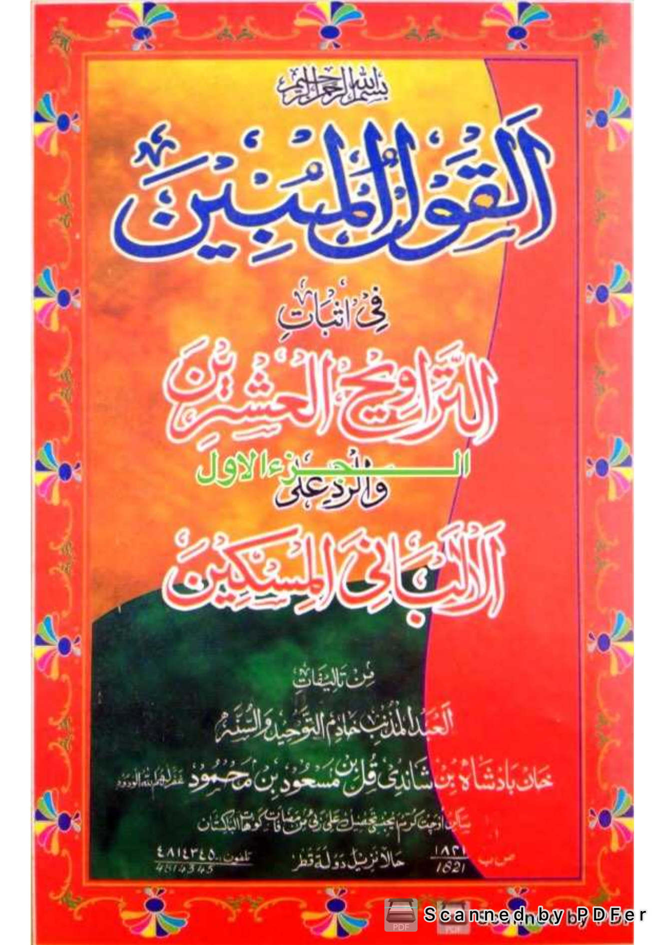
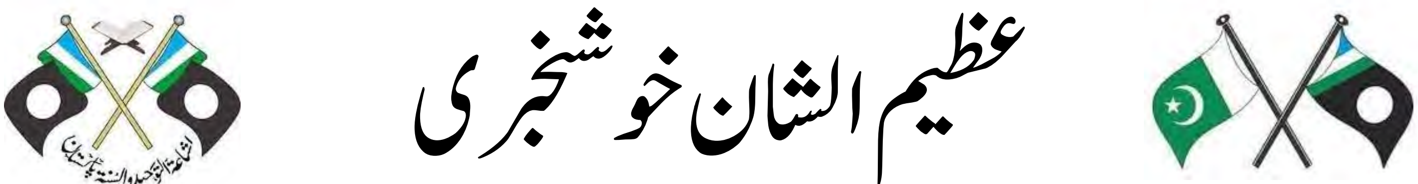


بسم الله الرحمن الرحيم
القول المبين
في اثبات
التراويح العشرين
الجزء الاول
والرد على
الالباني المسكين
من تاليفات
العبد المذنب خادم التوحيد والسنة
خان بادشاه بن شاندي قل بن مسعود بن محمود غفر لهم الله الودود
ساكن اوجت كرم بجنسي تحصيل علي زي من مضافات كوهاٹ الباكستان
ص ب ١٨٢١
1821
حالا نزيل دولة قطر
تلفون ٤٨١٤٣٤٥
4814345
Scanned by PDFer









دنیا میں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف

Play Store اور Website سے بالکل فری انسٹال / ڈاوٴن لوڈ کریں۔



انسٹال / ڈاوٴن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Store سے " مکتبۃ الاشاعت " انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاون لوڈ کریں نیز اپنی کتاب کو Website / Play Store پر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

Whataspp:03201914145

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً بوقتاً Play Store اور website پر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ و تفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت " کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

ویب سائیٹ maktabatulishaat.com (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

روزانہ کی بنیاد پر ہم ویب سائیٹ اور پلے سٹور میں مزید تصانیف شامل کر رہے ہیں اور ان میں مزید بہتری لا رہے ہیں۔ نئے شامل شدہ تصانیف کے لئے آپ وقتاً فوقتاً ویب سائیٹ اور پلے سٹور کو چیک کیا کریں مزید بہتری کے لیے اپنے قیمتی تجاویز سے ہمیں ضرور آگاہ کریں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

القول المبين

في اثبات

التراويح العشرين

والرد على

الالباني المسكين

من تاليفات

العبد المذنب خادم التوحيد والسنه

خان بادشاه بن شاندی قل بن مسعود بن محمود غفرلهم الله الودود

ساكن اوچت كرم ايجنسى تحصيل على زئى من مضافات كوهات الباكستان

[illegible] دولة قطر

تلفون ٤٣٠٣٥٩

430359

بسم الله الرحمن الرحيم

تقريظ الامام العلامة وحيد العصر صاحب الفهم الباهر قامع الشرك والبدعة مفتی دارالعلوم دیوبند الحضرة الشيخ مولنا كفيل الرحمن حفظه الرحمن من المصائب مادام الملوان على القول المبين

تعريبه قرا الاحقر بعميق النظر تاليف مولنا خان بادشاه زيد مجده فى اثبات التراويح العشرين والوتر ثلاث ركعات و رد المخالفين الالباني وغيره و هو تحقيق علمى و قابل قدر و صفات و هو مزين بالمراجع المستنده وبعد قراءة الكتاب يقال بدون اى مبالغة بان مثل هذا الكتاب الجامع المكسر لاسنان المخالفين فى هذا الموضوع فلا اقل مامر امام نظرى فى هذا القرن وان مولف هذا الكتاب من المقلدين عموما ومن الاحناف خصوصا مستحق الشكر و التهنية على فرض الكفاية و ان الله سبحانه يجازيه بهذه الخدمة الدينيه احسن الجزاء وان لم تكن للمؤلف المحترم تاليفات سوى هذا التاليف هويكفى لا ظهار تحقيقه العلمى و سعة علمه و مطالعته ' التوقيع للحضرة مولنا كفيل الرحمن ۲۴ / ۵ / ۱۴۱۳

بحمدہٖ

تقریظ : احقر نے جناب مولنا خان بادشاہ زید کی انتہائی قابل قدر اور بیش قیمت علمی تحقیق اور مستند حوالوں سے مزین تالیف بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر کے اثبات اور مخالفین البانی وغیرہ کے ابطال میں دلچسپی سے پڑھی کتاب کے مطالعہ کے بعد کسی مبالغہ کے بغیر یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ صدی میں اب تک اس موضوع پر اتنا مکمل جامع اور مخالفین کو دندان شکن جوابات پر مشتمل تالیف کم از کم میری نظر سے نہیں گذری مولف کتاب مقلدین کے جانب سے عموما اور احناف کی طرف سے خصوصا اس فرض کفایہ کی ادائیگی پر مبارکباد اور شکریہ کے مستحق ہیں اللہ تعالی اس عظیم دینی خدمت کے بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے آمین۔

اگر مولف محترم کی دیگر تالیفات نہ بھی ہو یہ کتاب ان کی عرق ریزی علمی کاوش اور وسعت علم و مطالعہ کے اظہار کے لئے کافی ہے۔

(دستخط حضرت مولنا کفیل الرحمن مفتی دار العلوم دیوبند ۲۴ / ۵ / ۱۴۱۳ھ)

وكتب الشيخ الموصوف المذكور فی المكتوب الثانی

تعريبه : محترمی ومكرمی الحضرة مولنا خان بادشاه زيد مجدكم

السلام عليكم رحمه الله وبركاته

قد وصل الی المكتوب فی حب التقريظ ' والله شاهد بانی ما فعلت المبالغة فی التقريظ بل الحقيقة بان مساعيک قابلة للصفات هذا كتاب كامل و مدلل للاحناف و مسكت للمخالفين و جواب محير يجازيک الله سبحانه من جميعنا احسن الجزاء

التوقيع المحضرة الشيخ مولنا كفيل الرحمن ۱۴ اينائر ۱۹۹۴ء

حضرت مولنا مفتی كفيل الرحمٰن نے دوسرے خط میں فرمایا تھا

۲ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ ' محترمی و مکرمی حضرت مولنا خان بادشاہ صاحب زید مجدکم

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

مکتوب گرامی تقریظ کی پسندیدگی کے سلسلہ میں موصول ہوا اللہ شاہد ہے کہ میں نے تقریظ میں کسی مبالغہ سے کام نہیں لیا بلکہ واقعی آپکی کوشش ستائش کی قابل اور احناف کے لئے ایک مکمل و مدلل دستاویز اور مخالفین کے حق میں مسکت اور حیران کن جواب ہے اللہ تعالیٰ آپکو ہم سب کی طرف سے جزاخیر عطا فرمائے۔

(دستخط حضرت مولنا کفیل الرحمٰن ۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء)

اعلم ایها الاخ الاکریم ان الشیخ محمد ناصر الدین البانی اجتراء جرأة عظیمة حیث الف رسالة صغیرة فی دریقات وقال فیها ان عدد التراویح عشرین رکعة بدعة ضلالة وقلد فی هذا الاطلاق للصنعانی صاحب سبل السلام المتوفی ۱۱۸۲ھ - وللمبارکفوری صاحب تحفة الاحوذی المتوفی ۱۳۵۳ھ وقد خالف البانی عن الخلفاء راشدین المهدیین وعن المذاهب الاربعة المتبوعة وعن جمیع فقهاء ائمة الدین ولن یقدر الالبانی ان یأتی بقول واحد عن التابعین وعن ائمة المذهب الاربعة المتبوعة وعن ائمة الدین لتائید دعواه لکن لاعجب علی البانی لانه اقد من ناقد الرجال و حافظ الاحادیث و فقیه من الفقهاء یکون محفوظا عن ردوده ومطاعنه انا استئل عن القاری الکریم ان یطالع الکتاب عن الابتداء الی الانتهاء حتی یعلم بحقیقة الحال........ وان یعرالرجال بالاقوال ولا یعرف الاقوال بالرجال...

"من المؤلف"

اے میرے محترم بھائی کہ شیخ محمد ناصر الدین البانی نے بڑی جرأت کی ہے کہ اس نے چھوٹا رسالہ لکھا جس میں تحریر کیا ہے کہ بیس تراویح بدعت اور گمراہی ہے اور اس میں صنعانی مؤلف سبل السلام متوفی ۱۱۸۲ھ اور مبارکفوری مؤلف تحفۃ الاحوذی متوفی ۱۳۵۳ھ کی تقلید کی ہے اور البانی نے خلفاء راشدین جو ہدایت پر ہیں اور چار مذاہب متبوعہ اور تمام فقہاء آئمہ دین کی خلاف کی ہے اور البانی کی قیامت تک طاقت نہیں کہ ایک قول تابعی کا یا ایک امام کا چار آئمہ سے یا آئمہ دین سے کسی کا، اپنے تائید کے لئے پیش کر سکے لیکن البانی پر تعجب نہیں کیونکہ بہت کم ناقد رجال اور حافظ الاحادیث اور فقیہہ آئمہ فقہاء سے اس کے ردّ اور مطاعن سے محفوظ ہوگا اور میں قاری کریم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ابتداء سے لے کر آخیر تک کتاب کا مطالعہ کریں تاکہ وہ حقیقت حال پہچان لیں اور آدمیوں کو اقوال سے پہچان لیں نہ کہ اقوال کو آدمیوں سے ۔ (از مصنف)

تقریظ الامام المحقق الحجۃ الثبت شیخ القرآن و الحدیث مرشدی و مرشد العلماء مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ الغافر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

الحمد للہ وکفیٰ والسلام علیٰ سیدنا محمد ن المصطفیٰ وعلیٰ آلہ وصحبہ البررۃ التقی

امّا بعد

فقد سرّحت النظر علی رسالۃ الفاضل المحقق المولوی خان بادشاہ فیما کتب فی رسالۃ رکعات التراویح والوتر فوجدتہا کافیۃ مشتملۃ علی الادلۃ فی ہٰذہ المسئلۃ وتحقیق انیق جامعۃ لفنون من سرد الاحادیث وتنقید الرواۃ ومذاہب الائمۃ المتبوعۃ رحمہم اللہ تعالیٰ فقد افحم الخصم وبیّن المنہج الاقوم وازال شبہات فلا مجال لمنکر الا معاند جاہل ومتشبث بالباطل ومزخرفات کاسدۃ ۰

یہ تقریظ حضرت امام المحقق حجت اور ثبت شیخ القرآن والحدیث مرشدی اور مرشد العلماء مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے آپ کی روح مبارکہ ۲۹ مارچ ۱۹۸۷ء میں جسدِ عنصری سے عالمِ بالا کو پرواز کرگئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو جنت الفردوس نصیب فرماوے آمین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں الوہیت والی اس ذات کے لئے ہیں جو کافی ہے (تمام عالم کے لئے) اور نزول رحمت ہو ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل اور نیک پرہیزگار صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے میں کہتا ہوں۔

کہ میں نے فاضل محقق مولوی خان بادشاہ کے رسالہ پر نظر ڈالی جو تراویح اور وتر میں لکھا ہے تو میں نے اس رسالہ کو اس مسئلہ میں عجیب تحقیق اور دلائل پر مشتمل پایا اور یہ رسالہ احادیث اور راویوں کی تنقید اور مذاہب متبوعہ ائمہ رحمہم اللہ کے لئے جامع ہے۔ اور خصم کو خاموش کیا ہے اور صحیح طریقہ بتایا اور شبہات کا ازالہ کردیا ہے۔ اور منکر کیلئے کوئی گنجائش نہیں کہ انکار کرے۔ البتہ اگر انکار کرنے والا جاہل اور باطل اور کھوٹی چیزوں سے تمسک کرنے والا ہو تو وہ انکار کریگا۔

واسئل الله سبحانه ان يجعلها منيفة لمن يشاء الهداية والحق
ويوفق الله سبحانه للمؤلف نصرة الحق ورد الباطل وخدمة العلم
واشاعة التوحيد والسنة ورد الشرك والبدعة ويجعلنا ممن
اقاموا بذلك وتوفنا مسلمين ان ولى الله الذى نزل الكتاب وهو
يتولى الصالحين وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى اله واصحابه اجمعين

انا الاحقر محمد طاهر عفى الله عنه نزيل قطر يوم الخميس
۲۱ جمادی اولی سنہ ۱۴۰۶ھ الموافق ۳۱ ینایر سنہ ۱۹۸۶ء

میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ یہ رسالہ خوبصورت ان لوگوں کو بنائے جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت اور حق دینا چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مصنف کو حق کی نصرت اور باطل کی تردید اور خدمت علم اور توحید اور سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید کی توفیق عطا فرمائے۔
اور ہم کو ان لوگوں سے بنائے جو اس راستہ پر قائم رہیں گے اور ہم کو اسلام کی حالت پر وفات دے۔
اور ہمارا ولی وہ ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور یہی نیک لوگوں کا ولی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو بہترین مخلوق پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
اور آپ کی آل اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔

انا الاحقر محمد طاہر عفی اللہ عنہ نزیل دولۃ قطر بروز جمعرات ۲۱ جمادی اولی
۱۴۰۶ھ موافق ۳۱ جنوری ۱۹۸۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان
وانزل لهدايتهم الفرقان فی شهر رمضان
والصلوة والسلام علی محمد ن المبعوث الی الانس والجان
الذی سن لنا قیام رمضان وامرنا باتباع سنته و
سنة الخلفاء الراشدین المهدیین وعلیٰ الہٖ واصحابه
اجمعین الی یوم الدین ۔

اما بعد

یقول العبد المذنب ابو منیب الرحمٰن خان بادشاہ بن شاندی قل
بن مسعود بن محمود عفر اللہ لهم الودود ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

تمام تعریفیں الوہیت کی اس ذات کے لئے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا ہے ۔
اور ماہ رمضان میں ان کی ہدایت کے لئے قرآن کو نازل فرمایا ۔
اور نزول رحمت اور سلام ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو جن اور انسان کے لئے بھیجا گیا ہے ۔
اور جس نے ہمارے لئے قیام رمضان سنت طریقہ بنایا اور ہم کو آپ کی سنت اور خلفاء راشدین جو
ھدایت یافتہ ہیں کی سنت کی پیروی کا امر فرمایا ۔
اور صلوٰۃ اور سلام ہو آپ کے آل اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر یوم قیامت تک ۔

صلوٰۃ و سلام کے بعد

کہتا ہے بندہ گنہگار ابو منیب الرحمٰن خان بادشاہ بن شاندی گل
بن مسعود بن محمود اللہ تعالیٰ ان کو بخشے ۔

وكان يخطر ببالي من زمان بان اؤلف كتابا في بيان التراويح بانها عشرون ركعة والوتر ثلاث ركعات وهي ثابتة من الاحاديث الصحيحة ومن سنن الخلفاء الراشدين المهديين واقر بها الائمة المجتهدون من المذاهب الاربعة المتبوعة وعمل بها الفقهاء المحققون من الاحناف والشوافع والحنابلة والمالكية لكني اقدم رجلا واؤخر اخرى لان آثار العلوم قد اندرست وابصار بعض الناس قد طمست لانهم لا يعرفون الرجال بالاقوال بل يعرفون الاقوال بالرجال فاستخرت الله سبحانه فالقى في قلبي نورا وضياء فالفت بحمد الله سبحانه كتابا نفيسا بحيث يروق

میرے دل میں پہلے سے یہ خیال تھا کہ بیس رکعات تراویح اور تین وتر پر ایک کتاب لکھوں جس میں یہ ثابت کروں کہ یہ صحیح احادیث اور سنن خلفاء راشدین سے ثابت ہیں اور اس پر چار مذاہب کے ائمہ مجتہدین نے اقرار کیا ہے اور اس پر فقہاء محققین احناف اور شوافع اور حنابلہ اور مالکیہ تمام نے عمل کیا ہے لیکن میں قدم آگے کرتا دوسرے کو پیچھے کر لیتا کیونکہ علم کے آثار مٹ گئے ہیں اور بعض لوگوں کی آنکھیں بے نور ہو گئی ہیں کیونکہ یہ لوگ لوگوں کو باتوں سے نہیں پہچانتے بلکہ باتوں کو آدمیوں سے پہچانتے ہیں (آدمی بڑا ہو بات جس طرح کرے قبول ہوگی آدمی غریب اور فقیر ہو بات جیسی اچھی کرے قابل قبول نہیں ہوگی)

تو میں نے استخارہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں نور اور روشنی ڈالی تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے میں نے ایک ایسی نفیس اور عمدہ کتاب لکھی کہ

النواظر و يعجب الخواطر وتنشط به قلوب العارفين وتتزلزل به قلوب الملزمين على الراكعين الساجدين القائمين في شهر رمضان بالتراويح العشرين۔
اذا استثقلت المضاجع بالطاعنين، وجعلته على بابين اما الباب الاول فهو مشتمل على خمسة فصول وتكملة وخاتمة۔
اما الفصل الاول ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة وهي ثابتة عن سنن الخلفاء الراشدين المهديين
اما الفصل الثاني ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند الاحناف رحمهم الله تعالی
اما الفصل الثالث ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند الشوافع رحمهم الله تعالى
اما الفصل الرابع ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند الحنابلة رحمهم الله تعالى
اما الفصل الخامس ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند محقق المالكية رحمهم الله تعالى۔

لوگوں کی نظروں کو خوش کرے گی اور دلوں کو تعجب میں ڈالدے گی اور جاننے والے کے دل اس کتاب سے خوش ہو جائیں گے اور جو ان لوگوں پر الزامات لگاتے ہیں جو ماہ رمضان میں بیس رکعات تراویح میں سجدے اور رکوع کرتے ہیں تو ان کے دل اس کتاب سے ہل جائیں گے جبکہ الزام لگانے لیٹنے سے تھک جاتے ہیں۔
تو میں نے اس کتاب کو دو بابوں پر مشتمل کیا ہے۔
پہلا باب پانچ فصلوں اور ایک تکملہ اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔
○ فصل اول بیس تراویح کے بیان میں ہے کہ یہ سنن خلفاء راشدین مہدیین سے ثابت ہیں۔
○ فصل دوم بیس تراویح کے بیان میں ہے۔ احناف رحمہم اللہ تعالی کے نزدیک۔
○ فصل سوم بیس تراویح کے بیان میں ہے۔ شوافع رحمہم اللہ تعالی کے نزدیک۔
○ فصل چہارم بیس تراویح کے بیان میں ہے۔ حنابلہ رحمہم اللہ تعالی کے نزدیک۔
○ فصل پنجم بیس تراویح کے بیان میں ہے مالکیہ محققین کے نزدیک (رحمہم اللہ تعالی)

- اما التکملۃ ففی بیان التراویح بانها عشرون رکعۃ عند جمهور العلماء رحمهم اللہ تعالیٰ
- اما الخاتمۃ ففی الاجوبۃ عن مستدلات المنکرین الملزمین علی القائمین بالتراویح العشرین.

اما الباب الثانی فهو ایضاً مشتمل علی خمسۃ فصول وتکملۃ وخاتمۃ وتبصرۃ

- اما الفصل الاول ففی بیان الوتر بانها ثلاث رکعات وهی ثابتۃ من الاحادیث الصحیحۃ
- اما الفصل الثانی ففی بیان الوتر عند الاحناف رحمهم اللہ تعالیٰ -
- اما الفصل الثالث ففی بیان الوتر عند الشوافع رحمهم اللہ تعالیٰ -
- اما الفصل الرابع ففی بیان الوتر عند الحنابلۃ رحمهم اللہ تعالیٰ -
- اما الفصل الخامس ففی بیان الوتر عند المالکیۃ رحمهم اللہ تعالیٰ
- اما التکملۃ ففی بیان الوتر الاتفاقی عند جمیع الائمۃ المذاهب المتبوعۃ -
- اما الخاتمۃ ففی بیان الاجوبۃ عن مستدلات المنکرین
- اما التبصرۃ ففی مزعومات البانی

وباللہ استعین وبامدادہ یظهر الحق ویبین

- اور تکملہ بیس تراویح کے بیان میں ہے جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
- خاتمہ جوابات میں ہے منکرین کے ان الزامات سے جو بیس تراویح پڑھنے والوں پر لگاتے ہیں۔
- باب دوم بھی پانچ فصول اور ایک تکملہ اور ایک خاتمہ اور ایک تبصرہ پر مشتمل ہے۔
- فصل اول وتر کے بیان میں ہے کہ تین رکعات وتر صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔
- فصل دوم وتر کے بیان میں ہے احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
- فصل سوم وتر کے بیان میں ہے شوافع رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔
- فصل چہارم وتر کے بیان میں ہے حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
- فصل پنجم وتر کے بیان میں ہے مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
- تکملہ وتر اتفاقی کے بیان میں ہے تمام ائمہ مذاہب متبوعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
- خاتمہ منکرین کے استدلالات کے جوابات میں ہے۔

تبصرہ البانی کے مزعومات میں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے امداد مانگتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی امداد سے حق ظاہر اور واضح ہوتا ہے۔

الباب الاوّل

فی التراویح

التراویح جمع ترویحۃ وھی المرۃ الواحدۃ من الراحۃ کتسلیمۃ من السلام سمیت الصلوۃ فی الجماعۃ فی لیالی رمضان بالتراویح لانھم اول ما اجتمعوا علیھا وکانوا یستریحون بین کل تسلیمتین کما وضحہ الائمۃ الاعلام[1]

وھذہ التراویح عشرون رکعۃ وعلیہ جمھور العلماء المحققین من الائمۃ المجتھدین والمحدثین والفقھاء من المذاھب الاربعۃ

[1] طالع فتح الباری شرح صحیح البخاری ۴/ ۲۵۰
• ارشاد الساری " " " ۳/ ۴۲۴
المبسوط ۲/ ۱۴۵
• درر الحکام ۱/ ۱۱۹ • مجمع الأنھر ۱۳۶

باب اوّل تراویح کے بیان میں ہے

تراویح جمع ترویحۃ ہے یہ راحت سے ایک مرتبہ کے لئے آتا ہے جیسا کہ تسلیمۃ سلام سے۔ جو نماز مہینہ رمضان میں جماعت سے ادا کرتے ہیں اس کو تراویح کہتے ہیں کیونکہ ہر دو سلاموں کے درمیان لوگ راحت کرتے ہیں جیسا کہ بڑے بڑے علماء نے وضاحت فرمائی ہے۔

مطالعہ کریں فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۴/ ۲۵۰ • ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ۳/ ۴۲۴ المبسوط ۲/ ۱۴۵ • درر الحکام ۱/ ۱۱۹
• مجمع الانھر ۱۳۶

اور تراویح بیس رکعات ہیں اور اس پر ائمہ مجتہدین اور محدثین اور چار مذاہب کے فقہاء قائل ہیں۔

لكن البلية كل البلية ان بعض الناس لايؤدونها عشرين ركعة بل يعدونها من البدع المنكرات[1] ولايدرون بل ولا يشعرون ان التراويح العشرين ثابتة من سنن الخلفاء الراشدين المهديين وعمل عليها الصحابة والتابعون والائمة المجتهدون.

---

[1] وقد ارتكب هذه الجهالة الشيخ محمد ناصر الدين الالبانى وقلد محمد بن اسماعيل الصنعانى المتوفى ١١٨٢ھ صاحب سبل السلام) فى ان عدد العشرين فى التراويح بدعة وليس فى البدعة مايمدح بل كل بدعة ضلالة (رسالہ صلوٰۃ التراویح ۸ بحوالہ سبل السلام)

ولايدرى الالبانى بان عدد التراويح عشرين ركعة ثابتة من سنن الخلفاء الراشدين المهديين وعن جميع الائمة المجتهدين وعن فقهاء المذاهب الاربعة وعن جميع الائمة المحدثين فهل هو قائل بتضليل جميع ائمة الدين بانهم ارتكبوا هذه البدعة الضلالة سبحانك هذا بهتان عظيم. وسيجئ تفصيله انشاء الله تعالى فانتظر.

لکن مصیبت پر مصیبت یہ ہے کہ بعض لوگ بیس تراویح تو نہیں پڑھتے بلکہ بیس تراویح بدعات منکرہ سے شمار کرتے ہیں اور یہ[1] لوگ جانتے نہیں بلکہ شعور نہیں رکھتے کہ بیس تراویح خلفاء راشدین جو ھدایت یافتہ ہیں سے ثابت ہیں اور اس پر صحابہ کرام اور تابعین اور ائمہ مجتہدین نے سلف صالحین سے عمل کیا ہے۔

---

[1] اور اس جہالت کا ارتکاب شیخ محمد ناصر الدین البانی نے کیا ہے کیونکہ اس نے محمد بن اسماعیل صنعانی متوفی ۱۱۸۲ھ صاحب سبل السلام کی تقلید کی ہے اس بات میں کہ بیس تراویح ادا کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے رسالہ صلوٰۃ التراویح ۸ بحوالہ سبل السلام اور البانی کو پتہ نہیں کہ بیس تراویح جبکہ خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین اور چار مذاہب کے فقہاء اور تمام محدثین سے ثابت ہیں تو کیا یہ تمام ائمہ دین کو گمراہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اس گمراہی کا ارتکاب کیا ہے۔ پاک ہے تیرے لئے اے رب یہ تو بڑا بہتان ہے۔ تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ آجائے گی۔ انتظار کر۔



من السلف الصالحين فاطلاق البدعة عليها من فعل الحاسدين المعاندين للائمة المجتهدين لان البدعة احداث كل قول وعمل فی الدين اذا لو يكن له ثبوت عن السلف الصالحين كما وضحه الائمة الاعلام طالع الحاشية[1] وذكرت فی رسالتی رفع الملام عن المأموم والامام باتم تفصيل .

---

[1] طالع تفسير ابن جرير ١/٤٠٤ • التفسير الكبير للرازی ٤/٢٥ • الجامع لاحكام القرآن للقرطبی ٢/٨٦ • تفسير ابن كثير ١/١٦ و ٤/١٥٦ • تفسير النسفی ١/٧١ • تفسير روح البيان ١/٢١٤ • محاسن التاويل ٢/٢٣٤ • فتح الباری ١٣/٢٧٨ • شرح المقاصد ٢/٢٧١ • ارشاد الساری ١٠/٣٠٢ • المجموع شرح المهذب ٨/٢٧٥ • تهذيب الاسماء واللغات القسم الثانی ٣/٢٢ • منهاج السنة النبوية ١/١٤٦ • مجموع الرسائل الكبری ٢٤٧ الرسالة الخامسة • جمهرة اللغة ٢/٢٤٥ • لسان العرب ٨/٦ • تلبيس ابليس ١٦ • القاموس المحيط باب العين ٣/٣ • مختار الصحاح ٤٤ • المعجم الوسيط ٤٣ باب الباء • الرائد معجم لغوی ٢١٠ • المنجد الجديد ٢٩ -

---

تو اس پر بدعت کا اطلاق کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو ائمہ مجتہدین کے ساتھ حسد اور عناد کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے کہ

بدعت تو کہتے ہیں اس فعل اور قول کو جو دین میں ایجاد کیا جائے جس کا ثبوت سلف صالحین سے نہ ہو جیسا کہ بڑے بڑے علماء نے وضاحت فرمائی ہے -

نوٹ : مندرجہ بالا حوالجات کا مطالعہ کیجئے -

اور میں نے اپنی تصنیف رفع الملام میں وضاحت کی ہے -

ولما كان عدد التراويح عشرين ركعة ثابتة عن سنن الخلفاء الراشدين المهديين وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين[1]

ففي اداء التراويح عشرين ركعة عمل بسنة الخلفاء الراشدين والعمل بسنتهم عمل بسنة نبينا صلى الله عليه وسلم ولذا امرنا باتباع سنته وسنتهم فاطلاق البدعة عليها جهل الجاهلين نعوذ بالله ان نكون من الجاهلين۔

---

[1] طالع المستدرك ۱/۹۵ • تلخيص الحافظ الذهبي على المستدرك ۱/۹٦
• تفسير القرطبي ۷/۱۳۹ • سنن ابی داؤد ۲/۲۸۷ و ۸/۱۸ ٤ مع بذل المجهود
• سنن الترمذی ۲/۳٤ • سنن ابن ماجة ٥ • شرح ثلثيات احمد بن حنبل ۲/۲۹۰ • تيسير الوصول الى جامع الاصول ۲/۳۳۲
• سنن الدارقطنی ۱/٤٥ • احكام القرآن للجصاص ۱/٤۳۷ •
• الفتاوى الكبرى لشيخ الاسلام ابن تيمية ۱/۱٦۱ • الرسائل الكبرى لشيخ الاسلام ۱/۳۰۲ • الكافی للحافظ ابن عبد البر ۱/۲٥٥ • سير اعلام النبلاء ۳/٤۲۰ للحافظ الذهبی • كتاب المجروحين ۱/۱۰ للحافظ ابن حبان •
• المنار المنيف ۱٥۰ للحافظ ابن القيم • كتاب الوسيلة ۲۲٦ و ۲۲۷ للامام ابی حفص عمر بن محمد • المرقات شرح المشكوٰة ۲/۱۷٥ • تلبيس ابليس للحافظ ابن الجوزی ۲٤ • جامع بيان العلم وفضله ۲/۲۲٤

• اور جبکہ تراویح بیس رکعات سنن خلفاء راشدین سے ثابت ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کی اتباع کرنا۔ جیساکہ یہ حدیث مندرجہ بالا کتابوں میں موجود ہے۔
تو بیس رکعات تراویح ادا کرنے میں سنت خلفاء راشدین پر عمل کرنا ہے اور ان کی سنت پر عمل کرنے میں سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ہے اسی وجہ سے تو آپ نے اپنی سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کی اتباع کا امر فرمایا ہے، تو بیس تراویح پر بدعت کا اطلاق کرنا جاہلوں کی جہالت ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم پناہ مانگتے ہیں کہ جاہلوں سے ہو جائیں

وكذلك الوتر ثلاث ركعات ثابتة من الاحاديث الصحيحة فالحكم بكراهيتها وعدم جوازها انكار عن الاحاديث الصحيحة ولذا اردت ان اوضح فی هذا الکتاب انشاء الله تعالیٰ اثبات التراويح عشرين ركعة والوتر ثلاث ركعات حتى يكون موعظة للمتقين وعبرة للملزمين على القائمين فی شهر رمضان بالعشرين واحسن ما قيل ـ

وان عنا ان تفهم جاهلا فيحسب جهلا انه منك افهم
متی يبلغ البنيان يوما تمامه اذا كنت تبنيه وغيرك يهدم

كما فی الفقيه والمتفقه ۲/ ۹۶

حسبی الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم
ربنا لا تجعل فی قلوبنا غلا للذين آمنوا ـ

یوم الخميس ۱۸ ربيع الاول ۱۴۰۴ھ الموافق ۲۲ ديسمبر ۱۹۸۳ء

اور اسی طرح تین رکعات وتر پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہیں تو اس کے مکروہ اور عدم جواز پر حکم کرنا صحیح احادیث سے انکار کرنا... تو اسی وجہ سے میں نے بروز جمعرات ۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ کو موافق ۲۲ دسمبر ۱۹۸۳ء ارادہ کیا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ بیس تراویح اور تین رکعات وتر کو ثابت کروں گا تاکہ یہ کتاب پرہیزگاروں کے لئے نصیحت اور جو لوگ رمضان میں بیس تراویح پڑھنے والوں پر الزام لگاتے ہیں ان کے لئے عبرت ہو جائے گی ۔

اور کیا خوب کہا گیا ہے ۔

- اگر تو جاہل کو سمجھانے کی کوشش کرے تو وہ گمان کرتا ہے کہ تجھ سے بہ زیادہ سمجھدار ہے ۔
- جبکہ بنیاد پایۂ تکمیل کو پہنچائے ۔ اور جب تو بنائے تو دوسرا اس کو گرا دے گا ۔

جیساکہ فقیہ اور متفقہ ۲/ ۹۶ میں ہے

ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اسی پر میرا بھروسہ اور وہی بڑے عرش کا مالک
اے اللہ ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے حسد پیدا نہ کر

الفصل الأول

فى اثبات التراويح العشرين

اعلم وفقني الله وإياك ان عدد التراويح عشرين ركعة ثابتة عن سنن الخلفاء الراشدين المهديين بالادلة الكثيرة

الاول منها ما قال الحافظ الامام احمد بن الحسين البيهقي[1] المتوفى سنة ۴۵۸ھ

---

[1] قال الامام عبد الكريم السمعاني المتوفى سنة ۵۶۲ھ البيهقي بفتح الباء المنقوطة وسكون الياء المنقوطة هذه نسبة الى بيهق وهي قرى مجتمعة بنواحي نيسابور ومن المصنفين المشهورين ابوبكر احمد بن الحسين بن علي بن موسى البيهقي الحافظ كان اماما فقيها حافظا جمع بين معرفة الحديث و فقهه ... الانساب ۳/۴۱۲ و ۴۱۳

• قال الامام ابن الاثير المتوفى سنة ۶۳۰ھ . البيهقي هذه النسبة الى البيهق وهي قرى مجتمعة بنواحي نيسابور على عشرين فرسخا . والمشهور بالنسبة اليها الامام ابوبكر احمد بن الحسين الحافظ الفقيه الشافعي كان عالما بالحديث والفقه وله كتب مصنفة تدل على فضله اللباب ۸/۲۰۲ • طالع الكامل ۸/۱۰۴

فصل اول بیس تراویح کے اثبات میں ہے ۔

جان لو اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ بیس تراویح کی تعداد ادلہ کثیرہ کے ساتھ سنن خلفاء راشدین مہدیین سے ثابت ہیں دلیل

اول ان میں سے وہ ہے جو حافظ احمد بن حسین بیہقی[1] متوفی ۴۵۸ھ نے فرمایا ہے ۔

---

[1] امام عبد الکریم سمعانی متوفی ۵۶۲ھ فرماتے ہیں کہ بیہقی فتح باء اور سکون یاء کے ساتھ نسبت بیہق کی طرف ہے جو نیساپور کی اطراف مجتمع گاؤں ہیں اور وہاں کے مصنفین مشہورین سے ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ بیہقی حافظ ہیں اور یہ امام فقیہ حافظ تھے جس نے معرفۃ الحدیث اور فقہ میں جمع کیا تھا الانساب ۳/۴۱۲ و ۴۱۳

• امام ابن الاثیر متوفی ۶۳۰ھ فرماتے ہیں کہ بیہقی نسبت بیہق کی طرف ہے اور اس نسبت کے ساتھ مشہور ابوبکر احمد بن حسین حافظ فقیہ شافعی ہیں یہ حدیث اور فقہ کے عالم تھے اور آپ کی تصانیف آپ کی فضیلت پر دلیل ہیں ۔ اللباب ۸/۲۰۲ الکامل ۸/۱۰۴ کا مطالعہ کریں ۔



• قال الحافظ ابن عساکر المتوفی ۵۷۱ھ ابوبکر البیہقی الامام الحافظ الفقیہ الاصولی الدین الورع واحد زمانہ فی الحفظ وفرد اقرانہ فی الاتقان والضبط من کبار اصحاب الحاکم ابی عبد اللہ الحافظ وکان رحمہ اللہ علی سیرۃ العلماء قانعا من الدنیا بالیسیر متجملا فی زہدہ وورعہ وبقی کذلک الی ان توفی رحمہ اللہ بنیسابور یوم السبت العاشر من جمادی الاولی سنۃ ثمان وخمسین واربعمائۃ .. تبیین کذب المفتری ۲۶۵-۲۶۷

• قال الحافظ ابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ ذکر من توفی فی ھذہ السنۃ ۴۵۸ من الاکابر احمد بن الحسین بن علی البیہقی وکان واحد زمانہ فی الحفظ والاتقان حسن التصنیف وجمع علم الحدیث والفقہ والاصول وھو من اکابر اصحاب الحاکم ابی عبد اللہ . وکان متقنا زاھدا ... المنتظم ۸/۲۴۲

حافظ ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ فرماتے ہیں کہ ابوبکر بیہقی امام حافظ فقیہ اصول دین پرہیزگار، حفظ میں یکتا اور اتقان اور ضبط میں اپنے ساتھیوں میں یگانہ تھے اور حاکم ابوعبداللہ حافظ کے اکابر میں سے تھے اور علماء کی عادت پر تھے۔ معمولی چیز پر قانع اور پرہیزگاری سے متجمل مزین تھے۔ دربروز ہفتہ ۱۰ جمادی اول ۴۵۸ھ میں وفات پا گئے ہیں۔

تبیین کذب المفتری ۲۶۵ .. ۲۶۷

حافظ ابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ فرماتے ہیں کہ

وہ اکابر جو ۴۵۸ھ میں رحلت فرما گئے ہیں

ان میں سے احمد بن حسین بن علی بیہقی بھی ہیں اور حفظ میں، اتقان میں اپنے زمانہ کے یکتا اور

اچھی تصنیف والے تھے

علم حدیث اور فقہ اور اصول میں جمع کئے ہیں اور

حاکم ابی عبداللہ کے اکابر میں سے تھے۔ اور یہ متقی اور زاھد تھے۔

المنتظم ۸/۲۴۲

• قال الامام ابن خلکان المتوفی سنہ ۶۸۱ھ ،

ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی الحافظ الکبیر الشہیر واحد زمانہ وفرد اقرانہ فی الفنون

وفیات الاعیان ۱/۷۵

• قال الحافظ الذہبی المتوفی سنہ ۷۴۸ھ ، البیہقی ھو الحافظ العلامۃ الثبت الفقیہ شیخ الاسلام ابوبکر احمد بن الحسین۔ قال الحافظ عبد الغافر ابن اسماعیل فی تاریخہ - کان البیہقی علی سیرۃ العلماء قانعا بالیسیر متجملا فی زھدہ وورعہ ... وقال ایضاً ھو ابوبکر الفقیہ الحافظ الاصولی الدین الورع واحد زمانہ فی الحفظ وفرد اقرانہ فی الاتقان والضبط و توالیفہ تقارب الف جزء ولم یسبقہ الیہ احد جمع بین علم الحدیث والفقہ وبیان علل الحدیث۔

طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۸/۱۶۳ الی ۱۷۰

• امام ابن خلکان متوفی ۶۸۱ھ فرماتے ہیں۔ ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی حافظ کبیر مشہور تھے۔ اور زمانہ میں یکتا اور فنون میں اپنے ساتھیوں میں یگانہ تھے۔ وفیات الاعیان ۱/۷۵

• حافظ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ فرماتے ہیں بیہقی حافظ علامہ ثبت فقیہ شیخ الاسلام ابوبکر احمد بن الحسین تھے۔ ... الغافر اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں کہ بیہقی سیرت العلماء پر تھے اور معمولی چیز پر قانع ا ... زہد اور پرہیزگاری سے متجمل مزین تھے اور اس طرح فرمایا ہے، یہ ابوبکر فقیہ حافظ اصولی دین والورع حفظ میں یکتا اور اتقان اور ضبط میں اپنے ساتھیوں سے یگانہ تھے۔ اور آپ کی تصانیف تقریباً ہزار جزء تک پہنچ جاتی ہیں، جس کو کسی نے سبقت نہیں کی ہے علم الحدیث اور فقہ اور علل الحدیث میں جمع کیں ہیں۔

تفصیل کے لئے مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۸/۱۶۳ تا ۱۷۰

Scanned by PDFer

٥ ٥ ٦ ٦ ٦ ٥ ٥ ٥ ٥

ومطالع تذكرة الحفاظ ٣/ ١١٣٢ الى ١١٣٥
• ودول الاسلام ١/ ٢٦٩
• قال الامام السبكي المتوفي سنة ٧٧١ھ احمد بن الحسين البيهقي احد ائمة المسلمين وصدوق المؤمنين والدعاة الى حبل الله المتين فقيه جليل حافظ كبير
الطبقات الكبرى ٤/ ٨
• قال الحافظ ابن كثير المتوفي سنة ٧٧٤ھ. وفيها توفي ابوبكر احمد بن الحسين البيهقي وكان اماما في الحديث والفقه وكان اوحد زمانه رحل في طلب الحديث الى العراق والجبال والحجاز - المختصر في اخبار البشر ٢/ ١٨٥
• طالع التفصيل - في النجوم الزاهرة ٥/ ٧٧ • تتمة المختصر في اخبار البشر ١/ ٥٦١ للامام ابن الوردي • البداية والنهاية ١٢/ ٩٤ • مفتاح السعادة ٢/ ١٢٦
• شذرات الذهب ٣/ ٣٠٤ • طبقات الاسنوي ١/ ١٩٨
• الرسالة المستطرفة ٣٣ للكتاني • معجم البلدان ١/ ٥٣٨ • كشف الظنون ٢/ ١٠٠٧
• هداية العارفين ١/ ٧٨
• تدريب الراوي ٢/ ٣١٩ • طبقات الشافعية ٢٢٣ لابن هداية الله

• مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ٣/ ١١٣٣ تا ١١٣٥ • دول الاسلام ١/ ٢٦٩
• امام سبکی متوفی ۷۷۱ھ فرماتے ہیں کہ احمد بن الحسین البیہقی ائمہ مسلمین سے ایک امام تھے اور سچے مؤمنوں سے ایک تھے اور کتاب اللہ کی طرف بلانے والوں میں سے ایک داعی فقیہ حافظ کبیر تھے۔ طبقات کبریٰ ٤/ ٨
• حافظ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ فرماتے ہیں کہ اسی سن میں ابوبکر احمد بن حسین بیہقی وفات پا گئے ہیں جو حدیث اور فقہ کے امام تھے اور اپنے زمانہ میں یگانہ تھے اور حدیث کے طلب میں عراق اور حجاز اور پہاڑوں کی طرف سفر کیا۔
المختصر فی اخبار البشر ٢/ ١٨٥
نوٹ: تفصیل کے لئے مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ کریں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

قد اخبرنا ابوعبد الله الحسين بن محمد بن فنجويه الدينوری بالدامغان[1]

---

[1] قال الحافظ الذهبیؒ :- ابن فنجویه الامام المحدث المفید بقیة المشائخ ابوعبدالله الحسین بن محمد بن عبد الله بن صالح بن فنجویه الثقفی الدینوری روی عن هارون العطار و ابی علی بن حبش و ابی بکر بن السنی و ابی بکر القطیعی وعیسی ابن حامد وعدد کثیر من اهل همدان قال شیرویه فی تاریخه کان ثقة صدوقا کثیر التصانیف . طالع سیر اعلام النبلاء ۱۷/ ۳۸۳ و ۳۸٤

- وعدّ الحافظ الذهبیؒ من محدثی نیسابور فی ترجمة تمام بن الحافظ ابی الحسین الرازیؒ . فی تذکرة الحفاظ ۳/ ۱۰۵۷

---

[1] بیہقی فرماتے ہیں کہ ہم کو ابوعبداللہ حسین بن محمد بن فنجویہ دینوریؒ نے خبر دی ہے ۔

---

[1] حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن فنجویہ امام محدث بقیۃ المشائخ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن عبداللہ بن صالح بن فنجویہ ثقفی دینوری تھے ۔

ھارون عطار ابوعلی بن حبش و ابوبکر بن سنی و ابوبکر قطیعی وعیسی بن حامد اہل ھمدان کے بہت سے لوگوں سے روایت کیا ہے اور شیرویہ نے اپنی تاریخ میں فرمایا ہے ۔ کہ یہ ثقہ سچا زیادہ تصانیف والے تھے ۔

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۷/ ۳۸۳ و ۳۸۴

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ حسین بن محمد ... بن فنجویہ ۔ احادیث ابن سنی سے روایت کی ہیں اور اس سے اپنے بیٹے ابوبکر محمد نے روایت کیں ہیں ۔

المشتبہ ۵۱۰

- اور حافظ ذہبی نے نیسابور کے بڑے محدثین میں سے تمام بن حافظ ابوالحسین رازیؒ کے ترجمہ میں شمار کیا ہے ،

تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۱۰۵۷

قال الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی سنة ۸۵۲ھ .. فنجویه الحسین ابن محمد بن عبد اللہ بن فنجویه الدینوری روی السنن عن ابن السنی وابنه ابوبکر روی عن ابیه وعاش تسعین عامًا ۔
تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ ۳ / ۱۰۸۴

- قال الامام ابن الاثیر - ابو عبد اللہ ۔ الحسین بن محمد بن فنجویه الدینوری الحافظ روی عن ابی الفتح محمد بن الحسین وابی بکر بن مالك وغیرهما روی عنه ابو اسحاق الثعلبی فاکثر فی تفسیره ویذکر کثیرا اخبرنا الفنجوی ۔

اللباب فی تهذیب الانساب ۲ / ۴۴۱ و ۴۴۲ طالع هامش الانساب ۱۰ / ۲۴۸

- قال الفقیه الامام ابن العماد المتوفی سنة ۱۰۸۹ھ ۔ سنة اربع عشرة واربعمائة فیها توفی ابو عبد اللہ بن فنجویه وکان ثقة مصنفا روی عن ابن السنی وعیسی بن محمد وطبقتهما ۔
شذرات الذهب ۳ / ۲۰۰

- حافظ ابن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں ۔ فنجویہ الحسین بن محمد بن عبد اللہ بن فنجویہ دینوری احادیث ابن السنی سے روایت کیں ہیں اور اس سے اس کے بیٹے ابوبکر نے روایت کیں ہیں اور نوے سال زندہ رہے تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ ۳ / ۱۰۸۴
- امام ابن الاثیر فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ ... الحسین بن محمد بن فنجویہ دینوری حافظ ابو الفتح محمد بن الحسین اور ابو بکر بن مالک وغیرہ سے روایت کیں ہیں اور اپنی تفسیر میں زیادہ ذکر کرتے ہیں کہ مجھے فنجوی نے یہ خبر دی ہے ۔ اللباب فی تہذیب الانساب ۲ / ۴۴۱ و ۴۴۲ ● مطالعہ کریں ہامش الانساب ۱۰ / ۲۴۸
- فقیہ امام ابن العماد ۱۰۸۹ھ فرماتے ہیں کہ سن ۴۱۴ھ میں ابو عبد اللہ بن فنجویہ وفات پاگئے ہیں اور یہ ثقہ مصنف تھے ابن السنی اور عیسی بن محمد اور ان کے طبقہ والوں سے روایت کرتے ہیں ۔

شذرات الذهب ۳ / ۲۰۰

• قال الحافظ الذهبیؒ ۔ ابن فنجویه وكان ثقة مصنفاً

العبر ۲/ ۲۲۷

• قال العلامة النیموی ۔ اما عبد الله بن فنجویه

فهو من كبار محدثين فی زمانه لا يبئل عن مثله ۔
التعليق الحسن علی آثار السنن ۲/ ۵٤

• قال العلامة عمر رضا. الحسين بن محمد بن عبد الله محدث
كثير التصانيف ۔ معجم المؤلفين ٤/ ٤۹ بحوالة عيون التواريخ
۲/ ۱۲۰ ۱۳

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔ ابن فنجویہ ثقہ اور مصنف تھے ۔ العبر ۲/ ۲۲۷
• علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ اپنے زمانہ میں یہ بڑے محدثین میں سے تھے اس جیسا کوئی نہیں تھا ۔ التعلیق الحسن ۲/ ۵۴
• علامہ عمر رضا فرماتے ہیں الحسین بن محمد بن عبد اللہ محدث بڑے تصانیف والے تھے
معجم المؤلفین ۴/ ۴۹ بحوالہ عیون التواریخ ۲/ ۱۲-۱۳

حدثنا احمد بن اسحاق السنّی[1]

---

[1] قال الحافظ ابن ماکولا المتوفی سنہ ۴۷۵ھ۔ السنی بضم السین المھملۃ وبعدھا نون ۔۔۔۔ وابوبکر احمد بن اسحاق السنی الحافظ الدینوری حدث عن ابی عروبۃ وخلق کثیر روی عنہ ابوبکر احمد بن عبد اللہ القاضی الدینوری والخلق بعد
الاکمال فی رفع الارتیاب ۴/۵۰۰ و ۵۰۱

- قال الامام السمعانی۔ السنی بضم السین المھملۃ وتشدید النون المکسورۃ ھذہ نسبۃ الی السنۃ التی ھی ضد البدعۃ ولما کثر اھل البدع خصوا جماعۃ بھذا الانساب والمشھور بھذہ النسبۃ العلاء بن عمرو السنی ۔۔۔۔۔۔ وابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق السنی الحافظ الدینوری۔ طالع الانساب ۷/۲۷۸ و ۲۷۹
- اللباب فی تھذیب الانساب ۲/۱۴۹ و ۱۵۰

ابن فنجویہ فرماتے ہیں کہ ہم کو احمد بن اسحاق سنی نے بیان کیا ہے۔

---

[1] حافظ ابن ماکولا متوفی ۴۷۵ھ فرماتے ہیں کہ سنی ، سین بغیر نقطہ کے ضمہ کے ساتھ جس کے بعد نون ہے :- ابوبکر احمد بن اسحاق سنی حافظ دینوری ابو عروبہ اور بہت سے لوگوں سے احادیث بیان کرتے ہیں اور اس سے ابوبکر احمد بن عبداللہ قاضی دینوری اور بہت سے لوگ بیان کرتے ہیں الاکمال ۴/۵۰۰ و ۵۰۱

- امام سمعانی فرماتے ہیں کہ سنی سین بغیر نقطہ کے ضمہ کے ساتھ اور نون مشددہ مکسورہ کے ساتھ ہے یہ سنت کی طرف منسوب ہے جو کہ بدعت کی ضد ہے اور جب کہ مبتدعین زیادہ ہوگئے تو اس نسبت کے ساتھ جماعت کو مخصوص کیا۔ اور مشہور اس نسبت کے ساتھ علاء ابن عمرو سنی ہے اور ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق سنی حافظ دینوری ہے۔
مطالعہ کریں انساب ۷/۲۷۸ و ۲۷۹
- اللباب فی تہذیب الانساب ۲/۱۴۹ و ۱۵۰



قال الحافظ الذهبیؒ - ابن السنی الحافظ الامام الثقة ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق وکان یکتب الحدیث فوضع القلم فی انبوبة المحبرة ورفع یدیه یدعو الله تعالیٰ فمات رحمه الله تعالیٰ وذلک فی اخر سنة اربع و ستین وثلثمائة تلت کان دینا خیرا صدوقا ۔ تذکرة الحفاظ ۳/۹۳۹

- قال الامام السبکی المتوفی سنة ۷۷۱ھ کان رجلا صالحا فقیها شافعیا ۔
الطبقات الکبری ۳/۳۹
- طالع النجوم الزاهرة ٤/۱۰۹ • شذرات الذهب ۳/٤۷ و ٤۸
- کشف الظنون ۱/۲۰۵ و ۲/۱۱۷۳ و ۱٤۵۱

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں
ابن السنی حافظ امام ثقہ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق تھے اور یہ حدیث لکھتے تھے اور قلم کو دوات میں رکھ دیا اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے کہ وفات پا گئے رحمہ اللہ تعالیٰ اور یہ ۳۶۴ھ کے اخیر میں تھا اور میں کہتا ہوں کہ یہ پرہیزگار اور بہتر اور سچا تھے ۔
تذکرۃ الحفاظ ۳/۹۳۹
- امام سبکی متوفی ۷۷۱ھ فرماتے ہیں کہ
یہ نیک مرد فقیہ شافعی تھے ۔
الطبقات الکبریٰ ۳/۳۹
مطالع کریں النجوم الزاہرۃ ۴/۱۰۹ • شذرات الذہب ۳/۴۷ و ۴۸
- کشف الظنون ۱/۲۰۵ و ۲/۱۱۷۳ و ۱۴۵۱

انبأ عبد الله بن محمد بن عبد العزیز البغوی لہ

لہ قال الامام ابن الندیم المتوفی سنہ ۳۸۰ھ... ابو القاسم عبد اللہ بن محمد توفی فی سنۃ ۳۱۷ھ وله من الکتب المعجم الکبیر وکتاب معجم الصغیر وکتاب المسند الفہرست ۲۸۸

• قال الحافظ البغدادی المتوفی سنۃ ۴۶۳ھ :- عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی کان ثقۃ ثبتا مکثرا فہما عارفا - (قال) ذکر ابو عبد الرحمن السلمی أنہ سأل الدارقطنی عن البغوی فقال ثقۃ جبل امام من الائمۃ ثبت ...

طالع التفصیل فی تاریخ بغداد ۱۰/ ۱۱۱ الی ۱۱۷

• قال الامام ابو الحسین محمد بن محمد بن الحسین المتوفی سنۃ ۵۲۶ھ - سأل عبد الرحمن السلمی الدارقطنی عن البغوی فقال ثقۃ جبل امام من الائمۃ

طبقات الحنابلۃ ۱/ ۱۹۰

(احمد بن اسحاق سنی فرماتے ہیں) کہ ہم کو خبر دی ہے محمد بن عبد العزیز البغوی نے سے

سے امام ابن الندیم متوفی ۳۸۰ھ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد ۳۱۷ھ میں وفات پا گئے ہیں اور معجم کبیر اور معجم صغیر اور کتاب المسند آپ کی تصانیف ہیں۔ الفہرست ۲۸۸

• حافظ بغدادی متوفی ۴۶۳ھ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی ثقہ ثبت عارف اور فہیم اور کثیر الحدیث تھے (فرماتے ہیں) کہ ابو عبد الرحمن السلمی نے ذکر کیا ہے کہ بغوی کے متعلق دارقطنی سے پوچھا اس نے فرمایا کہ یہ ثقہ ثبت پہاڑ جیسے ائمہ حدیث میں سے امام تھے... مطالعہ کریں تاریخ بغداد ۱۰/ ۱۱۱ الی ۱۱۷

• امام ابو الحسین محمد بن محمد بن الحسین متوفی ۵۲۶ھ۔ کہ عبد الرحمن سلمی نے بغوی کے متعلق دارقطنی سے پوچھا تو اس نے فرمایا کہ یہ ثقہ اور ائمہ حدیث میں سے پہاڑ جیسے امام تھے۔

طبقات الحنابلہ ۱/ ۱۹۰

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

● قال الامام ابن الجوزی .... عبد الله بن محمد ..... كان ثقة مثبتا مكثرا فهما عارفا -- ثم اسند هذا الامام الى الحسن بن عبد الرحمن بن خلاد بانه قال لا يعرف فى الاسلام محدث وازى عبد الله بن محمد البغوى فى تقدم السماع فانه توفى فى سنة سبع عشرة وثلاثمائة -
طالع المنتظم من ٦/ ٢٢٧ الى ٢٣٠

● قال الحافظ الذهبى .... البغوى عبد الله بن محمد بن عبد العزيز الحافظ الامام الحجة المعمر سند العصر ابوالقاسم البغوى ..... قال ابو محمد الرامهرمزى لا يعرف فى الاسلام محدث وازى البغوى فى قدم السماع قلت اما الى وقته فنعم واما بعده فقد اتفق ذلك لطائفة منهم -
طالع التفصيل فى سير اعلام النبلاء من ١٤/ ٤٤٠ الى ٤٥٧ ● تذكرة الحفاظ ٢/ ٧٣٩
● دول الاسلام ١/ ١٩٢ ● ميزان الاعتدال ٢/ ٤٩٢

● امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں - عبداللہ بن محمد .. ثقہ ثبت فہیم عارف تھے -
حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد فرماتے ہیں - کہ اسلام میں عبداللہ بن محمد بغوی جیسے قدم سماع میں محدث معروف کوئی نہیں تھے اور یہ ۳۱۷ھ میں وفات پا گئے ہیں - مطالعہ کریں منتظم ۶/ ۲۲۷ تا ۲۳۰
● حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ بغوی عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز حافظ امام حجت معمر سند العصر ابوالقاسم تھے -
ابو محمد الرامہرمزی فرماتے ہیں کہ اسلام میں بغوی جیسے محدث قدم سماع میں کوئی معروف نہیں تھے -
میں کہتا ہوں کہ اس کے وقت تک تو ٹھیک ہے اور اس کے بعد اوروں کا قدم سماع معروف ہے -
مطالعہ کریں تفصیل کے لئے سیر اعلام النبلاء ۱۴/ ۴۴۰ تا ۴۵۷
● تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۷۳۹
● دول الاسلام ۱/ ۱۹۲ ● میزان الاعتدال ۲/ ۴۹۲

قال الحافظ ابن کثیرؒ: عبد الله بن محمد بن عبد العزیز. کان ثقة حافظا ضابطا روی عن الحفاظ وله مصنفات وقال موسی بن هارون الحافظ کان ابن بنت منیع ثقة صدوقا فقیل له ان ههنا اناسا یتکلمون فیه فقال یحسدونه ابن بنت منیع ویقول الا الحق وقال ابن ابی حاتم وغیره احادیثه تدخل فی الصحیح. طالع التفصیل فی البدایة والنهایة ۱۱/۱۶۳ و ۱۶۴

- قال الامام السمعانیؒ: عبد الله بن محمد کان محدث العراق وکان ثقة مکثرا فهما عارفا بالحدیث. الانساب ۲/۲۷۴

- حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ

عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز۔ ثقہ حافظ ضابط تھے اور حفاظ الحدیث سے روایت کرتے تھے اور موسی بن ہارون حافظ فرماتے ہیں کہ منیع کی بہن کا بیٹا ثقہ صدوق تھے اس کو کہا گیا، کہ یہاں لوگ اس کے متعلق باتیں کرتے ہیں اس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ حسد کرتے ہیں ابن منیع حق بات کہتے ہیں اور ابن ابی حاتم وغیرہ فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث صحیح حدیث میں داخل ہیں

تفصیل مطالعہ کریں البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۱۶۳ و ۱۶۴

- امام سمعانی فرماتے ہیں کہ

عبداللہ بن محمد عراق کا محدث اور ثقہ فہم والے حدیث جاننے والے کثیر الحدیث تھے۔ الانساب ۲/۲۷۴

Scanned by PDFer

ہ ہ ہ ء ہ ہ ہ ہ ہ ہ

- قال الحافظ جمال الدين يوسف بن تغرى المتوفى سنة ٨٧٣ھ (٣١٧) فيها توفى عبد الله بن محمد بن عبد العزيز مسند الدنيا وبقية الحفاظ وتفرد فى الدنيا بعلوا لسند رضى الله عنه . طالع النجوم الزاهرة ٣/٢٢٦
- طالع لسان الميزان ٣/٣٣٨ الى ٣٤١
- طبقات القراء ١/٤٥٠ • الكامل لابن الاثير ٦/١٦٢
- شذرات الذهب ٢/٢٧٥ • الرسالة المستطرفة ٢٨
- تاريخ التراث العربي ١/٤٣٩ • كشف الظنون ١/٦٧٤ و ٢/١٧٣٦
- هدية العارفين ١/٤٤٤ • الاعلام للزركلى ٤/٢٦٣

- حافظ جمال الدین یوسف بن تغری متوفی ۸۷۴ھ فرماتے ہیں ۔ (۳۱۷) اس سال میں عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز جو مسند الدنیا اور بقیۃ الحفاظ تھے وفات پا گئے ہیں اور دنیا میں علو سند میں منفرد تھے ۔ رضی اللہ عنہ مطالعہ کریں ۔
- النجوم الزاہرۃ ۳/۲۲۶ • مطالعہ کریں لسان المیزان ۳/۳۳۸ تا ۳۴۱
- طبقات القراء ۱/۴۵۰
- الکامل لابن الاثیر ۶/۱۶۲
- شذرات الذہب ۲/۲۷۵
- الرسالۃ المستطرفۃ ۲۸
- تاریخ التراث العربی ۱/۴۳۹
- کشف الظنون ۱/۶۷۴ و ۲/۱۷۳۶
- ہدیۃ العارفین ۱/۴۴۴ • الاعلام للزرکلی ۲۰

[له] قال الحافظ الناقد ابو محمد عبد الرحمٰن بن الامام الحافظ الكبير ابو حاتم المتوفی سنة ٣٢٧ھ علی بن جعد الجوهری ابو الحسن البغدادی روی عن الثوری وشعبة قال ابو محمد روی عنه ابی وابو زرعة ... كتب عنه ابی فی الرحلة الاولی سنة اربع عشرة ومائتین وسألته عنه فقال كان متقنًا صدوقًا لم ار من المحدثین من يحفظ ويأتی بالحديث علی لفظ واحد لا يغيره سوی قبیصة وابی نعیم فی حديث الثوری ويحيی الحمانی فی شريك وعلی بن الجعد فی حديثه۔ الجرح والتعديل ١٧٨/٦

• قال الحافظ الناقد ابو احمد عبد الله بن عدی الجرجانی المتوفی سنة ٣٦٥ھ علی بن الجعد بن عبيد ابو الحسن الجوهری .... علی بن الجعد ما اری بحديثه بأسًا ولم ار فی روايته اذا حدث عن ثقة حديثًا منكرًا فيما ذكره والبخاری مع شدة استقصائه يروی عنه فی صحاحه۔ الكامل ١٨٥٧/٥

عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی فرماتے ہیں کہ ہم کو علی بن الجعد نے بیان کیا ہے

حافظ ناقد ابو عبدالرحمٰن بن امام حافظ کبیر ابو حاتم متوفی ٣٢٧ھ فرماتے ہیں ... علی بن الجعد جوہری ابو الحسن البغدادی ثوری اور شعبہ سے روایت کرتے ہیں ابو محمد فرماتے ہیں کہ میرا والد اور ابو زرعہ اس سے روایت کرتے ہیں اور ٢١٤ھ میں میرے والد نے پہلے سفر میں حدیث لکھی ہیں اور میں نے والد سے اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ متقن اور صدوق ہے کہ میں نے محدثین میں ایسا نہیں دیکھا ہے کہ حدیث کو یاد کیا ہو اور ایک لفظ کے ساتھ ذکر کریں جس میں تغیر نہ کریں سوای قبیصہ اور ابو نعیم حدیث ثوری میں اور یحیی حمانی شریک میں اور علی بن الجعد اس کی حدیث میں الجرح والتعدیل ١٧٨/٦

• حافظ ناقد ابو احمد عبداللہ بن عدی جوہری متوفی ٣٦٥ھ فرماتے ہیں کہ علی بن الجعد جب ثقہ سے روایت کریں تو اس میں میں نے منکر حدیث نہیں دیکھی ہے اور باوجودیکہ بخاری سخت محتاط ہیں صحاح میں اس سے روایت کرتے ہیں۔ الکامل ١٨٥٧/٥

● قال الحافظ البغدادیؒ .. علی بن الجعد بن عبید ابوالحسن الجوہری ... عن موسیٰ بن داود قال مارأیت احفظ من علی بن الجعد۔ یقول یحیی بن معین کتبت عن علی بن الجعد منذ اکثر من ثلاثین سنۃ۔ قال جعفر قلت لیحیی بن معین ایما احب الیک فی شعبۃ ادم او علی بن الجعد فقال کلاھما ثقۃ۔ طالع التفصیل فی تاریخ بغداد ۱۱/۳۶۰ الی ۳۶۶

● قال الحافظ الذہبیؒ .. علی بن الجعد بن عبید۔ الامام الحافظ الحجۃ مسند بغداد ابوالحسن البغدادی الجوہری .. حدث عنہ البخاری و ابوداؤد ویحیی بن معین وخلف بن سالم واحمد بن حنبل شیئا یسیرا.. قال محمد بن حماد۔ سألت یحیی بن معین عن علی بن الجعد فقال ثقۃ صدوق ثقۃ۔ . . (ثم قال الذہبی) نعلی امام کبیر حجۃ یقال مکث ستین سنۃ یصوم یوما ویفطر یوما وبحسبک ان ابن عدی یقول فی کاملہ لوار فی روایتہ حدیثا منکرا اذا حدث عنہ ثقۃ۔
طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۰/۴۵۹ الی ۴۶۹

● حافظ البغدادی فرماتے ہیں۔ علی بن الجعد بن عبید الجوہری۔ موسیٰ بن داؤد کہتے ہیں کہ میں نے علی بن الجعد سے بڑا حافظ (الحدیث) نہیں دیکھا ہے۔ یحیی بن معین کہتے ہیں کہ میں نے علی بن الجعد سے تیس سال سے زائد (حدیث) لکھی ہیں۔ اور یحیی بن معین نے آدم اور علی بن الجعد کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ دونوں ثقہ ہیں۔
تفصیل تاریخ بغدادی میں ۱۱/۳۶۰ سے ۳۶۶ تک مطالعہ کریں۔

● حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ علی بن الجعد بن عبید امام حافظ حجت مسند بغداد ابوالحسن البغدادی الجوہری ہے اس سے بخاری اور ابوداؤد اور یحیی بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ محمد بن حماد نے یحیی بن معین سے اس کے بارے پوچھا تو فرمایا .. ثقہ صدوق اور ثقہ ہیں۔ پھر ذہبی فرماتے ہیں کہ علی (بن الجعد) امام کبیر حجت ہے کہتے ہیں کہ ساٹھ سال میں ایک روز روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطاری کرتے تھے اور اس کے بارے آپ کو یہ کافی ہے کہ ابن عدی فرماتے ہیں کہ جب اس سے ثقہ روایت کریں تو اس میں منکر حدیث میں نے نہیں دیکھی ہے
تفصیل سیر اعلام النبلاء ۱۰/۴۵۹ تا ۴۶۰ تک مطالعہ کریں۔

• طالع الكاشف ٢/ ٢٤٤ • تذكرة الحفاظ ١/ ٤٠٠ • ميزان الاعتدال ٢/ ١١٧
• العبر ١/ ٢٣٠
• قال الحافظ ابن حجر العسقلانیؒ بعد كلام طويل .. قال صالح ثقة قال النسائی صدوق وقال ابن قانع ثقة وقال مطين ثقة ثم قال والبخاری مع شدة استقصائه يروی عنه فی صحاحه وفی هامش الزهرة بخط ابن الطاهر روی عنه البخاری ثلاثة عشر حديثا ـ طالع التهذيب ٧/ ٢٨٩ الی ٢٩٣
• التقريب ٢٣٠
• طالع التفصيل فی التاريخ الكبير ٦/ ٢٦٦ • التاريخ الصغير ٢/ ٣٥٩
• تهذيب الكمال ٩٥٧ الی ٩٥٨ • طبقات ابن سعد ٧/ ٣٣٨
• النجوم الزاهرة ٢/ ٢٥٨ • الجمع بين رجال الصحيحين ١/ ٣٥٥
• مقدمة فتح الباری ٤٣٩
• الرسالة المستطرفة ٦٨ • الكامل لابن الاثير ٥/ ٢٢٤
• تاريخ التراث العربی ١/ ٢٨٩ • خلاصة تذهيب الكمال ٢٧٢
• الأعلام للزركلی ٥/ ٧٦
• شذرات الذهب ٢/ ٦٨

مطالعہ کریں کاشف ٢٨٠ تذکرۃ الحفاظ ١/ ٣٠٠ • میزان الاعتدال ٢/ ١١٧
• العبر ١/ ٢١٦
• حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں بکر صالح نے فرمایا ہے کہ ثقہ ہے نسائی نے صدوق کہا ہے۔ ابن قانع نے ثقہ فرمایا ہے اور مطین نے ثقہ فرمایا ہے ... پھر فرماتے ہیں کہ بخاری باوجود محتاط ہونے کے اپنی صحیح میں اس سے روایت کرتے ہیں .. حاشیہ زہرہ میں ابن طاہر کے خط سے لکھا ہے کہ بخاری نے اس سے تیرہ حدیثیں روایت کی ہیں۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ٧/ ٢٨٩ تا ٢٩٣ • تقریب التہذیب ٢٣٠
• تاریخ کبیر ٦/ ٢٦٦ • تاریخ صغیر ٢/ ٣٥٩
نوٹ: مندرجہ بالا کتابیں دیکھیں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

انبأ ابن ابی ذئب [1]

---

[1] قال شیخ الاسلام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی سنہ ۲۵۶ھ محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی ذئب۔ هو احد الاعلام الثقات متفق علی عدالته۔
التاریخ الکبیر ۱/۱۵۲ طالع التاریخ الصغیر ۲/۱۳۲

• قال شیخ الاسلام ابن ابی حاتم الرازی۔ سألت ابی عن ابن ابی ذئب فقال ثقة اوثق من اسامة بن زید سمعت ابی یقول ابن ابی ذئب مدنی قرشی ثقة
الجرح والتعدیل ۷/۳۱۴

• وعدّه الامام شیخ الاسلام احمد بن حنبل المتوفی سنہ ۲۴۱ھ فی فقهاء المدینة
طالع کتاب العلل ومعرفة الرجال ۱/۴۰۸ رقم ۲۷۴۴

• قال الامام یعقوب بن سفیان المتوفی سنہ ۲۷۷ھ۔ فقیل له (ای لاحمد بن حنبل) ما تقول فی حدیثه قال کان ثقة فی حدیثه صدوقا رجلا صالحا ورعا۔ المعرفة والتاریخ ۱/۶۸۲ • طالع ۱/۶۸۵

(علی بن الجعد فرماتے ہیں) کہ ہم کو ابن ابی ذئب نے خبر دی ہے [1]

---

[1] شیخ الاسلام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ فرماتے ہیں۔ کہ محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی ذئب ثقہ علماء ہی سے ثقہ ہے اور اس کی عدالت پر اتفاق ہے۔ مطالعہ کریں تاریخ کبیر ۱/۱۵۲ • تاریخ صغیر ۲/۱۳۲

• شیخ الاسلام ابن ابی حاتم رازی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے ابن ابی ذئب کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ثقہ ہے اور اسامہ بن زید سے اوثق ہے میں نے اپنے والد سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ابی ذئب مدنی قرشی ثقہ ہے الجرح والتعدیل ۷/۳۱۴

• اور شیخ الاسلام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ نے اس کو فقہاء مدینہ منورہ میں شمار کیا ہے مطالعہ کریں کتاب العلل ومعرفۃ الرجال ۱/۴۰۸ رقم ۲۷۴۴ • امام یعقوب بن سفیان المتوفی ۲۷۷ھ فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل سے پوچھا کہ ابن ابی ذئب کی حدیث کے بارے کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ حدیث میں ثقہ اور صدوق ہے۔ صالح پرہیزگار ہے۔ المعرفۃ والتاریخ ۱/۶۸۲ مطالعہ کریں ۱/۶۸۵

o o o o o o o o o

- قال الامام ابو الحسن المسعودی المتوفی ۳۴۶ھ مات ابن ابی ذئب بالکوفة سنة تسع وخمسین ومائة .. مروج الذھب ۳/۳۳۳
- قال الامام ابن الندیم ۔ ابوعبد الرحمن ۔ محمد بن عبد الرحمن من الفقهاء والمحدثین وکان قاضیا .. الفهرست ۲۸۱
- قال الحافظ البغدادی ۔۔ محمد بن عبد الرحمن کان فقیها ورعا یأمر بالمعروف وینهی عن المنکر سمعت احمد قال کان ابن ابی ذئب ثقة صدوقا تاریخ بغداد ۲/۲۹۶ الی ۳۰۵
- قال الامام ابن حبان المتوفی ۳۵۴ھ ۔ محمد بن عبد الرحمن ... من عباد اهل المدینة وقرائهم وفقهائهم ۔ مشاهیر علماء الامصار ۱۴۰ رقم ۱۱۰۶
- قال الامام ابن خلکان المتوفی ۶۸۱ھ ۔ ابن ابی ذئب ... احد الائمة المشاهیر ۔ وفیات الاعیان ۴/۱۸۳
- قال الحافظ الذهبی ۔ ابن ابی ذئب ۔ محمد بن عبد الرحمن ۔ الامام شیخ الاسلام

طالع سیر اعلام النبلاء ۸/۱۳۹ الی ۱۴۹

- امام ابوالحسن المسعودی المتوفی ۳۴۶ھ فرماتے ہیں کہ ابن ابی ذئب ۱۵۹ھ کو کوفہ میں وفات ہو گئے تھے۔ مروج الذھب ۳/۳۳۳
- امام ابن الندیم فرماتے ہیں کہ ابوعبد الرحمن ۔ محمد بن عبد الرحمن فقہاء اور محدثین میں سے تھے اور قاضی تھے۔ الفہرست ۲۸۱
- حافظ بغدادی فرماتے ہیں کہ محمد بن عبد الرحمن فقیہ پرہیزگار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ احمد سے سنا ہے کہ ابن ابی ذئب ثقہ اور صدوق تھے "تاریخ بغداد ۲/۲۹۶ تا ۳۰۵
- امام ابن حبان متوفی ۳۵۴ھ فرماتے ہیں کہ محمد بن عبد الرحمن ۔ مدینہ منورہ کے قاریوں اور فقہاء اور پرہیزگاروں سے تھے ۔مشاہیر علماء الامصار ۱۴۰ رقم ۱۱۰۶
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔ ابن ابی ذئب ۔ محمد بن عبد الرحمن ۔ امام شیخ الاسلام تھے ۔مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۸/۱۳۹ تا ۱۴۹

● قال الحافظ الذهبیؒ - محمد بن عبد الرحمٰن - احد الائمة الثقات متفق علی عدالته
میزان الاعتدال ۳/۶۲۰

● قال الذہبیؒ - ابن ابی ذئب الامام الثبت العابد شیخ الوقت قال احمد هو اورع واقوم بالحق من مالك دخل علی المنصور فلم یھبه ان قال له الحق وقال الظلم ببابك فاش وابو جعفر ابو جعفر . . . . . قال مصعب الزبیری کان ابن ابی ذئب فقیه المدینة قبل ان المهدی حج فدخل مسجد النبی صلی الله علیه وسلم فلو یبق الا من قام الا ابن ابی ذئب فقیل له قم فهذا امیر المومنین قال انما یقوم الناس لرب العالمین فقال المهدی دعوه فقد قامت کل شعرة فی راسی توفی سنة تسع وخمسین ومائة رحمه الله تعالی .
تذکرة الحفاظ ۱/۱۹۱ الی ۱۹۳

● قال الحافظ العسقلانیؒ - محمد بن عبد الرحمٰن - قال احمد بن سعید بن ابی مریم عن ابن معین - ابن ابی ذئب ثقة . . . . الخ وقال الخلیلی ثقة اثنی علیه مالك فقیه من ائمة اهل المدینة حدیثه مخرج فی الصحیح .
طالع التهذیب ۹/۳۰۳ الی ۳۰۷

● حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن عبد الرحمٰن ائمہ ثقہ سے ایک (امام) ہے اسکی عدالت پر اتفاق ہے۔ میزان الاعتدال ۳/۶۲۰ ● حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن ابی ذئب امام ثبت عابد وقت کے شیخ تھے۔ احمد فرماتے ہیں کہ یہ پرہیزگار بعد امام مالکؒ سے بھی زیادہ حق پر قائم تھے۔ منصور پر داخل ہوا اور اس کو حق کہا اور اس پر ہیبت نہ آئی اور فرمایا کہ تیرے دروازے پر ظلم ہے ● مصعب زبیری فرماتے ہیں کہ ابن ابی ذئب فقیہ المدینہ ہے کہا گیا ہے کہ مہدی حج کو گیا اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا تو تمام لوگ کھڑے ہو گئے سوی ابن ابی ذئب کے۔ اسے کہا گیا کہ یہ امیر المومنین ہے اس نے جواب دیا کہ لوگ رب العالمین کیلئے قیامت میں کھڑے ہوں گے مہدی نے کہا کہ چھوڑو ہر بال میرے سر پر کھڑا ہو گیا اور ۱۵۹ھ میں وفات پا گئے ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۹۱ تا ۱۹۳ ● حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں محمد بن عبد الرحمٰن احمد بن سعید فرماتے ہیں کہ ابن معین نے ابن ابی ذئب کو ثقہ فرمایا ہے اور خلیلی نے بھی توثیق فرمائی۔ اور فرمایا ہے کہ امام مالکؒ بھی اسکی تعریف کی ہے۔ اس کی حدیث صحیح (بخاری) میں ہے مطالعہ کریں تہذیب ۹/۳۰۳ تا ۳۰۷

- طالع التفصیل فی تھذیب الکمال ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ • الاعلان بالتوبیخ للسخاوی ۱۳۶
- صفۃ الصفوۃ ۲/ ۱۷۴ • تقریب التھذیب ۳۸۰ • تاریخ خلیفہ ۴۲۹
- الکامل لابن الاثیر ۵/ ۵۴ • المعارف لابن قتیبۃ ۳۱۳
- الاکمال ۳/ ۳۹۴ للحافظ ابن ماکولا • المعرفۃ والتاریخ ۲/ ۱۶۳ و ۴۰۰
- الامصار ذوات الامصار ۱۵۴ للحافظ الذھبی • شذرات الذھب ۱/ ۲۴۵
- خلاصۃ تذھیب الکمال ۳۴۸ • ھدیۃ العارفین ۲/ ۷
- العبر ۱/ ۱۷۷ • البدایۃ والنھایۃ ۱۰/ ۱۳۱
- الوافی بالوفیات ۳/ ۲۲۳ و ۲۲۴
- ثقات ابن حبان ۷/ ۳۹۰ و ۳۹۱ • طبقات الخلیفۃ ۲۸۳
- طبقات الفقھاء لابی اسحٰق الشیرازی ۵۲

تفصیل کے لئے مطالعہ کریں

تھذیب الکمال ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ • الاعلان بالتوبیخ ۱۳۶ للسخاوی

- صفۃ الصفوۃ ۲/ ۱۷۴ • تقریب التھذیب ۳۸۰
- تاریخ خلیفہ ۴۲۹ الخ

نوٹ: مندرجہ بالا حوالجات دیکھ لیں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت ہے۔

عن يزيد بن خصيفة [1]

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم ... يزيد بن عبد الله بن خصيفة مدينى روى عن السائب بن يزيد وعروة بن زبير ... قال ابوبكر الاثرم سألت ابا عبد الله عن يزيد ابن خصيفة فقال ثقة [ثقة] نا عبد الرحمٰن قال ذكره ابى عن اسحاق بن منصور عن يحيى بن معين انه قال يزيد بن خصيفة ثقة نا عبد الرحمٰن قال سألت ابى عن يزيد بن خصيفة فقال ثقة ...... الجرح والتعديل ۹/۲۷٤

• قال الحافظ الذهبى . يزيد بن عبد الله بن خصيفة ... وخصيفة هو اخو السائب بن يزيد بن سعيد بن اخت نمر المدنى الفقيه ... حدث عن السائب بن يزيد وعروة بن زبير . وعنه مالك والثورى وسليمان بن هلال . قال ابن سعد كان ثبتاً عابداً ناسكا كثير الحديث قلت توفى بعد الثلاثين ومائة

سير اعلام النبلاء ٦/١٥٧ و ١٥٨

• الكاشف فى معرفة من له رواية فى الكتب الستة ٣/٢٤٦ • الميزان ٤/٤٣٠

• ابن ابی حاتم یزید بن خصیفہ سے روایت کرتے ہیں

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں :- یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ مدینی ہے ۔ سائب بن یزید اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں ۔ ابو بکر اثرم فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے یزید بن خصیفہ کے بارے پوچھا اس نے فرمایا ثقہ ثقہ ہے ۔ ابن ابی حاتم اپنے والد کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس نے اسحٰق بن منصور سے اس نے یحیی بن معین سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ یزید بن خصیفہ ثقہ ہے اور ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن خصیفہ کے بارے والد صاحب سے پوچھا اس نے فرمایا کہ ثقہ ہے ۔ الجرح والتعدیل ۹/۲۷۴

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ .... خصیفہ سائب بن یزید کا بھائی ہے .... سائب بن یزید اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں اور اس سے مالک اور ثوری اور سلیمان بن ہلال کرتے ہیں ۔ ابن سعد فرماتے ہیں کہ یہ ثبت عابد کثیر الحدیث تھے

ذہبی فرماتے ہیں کہ ۱۳۰ھ کے بعد وفات پا گئے ہیں ۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۶/۱۵۷

• الکاشف ۳/۲۴۶ • میزان الاعتدال ۴/۴۳۰

• قال الحافظ جمال الدين المزی المتوفی سنة ۷۴۲ھ ... یزید بن عبد اللہ بن خصیفة ... قال ابوبکر الاثرم عن احمد بن حنبل وابوحاتم والنسائی ثقة .. وقال احمد بن سعید ابن ابی مریم عن یحیی بن معین ثقة حجة قال محمد بن سعد ... کان عابدا ناسکا کثیر الحدیث ذکرہ ابن حبان فی کتاب الثقات روی له الجماعة طالع تھذیب الکمال ۶ ۱۵۳

• قال الحافظ ابو الفضل محمد بن طاهر المتوفی سنة ۵۰۷ھ .یزید بن عبد اللہ بن خصیفة المدنی الکندی سمع السائب بن یزید ویزید بن قسیط عندهما وبسر ابن سعید وعروة بن زبیر عند مسلم ... روی عنه اسمعیل بن جعفر ومالک بن انس عندهما وجبید بن عبد الرحمن وسلیمان بن بلال عند البخاری وعبد اللہ بن محمد ابو علقمة وسفیان بن عیینة عند مسلم کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۲/ ۲۷۵

• قال الحافظ ابن شاهین - یزید بن خصیفة ثقة تاریخ الثقات ۳۴۸ رقم ۱۴۸۷

• طالع ثقات ابن حبان ۷/ ۶۱۶

• حافظ جمال الدین المزی المتوفی ۷۴۲ھ فرماتے ہیں کہ یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ ابوبکر اثرم احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں کہ ثقہ ہے ابوحاتم اور نسائی ثقہ کہتے ہیں۔ احمد بن سعید، یحیی بن معین سے ثقہ حجت نقل کرتے ہیں۔ محمد بن سعد عابد ناسک کثیر الحدیث فرماتے ہیں - ابن حبان نے کتاب الثقات میں اس کو ذکر کیا ہے۔ مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۶ ۱۵۳

• حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر المتوفی ۵۰۷ھ فرماتے ہیں ... یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ المدنی، الکندی نے سائب بن یزید اور یزید بن قسیط سے سنا ہے نزد بخاری و مسلم .... اور بسر بن سعید اور عروہ بن زبیر سے نزد مسلم اور اس سے اسماعیل بن جعفر اور مالک بن انس روایت کرتے ہیں نزد بخاری و مسلم اور عبید بن عبد الرحمن اور سلیمان بن بلال سے نزد بخاری اور عبد اللہ بن محمد ابو علقمہ اور سفیان بن عیینہ سے نزد مسلم کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۲/ ۲۷۵

حافظ ابن شاہین فرماتے ہیں یزید بن خصیفہ ثقہ ہیں ۳۴۸ رقم ۱۴۸۷ تاریخ الثقات

• طالع ثقات ابن حبان ۷/ ۶۱۶

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

- قال الحافظ العسقلانی ؒ.... یزید بن عبد اللہ بن خصیفۃ ثقۃ من الخامسۃ
تقریب التھذیب ۳۸۳
- وقال الحافظ ؒ ـــ یزید بن عبد اللہ بن خصیفۃ قال الاثرم عن احمد ابو حاتم و النسائی ثقۃ قال ابن ابی مریم عن ابن معین ثقۃ حجۃ وقال ابن سعد ناسکا کثیر الحدیث ثبتا و ذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت زعم ابن عبد البر انہ ابن اخی السائب بن یزید وکان ثقۃ ماموناً ۔ تھذیب التھذیب ۱۱/۳۴۰
- ذکر الحافظ الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ ۔ احادیث یزید بن خصیفۃ عن السائب ابن یزید فی معجم الکبیر ۸/۱۸۲ و ۱۸۴ رقم الحدیث ۶۶۶۹ الی ۶۶۷۵
- طالع التاریخ الکبیر ۸/۳۴۵ ● طبقات ابن سعد ۷/۵۲۰
- خلاصۃ تذھیب الکمال ۴۳۲

- حافظ عسقلانی ؒ فرماتے ہیں کہ یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ ثقہ ہے اور پانچویں طبقہ کا ہے ۔
تقریب التہذیب ۳۸۳
- حافظ عسقلانی فرماتے ہیں..یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ..
اثرم احمد سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور ابو حاتم اور نسائی ثقہ کہتے ہیں۔ ابن ابی مریم ابن معین سے ثقہ حجۃ نقل کرتے ہیں اور ابن سعد ناسک کثیر الحدیث ثبت نقل کرتے ہیں۔ ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے ۔ حافظ فرماتے ہیں کہ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ یہ سائب بن یزید کا بھتیجا تھا اور ثقہ اور مامون تھے ۔ تہذیب ۱۱/۳۴۰
- حافظ طبرانی متوفی ۳۶۰ھ یزید بن خصیفہ کی روایات سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے معجم کبیر میں ۸/۱۸۲ و ۱۸۴ رقم الحدیث ۶۶۶۹ تا ۶۶۷۵ نقل کئے ہیں ۔
- مطالعہ کریں تاریخ کبیر ۸/۳۴۵ ● طبقات ابن سعد ۷/۵۲۰
- خلاصہ تذہیب الکمال ۴۳۲

تنبیہ) اعلم یا اخی وفقنی اللہ وایاک لما یحب ویرضی ان یزید بن خصیفۃ ثقۃ ثبت حجۃ وثقہ الائمۃ النقاد وروی عنہ الشیخان وغیرھما من الائمۃ الاعلام لکن ومع ھذا قد تجاھل الشیخ الالبانی وقال ان ابن خصیفۃ وان کان ثقۃ فقد قال الامام احمد فی روایۃ عنہ منکر الحدیث فمثلہ یرد حدیثہ اذا خالف من ھو احفظ منہ یکون شاذا ... وھذا الاثر من ھذا القبیل فان مدارہ علی السائب بن یزید وقد رواہ عنہ محمد بن یوسف وابن خصیفۃ واختلفا فی العدد فالاول قال عنہ (۱۱) والاخر قال (۲۰) والراجح قول الاول لانہ اوثق منہ فقد وصفہ الحافظ ابن حجر بانہ ثقۃ ثبت واقتصر فی الثانی علی قولہ ثقۃ فھذا التفاوت من المرجحات عند التعارض ۔

الثانی ان ابن خصیفۃ اضطرب فی روایۃ العدد تارۃ یقول عشرین وتارۃ احدی عشرین فھذہ وحدہ کاف لاسقاط الاحتجاج بھذہ العدد

الثالث ان محمد بن یوسف ابن اخت السائب بن یزید فھو لقرابتہ للسائب اعرف ۔

خبردار۔ جان لے اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھ کو توفیق عطا فرمائے جسے وہ پسند کرے اور جس پر وہ راضی ہو جائے کہ یزید بن خصیفہ ثقہ ثبت حجت ہے تنقید کرنے والے ائمہ نے اس کی توثیق کی ہے اور بخاری ومسلم اور دیگر بڑے بڑے ائمہ نے اس سے روایت کی ہے لیکن اس کے باوجود شیخ البانی نے جہالت کا ارتکاب کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن یزید اگرچہ ثقہ ہے احمد بن حنبل نے اس کو منکر الحدیث فرمایا ہے تو اس جیسے کی حدیث مردود ہوتی ہے جب کہ اس راوی سے مخالف ہو جو اس سے زیادہ حافظ والا ہو تو یہ شاذ ہے تو یہ اثر اسی قبیل سے ہے کیونکہ اس کا دارومدار سائب بن یزید پہ ہے تو اس سے محمد بن یوسف اور ابن خصیفہ روایت کرتے ہیں اور شمار میں مختلف ہیں۔ اول نے گیارہ فرمایا ہے دوسرے نے بیس فرمایا ہے راجح اول کا قول ہے کیونکہ وہ اس سے ثقہ ہے ابن حجر نے اس کو ثقہ ثبت کہا ہے اور دوسرے کے بارے فقط ثقہ کہا ہے اور تعارض کے وقت یہ فرق ترجیح دینے والا ہے ۔

دوم کہ ابن خصیفہ شمار میں مضطرب ہے کبھی بیس اور کبھی اکیس کہتے ہیں تو یہ اس کی روایت سے استدلال کرنے کو ساقط کرتا ہے ۔

سوم محمد بن یوسف ، سائب بن یزید کا بھانجا ہے تو یہ قرابت کی وجہ سائب کی روایت اچھی طرح دوسروں سے

	اسماء الكتب	صفحاتها
١٥٥٦	النجوم الزاهرة	١٦/١١
١٥٥٧	كشف الظنون	١٣٥٦/٢٥٤٢/١
١٥٥٨	ايضاح المكنون	٦٧٨/٢
١٥٥٩	هدية العارفين	١٦٢/٢
١٥٦٠	المدارس	٤٣/٣
١٥٦١	كتاب الورع	٥٣٦/١
١٥٦٢	القلائد الجوهرية	١٦١/١
١٥٦٣	الضوء اللامع	١٥٣/١
١٥٦٤	شذرات الذهب	٢٣٨/٧
١٥٦٥	ايضاح المكنون	٥٤٩/٢ و ٣/١
١٥٦٦	المدارس	٥٩/٢
١٥٦٧	معجم المصنفين	٣٧٢/٤
١٥٦٨	المبدع في شرح المقنع	١٧/٢
١٥٦٩	الضوء اللامع	٢٢٥/٥
١٥٧٠	شذرات الذهب	٣٤٠/٧
١٥٧١	البدر الطالع	٤٦٦/١
١٥٧٢	كشف الظنون	٣٥٧/١
١٥٧٣	ايضاح المكنون	١٣٤/١
		٤٥٠/٢
١٥٧٤	هدية العارفين	٢٣٦/١
١٥٧٥	الانصاف في معرفة الراجح من الخلاف	١٨٠/٢
١٥٧٦	خلاصة الاثر	٣٥٨/٤
١٥٧٧	الاعلام للزركلي	٨٨/٨
١٥٧٨	غاية المنتهى مع مطالب اولي النهى	٦٥٣/١

	اسماء الكتب	صفحاتها
١٥٧٩	خلاصة الاثر	٤٢٦/٤
١٥٨٠	الاعلام للزركلي	٢٤٩/٨
١٥٨١	هدية العارفين	٤٧٦/٢
١٥٨٢	ايضاح المكنون	٦٠٧/١
		٢٢٣، ١٣٣/٢
١٥٨٣	فهرست الخديوية	٢٩٤/٣
١٥٨٤	الكشاف	٩٣ و ٩٢
١٥٨٥	فهرس الازهرية	٦٣٩/٢
		٦٤٠/٢
١٥٨٦	شرح منتهى الارادات	٢٣١/١
١٥٨٧	الاعلام للزركلي	١٣٥/٨
١٥٨٨	مطالب اولي النهى	٥٦٢/١
١٥٨٩	الاعلام للزركلي	١٣٧/٧
١٥٩٠	هدية العارفين	٣٥/٢
١٥٩١	ايضاح المكنون	٣٠٧/١، ٢٧٤/٢
١٥٩٢	مختصر طبقات الحنابلة	١٣٧
١٥٩٣	المسلك الاذفر	١١١
١٥٩٤	المجددون في الاسلام	٤٣٧
١٥٩٥	تاريخ اداب اللغة العربية	٢٣٠/٣
١٥٩٦	معجم المطبوعات	١٦٩
١٥٩٧	الكشاف	٢٢٢
١٥٩٨	مؤلفات شيخ الاسلام محمد ابن عبد الوهاب	١٥٧
١٥٩٩	الاعلام للزركلي	١٩٢/٣
١٦٠٠	هدية العارفين	٤٠٨/١
١٦٠١	ايضاح المكنون	٣٣٨/١

وقال الحافظ فی ترجمة یونس بن القاسم وثقه یحیی بن معین والدار قطنی وقال البردیجی منکر الحدیث قلت اوردت هذا لئلا یستدرک والا فمذهب البردیجی ان المنکر هو الفرد سواء تفرد به ثقة او غیر ثقة فلا یکون قوله منکر الحدیث جرحاً بیّناً وقد وثقه یحیی بن معین - مقدمة فتح الباری ٤٥٥

فعلم من هذا ان المنکر عند الامام احمد یقال لمن یکون منفرداً بالحدیث ولذا وثقه احمد فی روایة الاثرم وهذا حق لا مریة فیه ولذا قال الحافظ العسقلانی احتج به مالک والائمة کلهم وان کان یزید بن خصیفة ضعیفاً کما ظنه الشیخ الالبانی فکیف یحتج به الائمة کلهم .... تدبر وتدرب

اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ یونس بن قاسم کے ترجمہ میں فرمایا ہے کہ اس کی توثیق یحیی بن معین اور دارقطنی نے کی ہے اور بردیجی نے منکر الحدیث کہا ہے ۔ میں نے اس لئے یہ کہا کہ مجھ پر کوئی گرفت نہ کریں ورنہ بردیجی کا مذہب یہ ہے کہ منکر الحدیث منفرد کو کہتے ہیں خواہ اس کے ساتھ ثقہ منفرد ہو یا غیر ثقہ لہٰذا منکر الحدیث واضح جرح نہیں اور اس کی توثیق یحیی بن معین نے کی ہے ۔ فتح الباری ۴۵۵

تو اس توضیح سے یہ معلوم ہوگیا کہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک منکر اس راوی کے متعلق کہتے ہیں جو حدیث میں منفرد ہو اور اسی وجہ سے اثرم کی روایت کی بنا پر امام احمد نے یزید بن خصیفہ کی توثیق فرمائی ہے اور اس میں شک وشبہ نہیں اور اسی وجہ سے حافظ عسقلانیؒ نے فرمایا ہے کہ اس سے امام مالک اور تمام ائمہ نے احتجاج کیا ہے اگر یزید بن خصیفہ ضعیف ہوتا جیسا کہ شیخ البانی کا گمان ہے تو ائمہ اس کی روایات سے احتجاج کیوں کرتے .. فکر اور تجربہ کر

اقول ان قول الامام احمد فی حق راوٍ بانـه منکر الحدیث لیس دلیلاً علی ضعف الراوی کما سأوضح ببعض الرواۃ انشاء اللہ تعالیٰ۔

- قال الامام احمد فی حق محمد بن ابراھیم التیمی المدنی یروی مناکیر او قال احادیثہ منکرۃ مع ان الحافظ الذھبیؒ یقول قلت وثقہ الناس واحتج بہ الشیخان
میزان الاعتدال ۴۴۵/۳
- وکذٰلک قال الامام احمد فی حق خالد بن مخلد لہ مناکیر مع ان الشیخین رویا عنہ فی صحیحیھما۔ میزان الاعتدال ۶۴۰/۱
- وکذٰلک قال الامام احمد فی حق ابی بن عباس بن سھل منکر الحدیث قال یحیی بن معین ضعیف وقد احتج بہ البخاری۔
الکاشف ۵۲/۱

- میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ امام احمد کا یہ قول کہ منکر الحدیث ہے یہ راوی کے ضعف پر دلیل نہیں جیسا کہ میں بعض راویوں سے وضاحت کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔
- امام احمد نے محمد بن ابراہیم التیمی کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ منکر حدیثیں روایت کیا کرتے تھے یا فرمایا ہے کہ اس کی احادیث منکر ہیں اور اس کے باوجود حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ اس کی توثیق لوگوں نے فرمائی ہے اور بخاری ومسلم نے اس سے احتجاج کیا ہے۔
میزان الاعتدال ۴۴۵/۳
- اور اسی طرح امام احمد نے خالد بن مخلد کے بارے فرمایا ہے کہ اس کی احادیث منکر ہیں اور اس کے باوجود اس سے بخاری اور مسلم نے اپنی صحیحین میں روایت کی ہے۔
- اور اسی طرح امام احمد نے ابو عباس بن سہل کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے اور یحییٰ بن معین نے ضعیف کہا ہے۔ اور اس سے امام بخاری نے احتجاج کیا ہے۔
الکاشف ۵۲/۱

فهل يقول الالبانی بضعف روایات الشیخین، اوجاءت غشاوۃ علی العینین اقول ان تطالع تحقیق الالبانی نتعلم بالقطع و البتات بان الالبانی یظن علی نفسہ بانہ ناقد الرجال یوثق احدا او یضعف احدا و بیدہ التضعیف و التوثیق اذکر لک من احادیثہ الصحیحۃ التی ذکرھا فی سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ مع جرح شدید علی الرواۃ. لکن الحسد آفۃ من الآفات

(۱) یقول الالبانی تحت رقم ۱۰۰۱ ... قلت ھذا اسند حسن رجالہ کلھم ثقات دفی ابی قبیل اسمہ یحیی بن ھانی کلام یسیر لا ینزل بہ حدیثہ عن رتبۃ الحسن • الاحادیث الصحیحۃ ۳/۲

اقول العجب کل العجب علی الالبانی بان فی ھذہ الروایۃ احمد بن بکر البالسی و مع ھذا ان الالبانی یقول رجالہ کلھم ثقات فاعلم ایھا المعجب علی نفسک

زکیا البانی شیخین کی روایات کو بھی ضعیف کہتے ہیں یا اس کی آنکھوں پر پردے ہیں۔ میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ آپ البانی کی تحقیق مطالعہ کریں تو آپ کو قطعی اور یقینی معلوم ہو جائے گا کہ البانی اپنے پر گمان کرتا ہے کہ یہ ناقد الرجال ہے کسی کی توثیق کرتا یا تضعیف کرتا ہے اس کے ہاتھ میں ہے کسی کو ضعیف کریں یا توثیق کریں۔ میں چند مثالیں ذکر کرتا ہوں کہ البانی نے احادیث صحیحہ کے سلسلہ میں بہت احادیث شمار کیں ہیں حالانکہ ان کے راویوں پر شدید جرح موجود ہے لیکن حسد ایک آفت ہے آفات سے۔

(۱) البانی رقم ۱۰۰۱ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ سند حسن ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں ابو قبیل جس کا نام یحیی بن ھانی ہے اس میں معمولی کلام ہے لیکن اس کی وجہ سے اس کی حدیث مرتبہ حسن سے نہیں اترتی

احادیث صحیحہ ۳/۲

میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں تعجب پر تعجب البانی پر ہے کہ اس حدیث میں احمد بن بکر بالسی موجود ہے اس کے باوجود کہتے ہیں کہ تمام راوی ثقہ ہیں جان لو اپنے آپ پر تعجب کرنے والے (البانی)

• قال الحافظ ابن عدی المتوفی ۳۶۵ھ یقول احمد بن بکر یروی احادیث مناکیر عن الثقات ثم ساق له ثلاثة احادیث
طالع الکامل ۱/۱۹۱
• قال الحافظ الذھبیؒ (بعد نقل کلام ابن عدی) قال ابوالفتح الازدی کان یضع الحدیث۔ المیزان ۱/۸۶ • طالع دیوان الضعفاء ۲
• قال الحافظ ابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ "قال الازدی یضع الحدیث"
الضعفاء والمتروکین ۱/۶۶
• وقال الحافظ الذھبیؒ ـ احمد بن بکر شیخ ابن ابی ثابت۔ قال الازدی یضع الحدیث وقال ابن عدی روی مناکیر۔
المغنی فی الضعفاء ۱/۳۵ • طالع اللسان ۱/۱۴۰

• حافظ ابن عدی متوفی ۳۶۵ھ فرماتے ہیں کہ احمد بن بکر ثقہ راویوں سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں پھر تین احادیث بیان کیں ہیں الکامل ۱/۱۹۱
• حافظ ذہبیؒ ابن عدی کا کلام نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ
ابوالفتح ازدی فرماتے ہیں کہ حدیث وضع کیا کرتا تھا۔ المیزان ۱/۸۶
• حافظ ابن الجوزیؒ متوفی ۵۹۷ھ ازدی فرماتے ہیں۔۔ کہ یہ بناوٹی احادیث بنایا کرتا تھا۔
الضعفاء والمتروکین ۱/۶۶
• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ کہ احمد بن بکر ابن ابی ثابت کا شیخ ہے۔ ازدی فرماتے ہیں کہ بناوٹی احادیث بناتا تھا۔ اور ابن عدی فرماتے ہیں۔ منکر احادیث بیان کرتا تھا۔
المغنی فی الضعفاء ۱/۳۵ • اللسان ۱/۱۴۰

Scanned by PDFer

ولما كان احمد بن بكر يروى احاديث مناكير وكان يضع الحديث ليكون الحديث موضوعا او يكون صحيحا حيث انه ذكره فى الاحاديث الصحيحة بل هذا الحديث بقانون الالبانى موضوع بلا شك وارتياب لانه يقول فى حديث ابن عباس الذى رواه ابن ابى شيبة - ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى فى رمضان عشرين ركعة -

مصنف ٢/٢٩٤ وقال الالبانى موضوع ... الاحاديث الضعيفة ٢/٣٥

مع ان فى هذه الرواية ابراهيم بن عثمان وهو ضعيف بالاتفاق لكن ليس عليه جرح الوضاع بانه يضع الحديث لكن ومع هذا يقول الالبانى بانه موضوع والحديث الذى ذكره فى الصحيحة وان كان فيه احمد بن بكر الذى يروى المناكير وكان يضع الحديث لكن الحديث صحيح لان التوثيق والتضعيف بيد الالبانى وقد صدق -

وكم من عائب قولا صحيحا . وآفته من الفهم السقيم

جبکہ احمد بن بکر منکر احادیث روایت کرتا تھا اور بناوٹی حدیث بناتا تھا تو حدیث موضوع بن گئی یا صحیح کہ اس نے احادیث صحیحہ میں ذکر کیا ہے، بلکہ یہ حدیث البانی کے قانون کے مطابق یقینی موضوع ہے کیونکہ اس نے اس حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق کہا ہے جس میں یہ ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعات تراویح پڑھی ہیں کہ یہ حدیث موضوعی اور من گھڑت ہے جیسا کہ احادیث ضعیفہ ۳/۳۵ میں ذکر کیا ہے۔

حالانکہ اس روایت میں ابراہیم بن عثمان ہے جو بالاتفاق ضعیف ہے۔ لیکن اس پر بناوٹی حدیث بنانے کی جرح نہیں لیکن اس کے باوجود البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث من گھڑت ہے اور جو حدیث احادیث صحیحہ میں ذکر کیا ہے اس میں اگرچہ احمد بن بکر ہے جو منکر احادیث روایت کرتا تھا اور من گھڑت حدیث بناتا تھا لیکن یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ توثیق اور تضعیف البانی کے ہاتھ میں ہے۔

سچ فرمایا ہے۔ کتنے لوگ قول صحیح پر عیب لگانے والے ہیں

یہ آفت اس کے فہم سقیم (بیمار) کی وجہ سے ہے -

وما قال الالباني - من ابي قبيل اسمه يحيى بن هانى فيه كلام يسير مردود عليه لان اسمه حيى بن هانى. كما في الجرح والتعديل ٣/ ٣٧٥ • طبقات ابن سعد ٥٠٨/٧
• المعرفة والتاريخ ٢/ ٥٠٧ • سير اعلام النبلاء ٥/ ٢١٤ • الاكمال ٧/ ٣٢٧
• تهذيب الكمال ١/ ٣٥١ • المحقق ٧/ ٤٩٠ • ميزان الاعتدال ١/ ٦٢٤
• تهذيب التهذيب ٣/ ٧٢ • المشتبه ٦٢٨ • الكاشف ١/ ٢٦٤
• خلاصة تهذيب الكمال ٩٧ • شذرات الذهب ١/ ١٧٥
• وقال الحافظ ابن حجر حيى بن هانى - ابوقبيل المعافرى ذكره ابن حبان في الثقات وقال كان يخطئ ووثقه الفسوى والعجلى واحمد بن صالح وذكره الساجى في الضعفاء وحكى عن ابن معين انه ضعفه. التهذيب ٣/ ٧٣
• وقال الحافظ - حيى بن هانى صدوق يهم. التقريب ٨٧/ ٢٣١

اور جو البانی نے کہا ہے کہ ابو قبیل کا نام یحیی بن ھانی ہے اس میں تھوڑا سا کلام ہے یہ اس پر مردود ہے کیونکہ اس کا نام حیی بن ھانی ہے (نہ کہ یحیی بن ھانی) جیسا کہ الجرح والتعدیل ٣/ ٣٧٥ وغیرہ مندرجہ بالا کتابوں میں مرقوم ہے (دوبارہ نام لکھنے کی ضرورت نہیں)
• حافظ ابن حجر فرماتے ہیں حیی بن ھانی ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے لیکن فرمایا ہے کہ وہ غلطیاں کیا کرتا تھا۔ فسوی عجلی احمد نے توثیق کی ہے۔ ساجی نے ضعفاء میں شمار کیا ہے۔ ابن معین سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ اس کی تضعیف کیا کرتے تھے۔ تہذیب ٣/ ٧٣
• حافظ فرماتے ہیں حیی بن ھانی صدوق ہے وہم کا شکار ہے۔ التقریب ٨٧

• كك فيما ذكره الالباني ... فيه يحيى بن صالح وهو وان كان ثقة لكن قال محمداً سألت احمد عنه فقال رأيته في جنازة ابي المغيرة فجعل ابي يضعفه وقال الحاكم ابو احمد ليس بالحافظ عندهم قال عبد الله بن احمد قال ابي لم اكتب عنه لأني رأيته في مسجد الجامع يسيئ الصلوة وقال الخليلي ثقة روى من الائمة روى مالك حديثاً لا يتابع عليه وهو عن مالك عن الزهري عن سالم عن ابيه كان النبي صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر يمشون امام الجنازة قال الخليلي هذا منكر من حديث مالك
طالع التهذيب ۱۱/۲۲۹ الى ۲۳۱

• اسی طرح البانی نے ذکر کیا ہے اس میں یحیی بن صالح ہے یہ اگرچہ ثقہ ہے لیکن محمد فرماتے ہیں میں نے اس کے بارے احمد سے پوچھا اس نے فرمایا کہ میں نے اس کو ابو المغیرہ کے جنازہ میں دیکھا تھا میرا والد اس کی تضعیف کرتا اور حاکم ابو احمد کے نزدیک یہ حافظ (الحدیث) نہیں تھے عبد اللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میرے والد فرماتے تھے کہ میں نے اس سے احادیث نہیں لکھی تھیں کیونکہ اس کو میں نے جامع مسجد میں دیکھا یہ بری نماز پڑھتا تھا اور خلیلی ثقہ کہتے ہیں امام مالک نے اس سے حدیث روایت کی ہے جو تابع بھی نہیں بن سکتی ۔ مالک زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم جنازہ سے آگے چلتے ۔ خلیلی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام مالک کی منکر ہے ۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۱/۲۲۹ تا ۲۳۱

ایھا الاخ الکریم انظر الی عدل الالبانی بان الحدیث الذی مشتمل علی الضعفاء و الوضاعین یقول فی حقہ سندہ حسن و رجالہ کلھم ثقات۔ والحدیث الذی لیس فیہ ضعیف ولا وضاع بل وثقہ الائمۃ النقاد وثقۃ و حجۃ لکن لا یصلح بہ الاحتجاج لان ھذا الحدیث مخالف عن رأی الالبانی مع ان یزید بن خصیفۃ راوی الحدیث وثقہ یحیی بن معین وغیرہ من الائمۃ النقاد وقال الالبانی فی الاحادیث الضعیفۃ حسبک منھم یحیی بن معین فقد قال فیہ (ای فی زاذان) ثقۃ ثم رد علی ابن حبان والحاکم ابی احمد تحت رقم ۹۳۰ ۲/ ۳۳۳

والعجب علی تجاہلہ بان توثیق یحیی بن معین یکفی لزاذان ولا یکفی لیزید بن خصیفۃ لان روایتہ مخالفۃ عن رأیہ الکریم . تدبر و خف من اللہ العلیم

اے میرے بھائی محترم البانی کا انصاف دیکھ لیں کہ جو حدیث ضعیف اور بناوٹی حدیث بنانے والے راویوں پر شامل ہے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن اور تمام راوی ثقہ ہیں اور وہ حدیث جس میں نہ راوی ضعیف ہے اور نہ بناوٹی حدیث بنانے والا موجود ہے بلکہ ائمہ نقاد نے توثیق فرمائی ہے اور ثقہ اور حجت ہے لیکن اس سے استدلال نہیں کر سکتے کیونکہ یہ البانی کے نظریہ سے مخالف ہے۔ حالانکہ یزید بن خصیفہ جو حدیث کا راوی ہے یحیی بن معین وغیرہ ائمہ ناقدین نے توثیق کی ہے اور البانی احادیث ضعیفہ میں کہتے ہیں کہ ان میں سے تمہارے لئے یحیی بن معین کی توثیق کافی ہے جس نے زاذان کی توثیق کی ہے پھر البانی نے رد کرنے والوں پر جیسا ابن حبان اور حاکم ابو احمد سے رد کیا ہے رقم الحدیث ۹۳۰ ۔ ۲/ ۳۳۳

البانی کے تجاہل پر تعجب ہے کہ یحیی بن معین کی توثیق زاذان کے لئے کافی ہے لیکن یزید بن خصیفہ کے لئے کافی نہیں کیونکہ اس کی روایت اس کے مبارک نظریے سے مخالف ہے۔ فکر کر اللہ علیم سے خوف کر۔

قال البانی تحت رقم ۱۲۷۹ - قلت هذا اسناد جید رجاله کلهم ثقات - الاحادیث الصحیحة ۳/۲۸٤ ، والعجب علی الالبانی بانه ما ذکر توثیق سعد ابن الصلت لکن انتی بان اسناده جید -

- وقال الالبانی تحت رقم ۱۲۰٦ قلت هذا اسناد صحیح رجاله کلهم رجال الصحیح الاحادیث الصحیحة ۳/۲۰۸

اقول ان فیه یونس بن ابی اسحاق ... وقال الحافظ ابن ابی حاتم - انا عبد الله بن احمد بن محمد بن حنبل فیما کتب الی قال سألت ابی عن یونس بن ابی اسحاق فقال حدیثه مضطرب وقال الحافظ سالت ابی عن یونس بن ابی اسحاق فقال کان صدوقا لا یحتج به .

الجرح والتعدیل ۹/۲٤٤

- قال الحافظ ابن الجوزی یونس بن ابی اسحاق قال ابو حاتم الرازی کان صدوقا الا انه لا یحتج به - الضعفاء والمتروکین ۳/۲۲۳

- البانی رقم ۱۲۷۹ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ اسناد کھری ہے تمام راوی اس کے ثقہ ہیں . احادیث صحیحہ ۳/۲۸٤ البانی پر تعجب ہے کہ سعد بن صلت کی توثیق نہیں کی ہے لیکن فتوی لگاتے ہیں کہ اسناد کھری ہے
- البانی رقم ۱۲۰٦ کے تحت کہتے ہیں کہ اس کی اسناد صحیح ہے اور تمام راوی صحیح کے راوی ہیں الاحادیث الصحیحہ ۳/۲۰۸
- میں کہتا ہوں کہ اس میں یونس بن ابی اسحاق ہیں اور حافظ ابن ابی حاتم عبد اللہ بن احمد کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے یونس بن ابی اسحاق کے بارے پوچھا تو فرمایا کہ اس کی حدیث مضطرب ہے اور حافظ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب سے یونس بن ابی اسحاق کے بارے پوچھا تو اس نے فرمایا کہ سچا تھا اور اس سے حجت صحیح نہیں ہے۔ الجرح والتعدیل ۹/۲٤٤
- حافظ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ یونس بن ابی اسحاق کے بارے میں ابو حاتم رازی کا خیال ہے کہ وہ سچا ہے لیکن اس سے احتجاج درست نہیں -

الضعفاء والمتروکین ۳/۲۲۳

قال الحافظ الذهبی- یونس بن ابی اسحاق - قال ابوحاتم لایحتج به وقال نسائی لیس به بأس وقال ابن خراش فی حدیثه لین وقال ابن حزم فی محلاه ضعفه یحیی القطان واحمد بن حنبل جدا طالع المغنی فی الضعفاء ۲/۷۶۶

- المیزان ۴/۴۸۲ و ۴۸۳ ● الکاشف ۳/۲۶۴ ● دیوان ۳۴۹

- قال الحافظ العسقلانی - یونس بن ابی اسحاق - قال الاثرم سمعت احمد یضعف حدیث یونس عن ابیه .. قال عبد اللہ بن احمد عن ابیه حدیث مضطرب قال ابوحاتم کان صدوقا لایحتج بحدیثه وقال الساجی صدوق وضعفه بعضهم وقال ابواحمد ربما وهم فی روایته . التهذیب ۱۱/ ۴۳۴

- قال الحافظ العقیلی - یونس بن ابی اسحاق - حدثنا عبد اللہ بن احمد قال سألت ابی عن عیسی بن یونس سأل عنه قلت فابوه یونس قال کذا وکذا قال ابی مرة اخری یونس بن ابی اسحاق حدیث مضطرب ... قال احمد بن محمد بن هانی سمعت اباعبد اللہ وذکر یونس بن ابی اسحاق وضعف حدیثه عن ابیه . الضعفاء الکبیر ۴/۴۵۷ و ۴۵۸

حافظ ذہبی فرماتے ہیں - - یونس بن ابی اسحاق ... ابوحاتم کہتے ہیں کہ اس سے حجت نہیں ہوسکتی . نسائی کہتے ہیں لا بأس بہ . ابن خراش فرماتے ہیں کہ اس میں نرمی ہے . ابن حزم محلی میں فرماتے ہیں کہ یحیی قطان اور احمد بن حنبل نے سخت ضعیف کہا ہے . مطالعہ کریں المغنی فی الضعفاء ۲/۷۶۶

- مطالعہ کریں میزان الاعتدال ۴/۴۸۲ و ۴۸۳ ● الکاشف ۳/۲۶۴

- دیوان الضعفاء ۳۴۹

- حافظ عسقلانی فرماتے ہیں یونس بن ابی اسحاق . اثرم کہتے ہیں کہ میں نے احمد سے سنا ہے کہ وہ یونس عن ابیہ کی حدیث ضعیف کہا کرتے تھے . عبد اللہ بن احمد اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ یونس کی حدیث مضطرب ہے ابوحاتم کہتے ہیں کہ سچے تھے حجت نہیں . ساجی اسے سچا سمجھتے ہیں اور بعضوں نے تضعیف کی ہے ابو احمد کہتے ہیں کہ روایات میں بسا اوقات وہم کا شکار ہوتا تھا . تہذیب التہذیب ۱۱/۴۳۴

- حافظ عقیلی فرماتے ہیں . عبد اللہ بن احمد اپنے باپ سے اس کے متعلق مضطرب الحدیث نقل کرتے ہیں . احمد بن محمد بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا ہے اور یونس بن ابی اسحاق کا ذکر کیا اور اسکی حدیث جو باپ سے روایت کرتے ہیں ضعیف کہا . الضعفاء الکبیر ۴/۴۵۷ و ۴۵۸

ايها الاخ الكريم فانظر الى عدل الالباني يقول هذا اسناد صحيح مع ان الامام يحيى القطان و احمد بن حنبل يضعفان يونس بن ابي اسحاق وقال الحافظ ابن ابي حاتم لا يحتج بحديثه وقال بعضهم وحديثه مضطرب وربما وهم وفيه لين و مع هذا اسناده صحيح عند الالباني وما ضعف احد من النقاد يزيد بن خصيفة بل موثقة وحجة لكن روايته ليست بصحيحة لانها مخالفة عن رأي الالباني.

نعوذ بالله من حسد رجل ليس له فيه ثاني

لانه يقول في حق زاذان حسبانه منهم يحيى بن معين فقد قال فيه ثقة لكنه نسي في توله في حق يزيد بن خصيفة بانه قال في حق يزيد بن خصيفة ثقة حجة.

وقال الحافظ الذهبيؒ قال احمد بن حنبلؒ يحيى بن معين اعلمنا بالرجال

- تذكرة الحفاظ ٢/٤٣٠

ولما وثقه يحيى بن معين وغيره من الائمة النقاد فبطل قول من يشيع فساد.

اے میرے محترم بھائی البانی کا عدل اور انصاف دیکھو کہ کہتے ہیں کہ یہ اسناد صحیح ہے حالانکہ امام یحیی قطان اور امام احمد بن حنبل یونس بن ابی اسحاق کی تضعیف کرتے ہیں اور حافظ ابن ابی حاتم لا یحتج بحدیثہ کہتے ہیں۔ اور کوئی مضطرب الحدیث اور فیہ لین اور ربما وہم کہتے ہیں لیکن اس کے باوجود البانی کے نزدیک اسناد صحیح ہے۔ اور ائمہ نقاد کے کسی نے یزید بن خصیفہ کی تضعیف نہیں کی ہے بلکہ یہ ثقہ اور حجت ہے لیکن اس کی روایت اس لئے صحیح نہیں کہ البانی کے نظریہ سے مخالف ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسے آدمی کے حسد سے پناہ مانگتے ہیں جس میں اس کا ہمسر نہ ہو کیونکہ یہ زاذان کے متعلق کہتے ہیں کہ یحیی بن معین کی توثیق کافی ہے کہ اس نے اس کو ثقہ کہا ہے لیکن یہ بات یزید بن خصیفہ کے بارے بھول گیا کہ اس نے اس کے بارے ثقہ حجۃ کہا ہے۔ حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یحیی بن معین ہم سے تنقید ارجال میں زیادہ عالم ہے "تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۳۰"

تو جب یزید بن خصیفہ کی توثیق یحیی بن معین وغیرہ ائمہ نقاد نے کی ہے تو فساد پھیلانے والے کا قول باطل ہو گیا۔

- قال الالبانی تحت رقم ٦٨ قلت هذا اسناد جید رجالهم کلهم ثقات غیر یحیی بن زکریا قال ابن ابی حاتم ٤/٢/١٤٥ سألت ابی قال لیس به باس اخرجه ابوالشیخ ١٩٠ ایضاً ورجاله ثقات غیر ابی جناب الکلبی واسمه یحیی بن حیة قال فی التقریب ضعفوه لکثرة تدلیسه قلت وقد صرح مهنا بالتحدیث فانتفت شبهة تدلیسه۔ الاحادیث الصحیحة ١/١٠٧
- اقول والعجب کل العجب علی تجاهل الالبانی بانه نقل من التقریب الزام التدلیس وما طالع کتب التراجم والا ینفوه بهذا الانه ضعیف متروک لیس بالقوی ومنکر الحدیث واحادیثه مناکیر... اوطالع الکتب لکنه فی صدد تصحیح هذا الحدیث ولذا اغمض عینیه۔

اعلموایها الاخ الکریم قد قال الحافظ الامام البخاری۔ یحیی بن ابی حیة ابوجناب الکلبی کان یحیی القطان یضعفه۔ الضعفاء الصغیر ٢٧٩ نسخة ثانیة ٢٥٠
- قال الامام ابن سعد۔ ابوجناب الکلبی۔ کان ضعیفاً فی الحدیث الطبقات الکبری ٦/٣٦٠

- البانی رقم ٦٨ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ سند جید ہے اور اس کے راوی تمام ثقہ ہیں سوی یحیی بن زکریا کے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے پوچھا کہ لیس بہ باس، یہ روایت ابوالشیخ نے ١٩٠ میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں سوی ابوجناب کلبی کے اس کا نام یحیی بن حیۃ ہے۔ تقریب میں ہے کہ زیادہ تدلیس کی وجہ اس کو ضعیف کہا ہے۔ میں (البانی) کہتا ہوں کہ یہاں تحدیث کے ساتھ تصریح کی ہے تو تدلیس کا الزام ختم ہوگیا۔ احادیث صحیحہ ١/١٠٧
- میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ البانی کے تجاہل پر تعجب پر تعجب ہے کہ تقریب التہذیب سے تو تدلیس کا الزام نقل کرتے ہیں اور دیگر تراجم کے کتابیں نہیں دیکھتے ہیں ورنہ اس پر تلفظ نہ کرتا کیونکہ یہ راوی ضعیف، متروک لیس بالقوی منکر الحدیث احادیثہ منکرۃ وغیرہ سے نوازا ہے یا۔ اسماء الرجال کی کتابیں مطالعہ کی ہیں لیکن یہ اس حدیث کی تصحیح کے پیچھے لگا تھا اسی وجہ سے چشم پوشی کی ہے
- جان لو اے میرے بھائی! حافظ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یحیی قطان نے یحیی بن حیہ کی تضعیف کی ہے

الضعفاء الصغیر ٢٧٩ نسخہ دوم ٢٥٠
- ... ابوجناب کلبی ... حدیث میں ضعیف ہے الطبقات الکبری ٦/٣٦٠

قال الحافظ ابن عدی ۔ قال یحیی القطان لو استحللت ان اروی عن ابی جناب حدیثا لرویت فی تکبیر العید ... قال السعدی ابو جناب الکلبی یضعف حدیثه وقال عثمان ضعیف وقال النسائی کوفی ضعیف ... طالع الکامل ٧/ ٢٦٦٩ و ٢٦٧٠

- وکذلک عده الحافظ الدارقطنی فی الضعفاء والمتروکین ١٧٦
- قال الحافظ ابن ابی حاتم- یحیی بن ابی حیلة ... قال ابو نعیم ثقة کان یدلس احادیثه مناکیر. قال ابن معین ابو جناب الکلبی ضعیف الحدیث قال ابن نمیر ابو جناب صدوق کان صاحب تدلیس افسد حدیثه بالتدلیس قال ابن ابی حاتم، سالت ابی عن ابی جناب الکلبی قلت هو احب الیک او یحیی البکاء فقال لا هذا ولا هذا قال لا تکتب منه شیئا لیس بالقوی۔
الجرح والتعدیل ٩/ ١٣٨ و ١٣٩
- قال الحافظ العقیلی ... حدثنا آدم قال سمعت البخاری یقول یحیی بن ابی حیة، کان یحیی القطان یضعفه ۔ طالع التفصیل فی الضعفاء الکبیر ٤/ ٣٩٩

حافظ ابن عدی فرماتے ہیں کہ یحیی قطان فرماتے ہیں کہ میں اگر ابوجناب سے روایت حلال سمجھتا تو میں اس سے تکبیرات عید میں اس سے روایت کر لیتا۔ سعدی فرماتے ہیں کہ ابوجناب الکلبی حدیث میں ضعیف ہے عثمان ضعیف کہتے ہیں۔ نسائی ضعیف کہتے ہیں مطالعہ کریں الکامل ٤/ ٢٦٦٩
- اور حافظ دارقطنی نے بھی اس کو ضعفاء اور متروکین میں شمار کیا ہے۔ ١٧٦
- حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ یحیی بن ابی حیة۔ ابونعیم ثقہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مدلس تھے (استاذ کا نام نہیں ذکر کرتے اس کے استاذ کا نام ذکر کر لیتے) اس کی احادیث منکر ہیں، ابن معین ضعیف الحدیث کہتے ہیں۔ ابن نمیر کہتے ہیں کہ ابوجناب صدوق تھے اور تدلیس والے تھے اور احادیث کو تدلیس سے برباد کیا (ابن ابی حاتم فرماتے ہیں) کہ میں نے والد صاحب سے اس کے بارے پوچھا کہ تجھ کو یہ محبوب ہے یا یحیی البکاء اس نے فرمایا ایک بھی نہیں اس سے کچھ نہ لکھ یہ قوی نہیں الجرح والتعدیل ٩/ ١٣٨ و ١٣٩
- حافظ عقیلی فرماتے ہیں کہ ہم کو آدم نے بیان کیا کہ میں نے امام بخاری سے سنا ہے۔ وہ فرماتے کہ یحیی قطان، یحیی ابن ابی حیة کی تضعیف کرتے تھے مطالعہ کریں الضعفاء الکبیر ٤/ ٣٩٩

● قال ابن الجوزیؒ ۔ قال ابونعیم کان یدلس احادیثہ مناکیر وقال عمرو ابن علی متروک الحدیث وقال یحیی و عثمان بن سعید والنسائی والدارقطنی ضعیف
عافظ
طالع التفصیل فی الضعفاء والمتروکین ۳/۱۹۳ ● وتهذیب الکمال للحافظ للمزی ۱۴۹۴ ر ۱۴۹۵ ۔

● قال الحافظ الذهبی ۔ یحیی بن ابی حیة قال ابوزرعة صدوق مدلس وقال النسائی والدارقطنی ضعیف وقال یحیی بن سعید القطان لا استحل ان اروی عنه ۔
المغنی فی الضعفاء ۲/۷۳۴

● وقال الحافظ الذهبیؒ ۔ قال یحیی القطان لا استحل ان اروی عنه ... الخ
قال الفلاس متروک ۔ — المیزان ۴/۳۷۱

● قال الحافظ العسقلانی ۔ یحیی بن ابی حیة ... قال ابن سعد ضعیف فی الحدیث وقال البخاری وابوحاتم کان یحیی القطان یضعفه وقال عثمان الدارمی ضعیف وقال العجلی کوفی ضعیف الحدیث قال ابوزرعة صدوق غیر انه کان یدلس قال ابن خراش کان

● حافظ ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ (یحیی بن ابی حیہ) تدلیس کر لیتے اس کی احادیث منکر ہیں عمرو بن علی متروک الحدیث کہتے ہیں ۔ یحیی اور عثمان سعید اور نسائی اور دارقطنی ضعیف کہتے ہیں ۔
مطالعہ کریں تفصیل الضعفاء والمتروکین ۳/۱۹۳ ، تہذیب الکمال حافظ مزی ۴ ۱۴۹ و ۱۴۹۵

● حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ یحیی بن ابی حیہ ۔ ابوزرعہ صدوق مدلس کہتے ہیں ۔ نسائی اور دارقطنی ضعیف کہتے ہیں ۔ یحیی بن سعید قطان فرماتے ہیں کہ اس سے روایت کرنا میں جائز نہیں سمجھتا ۔ المغنی فی الضعفاء ۲/۷۳۴

● حافظ ذہبی فرماتے ہیں ... یحیی قطان کے قول کے بعد کہتے ہیں کہ فلاس کہتے ہیں کہ متروک ہے ۔
میزان الاعتدال ۴/۳۷۱

● حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں ۔ یحیی بن حیہ .... ابن سعد فرماتے ہیں کہ حدیثوں میں ضعیف ہے ۔ بخاری اور ابوحاتم فرماتے ہیں کہ یحیی قطان اس کی تضعیف کرتا تھا اور عثمان الدارمی ضعیف کہتے ہیں اور عجلی کوفی ضعیف الحدیث کہتے ہیں ابوزرعہ کہتے ہیں کہ صدوق ہے لیکن تدلیس کرتا تھا ۔ ابن خراش فرماتے ہیں

ە ە ە ە ە ە

صدوقا وكان يدلس وفي حديثه نكرة وقال عمرو بن علي متروك الحديث وقال ابراهيم الجوزجاني يضعف حديثه وقال يعقوب بن سفيان ضعيف وكان يدلس وقال ابن ابي حاتم عن ابيه ليس بالقوى وقال الآجري عن ابي داود ليس [illegible] وقال النسائي ليس بالقوى (ثم قال الحافظ العسقلاني) قلت وقال الساجي كوفي صدوق منكر الحديث وقال ابن عمار ضعيف وقال ابواحمد ليس بالقوى وقال ابن حبان في الضعفاء وكان يدلس عن الثقات ما سمع من الضعفاء فالزقت به تلك المناكير التي يرويها عن المشاهير تحمل عليه احمد حملا شديدا۔

طالع التفصيل في التهذيب ۱۱/۲۰۱ الى ۲۰۳

یہ صدوق تھے اور تدلیس کیا کرتا تھا اور اس کی حدیث منکر ہیں اور عمرو بن علی متروک الحدیث کہتے ہیں اور ابراہیم جوزجانی اس کی حدیث ضعیف کرتے ہیں ۔ یعقوب بن سفیان ضعیف کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تدلیس کرتا تھا ۔ ابن ابی حاتم اپنے والد سے لیس بالقوی نقل کرتے ہیں (پھر حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ ساجی کہتے ہیں کہ یہ صدوق منکر الحدیث ہیں ۔ ابن عمار ضعیف کہتے ہیں ۔ ابواحمد لیس بالقوی کہتے ہیں ۔ ابن حبان اس کو ضعفاء میں شمار کرتے ہیں کہ یہ تدلیس ثقہ سے کرتے تھے اور ضعفاء سے سن لیتے تو یہ منکر روایات ان روایتوں کے ساتھ مل گئیں جو مشاہیر سے نقل کیں تھیں تو اس پر احمد نے سخت گرفت کی ہے ۔

تفصیل کے لئے مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۱/۲۰۱ تا ۲۰۳

ايها الاخ الكريم! بالله وآياته هل هذا عدل الالباني بان يحيى بن ابي حية ضعيف الحديث ومتروك ومنكر الحديث وليس بالقوى ومع ان الالباني يصحح حديثه ويعده في الاحاديث الصحيحة واما يزيد بن خصيفة فهو ثقة ثبت حجة ثقه ائمة النقاد وما ضعفه احد من ائمة النقاد لكن صاحب العناد يعد حديثه في الضعفاء. لعلك علمت من هذا التفصيل بان التوثيق والتضعيف بيد الالباني كما ذكرنا سابقا وهو يوثق احاديث الوضاعين والكذابين ويضعف احاديث الثقات كما لا يخفى على من طالع احاديثه الصحيحة والضعيفة. وان وقع لي الفراغ فاوضح انشاء الله تعالى بان مقصوده ليس الا الاختلاف من الائمة المجتهدين والمحدثين فمن يقول حديث صحيح فهو يقول ضعيف ومن يقول ضعيف فهو يقول صحيح. ويستضح لك من بعض الامثلة اللتى تجيئ فى هذا الكتاب انشاء الله تعالى

اے میرے بھائی آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم کیا یہ البانی کا عدل اور انصاف ہے کہ یحیی بن ابی حیۃ ضعیف الحدیث اور متروک اور منکر الحدیث اور لیس بالقوی ہے اس کے باوجود اس کی حدیث البانی صحیح میں شمار کرتے ہیں اور یزید بن خصیفہ ثقہ ثبت حجۃ ہیں ائمہ نقاد نے اس کی توثیق کی ہے لیکن عناد والے نے اس کی حدیث ضعیفوں میں شمار کئے ہیں شاید آپ کو اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ توثیق اور تضعیف البانی کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں یہ وضاعین اور کذابین کی احادیث کی توثیق کرتا ہے اور ثقات کی حدیثوں کی تضعیف کرتے ہیں جیسا کہ ان لوگوں پر پوشیدہ نہیں جنہوں نے اس کی احادیث صحیحہ اور ضعیفہ مطالعہ کیں ہوں۔ اگر مجھ کو فرصت مل گئی تو میں انشاء اللہ تعالیٰ واضح کروں گا کہ اس کا مقصود سوا اس کے نہیں کہ ائمہ مجتہدین اور محدثین سے خلاف کریں پس جو کہیں کہ حدیث صحیح ہے البانی کہے گا ضعیف ہے اور جو کہے گا کہ ضعیف ہے تو یہ کہے گا کہ صحیح ہے۔ اور آپ کو بعض مثالوں سے واضح ہو جائے گا جو اس کتاب میں آجائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ

● واما قول الالبانی من شذوذ حدیثه بان محمد بن یوسف و ابن خصیفة اختلفا فی العدد فالاول قال عنه (۱۱) والآخر قال (۲۰) و الراجح قول الاول لانه اوثق منه فقد وصفه الحافظ ابن حجر بانه ثقة ثبت واقتصر فی الثانی علی ثقة (رسالة الالبانی ۵۰) فهو مردود علیه لان الحافظ ابن حجر وصفه علی ثقة و حجة وحکی عن یحیی بن معین ووصفه بثبت وحکی عن ابن سعد کما فی تهذیب التهذیب وکذلک وصفه الحافظ المزی فی تهذیب الکمال لعل الالبانی ما توجه الی کتب التراجم سوی التقریب ولذا رجح قول الاول وافتی بشذوذ روایة ابن خصیفة ولما کان ابن خصیفة موصوفاً بصفات ثلاثة .. ثقة ثبت حجة فهو اوثق من محمد بن یوسف ثبت علی قانونه شذوذ روایة محمد بن یوسف فهذا التفصیل حجة علی الالبانی بعد ان کان له لان ابن خصیفة موصوف بارفع العبارات کما یعلم من الکفایة ۲۲ للحافظ البغدادی تدریب

● اور البانی کا یہ قول کہ اس کی حدیث شاذ ہے کیونکہ محمد بن یوسف اور ابن خصیفہ کا عدد میں اختلاف ہے اور گیارہ رکعات کہتے ہیں اور دوسرا بیس رکعات اور اول کا قول راجح ہے ، کیونکہ یہ زیادہ ثقہ ہے دوسرے سے اس لئے کہ حافظ ابن حجر اس کی صفت میں ثقہ اور ثبت ذکر کئے ہیں اور ثانی کے متعلق صرف ثقہ ذکر کیا ہے (البانی کا رسالہ ۵۰)

یہ قول اس پر مردود ہے اس لئے کہ حافظ ابن حجر نے اس کی دو صفات یحیٰی بن معین سے نقل کیں یعنی ثقہ اور حجہ .. اور ابن سعد سے ثبت نقل کیا ہے جیسا کہ تہذیب التہذیب میں ہے اور حافظ مزی نے تہذیب الکمال میں ذکر کئے۔ ہیں لیکن البانی نے تقریب التہذیب سے دوسری اسماء الرجال کی کتابوں کی طرف توجہ نہیں کی ہے اسی وجہ سے اول کے قول کو ترجیح دی ہے اور ابن خصیفہ کی روایت پر شاذ کا فتویٰ لگایا جبکہ ابن خصیفہ تین صفات سے موصوف ہیں ثقہ حجہ ثبت تو یہ محمد بن یوسف سے زیادہ ثقہ ہوا البانی کے قانون کے مطابق محمد بن یوسف کی روایت شاذ ہوگی نہ کہ ابن خصیفہ کی۔ تو یہ تفصیل البانی پر حجت ہے نہ کہ البانی کے لئے مفید ہے کیونکہ ابن خصیفہ اعلیٰ عبارات تعدیل سے موصوف ہے جیسا کہ کفایہ ۲۲ حافظ بغدادی کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے۔ تجربہ کم

● واما قول الالبانی من الاضطراب بان ابن خصیفة تارة یقول عشرین وتارة یقول احد وعشرین فهو حجة علیہ لان الالبانی یقول لروایة احدوعشرین قلت وسنده صحیح (رسالة ۵۰)

ولما کان سند احد وعشرین رکعة صحیحا فقد خالف الالبانی من الحدیث الصحیح لانه یصححاحدی عشرة رکعة ویقول بان الزیادة علیہابدعة منتہج فلما ثبت الحدیث الصحیح بالزیادة علی احدی عشرة رکعة الی احد وعشرین رکعة فقوله قول مخترع فاین المفر

علا انه لا یصح له الاستدلال من حدیث عائشة رضی عنها لانه وقع التعارض بین الحدیثین الصحیحین واذا تعارضا فتساقطا فلیس معہ دلیل لاثبات احدی عشرة رکعة فاین المفر

● اور البانی کا قول کہ اس کی روایت میں اضطراب ہے کبھی بیس بولتا ہے اور کبھی ۲۱ بولتا ہے تو یہ البانی پر حجت ہے اس لئے کہ البانی کہتا ہے کہ ۲۱ کی روایت کی سند صحیح ہے (رسالہ ۵۰)
اور جبکہ ۲۱ کی روایت صحیح ہے تو البانی نے صحیح حدیث کا خلاف کیا ہے کیونکہ یہ تو گیارہ رکعات کے پیچھے لگا ہے اور کہتا ہے کہ گیارہ سے زائد بدعت قبیحہ ہے تو جبکہ صحیح حدیث سے گیارہ پر زائد ہونا تا ۲۱ تک ثابت ہوا تو البانی کا قول اس کا اپنا ایجاد کردہ ہے تو کہاں ہے بھاگنا۔
علاوہ اس کو حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے استدلال کرنا صحیح نہیں کیونکہ دونوں حدیثوں کے درمیان میں تعارض ہے ایک صحیح حدیث میں ۱۱ رکعات دوسری صحیح حدیث میں ۲۱ رکعات اور جبکہ دونوں کے درمیان تعارض آیا تو استدلال کرنا ان سے ساقط ہو گیا۔ تو اس کے پاس گیارہ تراویح کے لئے دلیل نہیں تو کہاں ہے بھاگنا۔

وكذلك اقول ان الالباني يريد الاضطراب في رواية ابن خصيفة مع ان الاضطراب واقع في رواية محمد بن يوسف لان الامام مالك يروي عن محمد بن يوسف عن السائب ابن يزيد انه قال امر عمر بن الخطاب ابي بن كعب وتميما الداري ان يقوما للناس باحدى عشرة ركعة

- وروى ابوبكر بن شيبة ...... عن محمد بن يوسف ان السائب اخبره ان عمر جمع الناس على ابي وتميم فكانا يصليان احدى عشرة ركعة -
- وروى سعيد بن منصور.... عن محمد بن يوسف (انه قال) سمعت السائب بن يزيد يقول كنا نقوم في زمان عمر بن الخطاب باحدى عشرة ركعة -
- واخرج المروزي ..... عن محمد بن يوسف عن جده السائب بن يزيد قال كنا نصلي في زمن عمر بن الخطاب في رمضان ثلاث عشرة ركعة -
- وروى عبد الرزاق من طريق داؤد بن قيس عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد

اور اسی طرح میں کہتا ہوں کہ البانی ابن خصیفہ کی روایت میں اضطراب ثابت کرتا ہے حالانکہ اضطراب تو محمد بن یوسف کی روایت میں ہے اس لئے کہ امام مالک محمد بن یوسف سے وہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو امر کیا تھا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھائیں۔

- اور ابوبکر بن شیبہ .... محمد بن یوسف سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے محمد بن یوسف کو خبر دی تھی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعب اور تمیم داری کو جمع کیا اور وہ گیارہ رکعات ان کو پڑھاتے تھے۔
- اور سعید بن منصور نے .... محمد بن یوسف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے سائب بن یزید سے سنا ہے اور وہ فرماتے تھے کہ ہم زمانہ عمر بن خطاب میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔
- اور مروزی نے ... محمد بن یوسف سے اس نے اپنے دادا سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ ہم زمانہ عمر بن خطاب میں ۱۳ رکعات پڑھتے تھے۔
- اور عبدالرزاق نے طریقہ داؤد بن قیس محمد بن یوسف سے اس نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے۔

ان عمر جمع الناس فی رمضان علی ابی بن کعب ... وعلی تمیم الداری علی احدی وعشرین ركعة يقرأون بالمئين وينصرفون عند فروع الفجر

(هكذا صورته)

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ

محمد بن یوسف

مالك	يحيى القطان	عبدالعزيز	ابن اسحاق	عبدالرزاق
عن محمد بن يوسف	عن محمد بن يوسف	عن محمد بن يوسف	عن محمد بن يوسف	عن محمد بن يوسف
عن السائب بن يزيد	ان السائب اخبره	سمعت السائب	عن جده السائب بن يزيد	عن السائب بن يزيد
امر عمر بن الخطاب	ان عمر	يقول كنا نقوم	كنا نصلي	ان عمر جمع الناس في
ان يقوما للناس	جمع الناس	في زمان عمر	في زمن عمر	رمضان على
با (11) ركعة	على (11) ركعة	با (11) ركعة	۱۳ ركعة	۲۱ ركعة
موطا ۹۲	المصنف ۲/۳۹۱	فتح الباری ۲۵۳/۴	قيام الليل ۲۰۰	المصنف رقم ۷۷۳۰

کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں لوگوں کو ابی بن کعب اور تمیم داری پر اکیس رکعات پر جمع کیا ہے اور کتنے سو آیات پڑھتے تھے اور طلوع فجر سے قبل واپس آتے تھے۔

نقشہ اس کا یہ ہے۔

سائب بن یزید رضی اللہ عنہما

محمد بن یوسف

مالک	یحیی	عبدالعزیز	ابن اسحاق	عبدالرزاق
محمد بن یوسف	محمد بن یوسف	محمد بن یوسف	محمد بن یوسف	محمد بن یوسف
سائب بن یزید	سائب بن یزید نے بتلایا ہے	میں نے سائب بن یزید سے سنا ہے	اپنے دادے سائب بن یزید سے	سائب بن یزید نقل کرتے ہیں
گیارہ رکعات پر امر کیا تھا	کہ عمر نے لوگوں کو گیارہ پر جمع کیا تھا	کہ ہم زمانہ عمر میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے	تیرہ رکعات نقل کرتے ہیں	کہ عمر رضی اللہ نے لوگوں کو رمضان میں ۲۱ رکعات پر جمع کیا تھا
موطا ۹۲	المصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۱	فتح الباری ۲۵۳/۴	قیام اللیل مروزی ۲۰۰	المصنف عبدالرزاق رقم ۷۷۳۰

ف الائمة الثلاثة يروون عن محمد بن يوسف احدى عشرة ركعة مختلفين في الالفاظ والكيفية اشد الاختلاف

واما تلميذه الرابع فهو يروي عنه ثلاث عشرة ركعة

واما الخامس فهو يروي احد وعشرين ركعة

تثبت الاضطراب في حديث محمد بن يوسف واما رواية ابن خصيفة محفوظة من مثله لتدبر وتدرب .... والتفصيل سيجيئ انشاء الله تعالى فانتظر

● واما قول الالباني بان محمد بن يوسف ابن اخت السائب بن يزيد فهو لاجل قرابته اعرف بروايته من غيره فهو قول باطل مردود عليه بوجوه اما اولا فانه اخترع قانونا جديدا بدون قائمة ونشه ما قال به احد من ائمة النقاد بان القرب ايضا من المرجحات لتوثيق الحديث .

● تو پہلے تین ائمہ حدیث محمد بن یوسف سے گیارہ رکعات نقل کرتے ہیں لیکن الفاظ اور کیفیت میں شدید اختلاف ہے ۔

● اور چوتھا شاگرد تیرہ رکعات محمد بن یوسف سے نقل کرتے ہیں ۔

● پانچواں شاگرد اکیس رکعات نقل کرتے ہیں تو محمد بن یوسف کی حدیث میں اضطراب ثابت ہو گیا اور ابن خصیفہ کی روایت اس جیسے اضطراب سے محفوظ ہے ۔ فکر اور تجربہ کر ۔

● اور البانی کا یہ قول کہ محمد بن یوسف سائب بن یزید کا بھانجا ہے تو یہ قرابت کی وجہ سے اس کی روایت کو دوسروں سے زیادہ جانتے ہیں تو یہ اس پر چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے ۔

اول اس لئے کہ اس نے اپنی طرف سے نیا قانون ایجاد کیا جو بے بنیاد ہے ۔

اس قانون پر کسی نے قول نہیں کیا ہے کہ قریب ہونا بھی حدیث کے لئے مرجحات سے ہے ۔

واما ثانیاً فان هذا القول مردود بالحدیث الصریح .. حیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبلغ الشاهد الغائب فان الشاهد عسی ان یبلغ من هو اوعی منہ لہ الخ ولما کان یمکن ان یکون الغائب اوعی من حاضر فکذا یمکن ان یکون البعید نسباً اعرف واحفظ من قریب فتدبر۔

اما ثالثاً فان الحافظ ابن عبد البر قال ان ابن خصیفة ابن اخی السائب بن یزید کما مر مفصلاً بحوالہ سیر اعلام النبلاء وتهذیب الکمال وتهذیب التهذیب فهو اقرب منه فی النسب فلا حاجة الی اللهو واللعب فحصل المطلوب۔

واما قوله بانه موافق لما روته عائشة رضی اللہ عنها بان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان لا یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة فهو مردود علیه لان هذا الحدیث فی بیان التهجد والکلام بیننا وبینکم فی التراویح۔

- دوم یہ قول صریح حدیث کی وجہ سے مردود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حاضر غائب کو پہنچائے بسا اوقات غائب حاضر سے حدیث کا زیادہ حافظ ہوگا الحدیث تو جب غائب حاضر سے زیادہ حافظ ہو سکتا تو اس طرح ممکن ہے کہ نسب میں بعید زیادہ قریب سے حافظ ہوگا۔ تفکر کر۔
- سوم حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ ابن خصیفہ سائب بن یزید کا بھتیجا ہے جیسا کہ سیر اعلام النبلاء، اور تہذیب الکمال اور تہذیب کے حوالے سے گذر چکا ہے تو یہ نسب میں اس سے زیادہ قریب ہوگیا تو فضول باتوں کی ضرورت نہیں تو مطلوب ثابت ہوگیا
- اور یہ قول کہ اس کا قول اس حدیث کے موافق ہے جس میں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے تو یہ قول اس پر مردود ہے کیونکہ یہ حدیث تہجد کے بارے ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان گفتگو تراویح میں ہے ۔

لانه ورد فی هذا الحدیث لایزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرۃ رکعۃ فهل یقول الالبانی بالتراویح فی غیر شهر رمضان وان لم یکن قائلا فقد ثبت خلاف الالبانی عن الحدیث الصحیح. علاوۃ ان هذا الحدیث یدل علی نفی الزیادۃ علی احدی عشرۃ رکعۃ مع ان عائشۃ رضی الله عنها تقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ فوقع التعارض بین الحدیثین کما سیجیئ انشاء الله تعالی متصلۃ فلا یصح منه الاستدلال فتدبر.

ایها الاخ الکریم انی قد وضحت لك بان یزید بن خصیفۃ ثقۃ ثبت حجۃ وثقه الائمۃ النقاد فلا یصح علیه جرح الالبانی ذی العناد... فالروایۃ المذکورۃ صحیحۃ بلا شك کما لا یخفی علی ذوی الابصار

اس لیے کہ اس حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے تو کیا البانی رمضان کے بغیر تراویح پڑھنے کے قائل ہیں۔ اگر قائل نہیں تو البانی کا خلاف صحیح حدیث سے ثابت ہوا۔

- علاوہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ گیارہ سے زائد نہیں پڑھنا چاہیے اور اس کے باوجود عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات پڑھتے تھے تو اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں فکر کر

- اے میرے محترم بھائی میں نے آپ پر واضح کیا کہ یزید بن خصیفہ ثقہ ثبت حجت ہے اور تنقید کرنے والے علماء نے اس کی توثیق کی ہے اور البانی عناد والے کی جرح اس پر صحیح نہیں ... تو مندرجہ بالا روایت بلاشک وشبہ صحیح ہے جیسا کہ بصیرت والوں پر پوشیدہ نہیں۔

Scanned by PDFer

عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہما[1] قال کانوا یقومون علی عھد

[1] قال شیخ الاسلام الامام البخاریؒ ... عن السائب حج بی ابی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن سبع سنین۔ التاریخ الکبیر ۴/۱۵۱

- ذکر الامام الحافظ الطبرانیؒ احادیث السائب بن یزید مما اسندھا فی معجمہ الکبیر ۷/۱۷۲ الی ۱۸۱ من المجلد الرابع رقم ۶۶۴ الی ۶۶۶۵ وقال انہ مات السائب بن یزید احدی وتسعین ویقال توفی سنۃ اثنتین وثمانین۔
- قال الحافظ ابن عساکرؒ السائب بن یزید لہ صحبۃ وذکرابن سعد فی الطبقۃ الخامسۃ ممن قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھم احداث الاسنان قال وقد رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحفظ عنہ وکانت ولادتہ فی اول السنۃ الثالثۃ من الھجرۃ۔ تھذیب تاریخ دمشق الکبیر ۶/۶۳ و ۶۴

(یزید بن خصیفہ) سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

[1] شیخ الاسلام امام بخاری فرماتے ہیں کہ سائب سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اپنے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حالت میں حج کیا کہ میں سات سال کا تھا۔ تاریخ کبیر ۴/۱۵۱

- حافظ طبرانیؒ ... سائب بن یزید کی مسند روایات معجم کبیر میں ۷/۱۷۲ تا ۱۸۱ مجلد رابع رقم ۶۶۴ تا ۶۶۶۵ ذکر کئے ہیں ، فرماتے ہیں کہ سائب بن یزید کی وفات ۹۱ھ میں ہوئی اور کہا جاتا ہے کہ ۸۲ھ میں ہوئی۔
- حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ سائب بن یزید کے صحبت ہے اور ابن سعد نے پانچویں طبقہ میں اس کو ان لوگوں سے شمار کیا ہے جو جوان تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے (حدیث) حفظ کی ہے اور اس کی ولادت تیسرے سال ہجری کی ابتداء میں ہوئی تھذیب تاریخ دمشق الکبیر ۶/۶۳ و ۶۴

• قال الحافظ الذهبیؒ ... السائب بن یزید ... قال السائب حج بی أبی مع النبی صلی الله علیه وسلم وانا ابن سبع سنین قلت له نصیب من صحبة ورواية • طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۳/۴۳۷ و ۴۳۸

• قال الحافظ العسقلانیؒ هو اخر من مات بالمدینة من الصحابة رضی الله عنهم۔ تقریب التهذیب ۱۱۶

• طالع التفصیل فی الکتب التالیة :

طبقات ابن سعد ۲/۳۸۳ و ۴/۳۶۱ • مشاهیر علماء الامصار ۲۹ رقم ۱۴۱ لابن حبان •

• اسد الغابة ۲/۲۵۷ • الاصابة ۲/۱۲ • الاستیعاب علی حاشیة الاصابة ۲/۱۰۶

• المعرفة والتاریخ ۱/۳۵۸ • الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۲۰۲ • تاریخ خلیفة ابن خیاط ۲۸۰

• تهذیب الاسماء واللغات ۱/۲۰۸ • جمهرة انساب العرب ۴۲۸ • تهذیب الکمال ۴/۴۶۴

• خلاصة تذهیب الکمال ۱۳۲ • شذرات الذهب ۱/۹۹

• ثقات ابن حبان ۳/۱۷۱ و ۱۷۲ وقال مات سنة احدی وتسعین وهو ابن سبع وثمانین سنة

• طالع قصة عجیبة فی تاریخ الثقات ۱۷۶ للحافظ احمد بن عبد الله العجلی المتوفی سنة ۲۶۱ھ

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - السائب بن یزید ... سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں حج کیا جبکہ سات سال کا تھا ۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو صحبت اور روایت دونوں سے حصہ ملا ہے ۔ تفصیل سیر اعلام النبلاء ۳/۴۳۷ و ۴۳۸ میں مطالعہ کریں

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہ اخیری ہے جو مدینہ منورہ میں وفات پاگئے ہیں - مطالعہ کریں تقریب التہذیب ۱۱۶/ ۲۲۹۳

نوٹ: تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں ۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں -

عمر رضی اللہ عنہ [1] فی شہر رمضان عشرین رکعۃ قال وکانوا یقرأون بالمئین

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطن سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک ۔ صحیح البخاری ۱/۵۲۰

- عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رأیت الناس عرضوا علی وعلیہم قمص فمنہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر وعلیہ قمیص اجترہ قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال الدین البخاری ۱/۵۲
- قال الحافظ علی المدینی ۔ قضاۃ الامۃ اربعۃ ، عمر وعلی وزید ، وابو موسی الاشعری رضی اللہ عنہم علل الحدیث ۱۴ وطالع ۴۰

مہینہ رمضان میں زمانہ عمرؓ میں بیس رکعات پڑھا کرتے تھے اور کئی سو آیات پڑھا کرتے تھے ۔

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے خطاب کے بیٹے ۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جب تم سے شیطان کسی راستہ میں چلتے ہوئے ملتا ہے تو وہ تمہارے راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلنے لگتا ہے صحیح بخاری ۱/۵۲۰

- ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو میرے سامنے لایا جا رہا ہے اور سب لوگ کرتے پہنے ہوئے تھے جن میں بعض کے کرتے تو سینے تک پہنچتے تھے اور بعض کے اس سے نیچے پھر میرے سامنے عمرؓ کو لایا گیا کہ جو اتنا لمبا کرتا پہنے ہوئے تھے کہ زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتے تھے لوگوں (صحابہ) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر کی فرمایا دین (بخاری ۱/۵۲۱)
- حافظ علی المدینی فرماتے ہیں امت کے قاضی چار ہیں عمر ، علی ، زید ، ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہم علل الحدیث ۱۴

• قال الحافظ الذهبیؒ - امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ۔ الفاروق وزیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن اید اللہ بہ الاسلام وفتح بہ الامصار وھو الصادق المحدث الملھم الذی جاء عن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو کان بعدی نبی لکان عمر الذی

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں، امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الفاروق وزیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تائید کی ہے اور اس نے شہروں کو فتح کیا اور یہ سچا صاحب الہام وہ شخص ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا ہے اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے

فرّ منه الشيطن واعلى به الايمان واعلن الاذان ..... عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه فيا اخى ان احببت ان تعرف هذا الامام حق المعرفة فعليك بكتابى نعم السمر فى سيرة عمر فانه فارق بين المسلم والرافضى فوالله ما يبغض من عمر الا جاهل داكص او رافضى فاجر استشهد امير المؤمنين عمر فى اواخر ذى الحجة من سنة ثلاث وعشرين وعاش نحوا من ستين سنة فمنهم من يقول عاش خمسين سنة والارجح انه عاش ثلاثا وستين سنة رضى الله عنه .. تذكرة الحفاظ ١/٥ الى ٨

(طالع مناقب امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه فى الكتب التالية)

- الكتاب المصنف فى الاحاديث والآثار ٢/ ٢١ للحافظ ابن ابى شيبة .
- تاريخ خليفة بن خياط ١٥٢ ● المعرفة والتاريخ ١/ ٤٥٥

یہ وہ شخص ہے کہ جس سے شیطان بھاگتا تھا اور اس کے ساتھ ایمان بلند کیا اور اذان برسرِ عام کی۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق کو اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر بنایا ہے اے میرے بھائی اگر اس امام کی معرفت چاہتے ہیں جیسا کہ حقیقت ہے تو میری کتاب نعم السمر فی سیرۃ عمر کا مطالعہ آپ پر لازمی ہے کیونکہ یہ مسلمان اور رافضی میں فرق بتلا دیتا ہے۔ خدا کی قسم کہ عمرؓ سے اعراض نہیں کرے گا مگر جاہل حق سے مائل ہونے والا آدمی یا رافضی فاجر اعراض کرے گا امیر المؤمنین شہید ہو گئے ہیں ذی الحجہ کی آخر سن ۲۳ھ میں اور زندہ رہے ساٹھ سال اور بعض پچاس کہتے ہیں اور صحیح بات یہ ہے کہ زندہ رہے ۶۳ سال رضی اللہ عنہ۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۵ تا ۸

مطالعہ کریں مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مندرجہ ذیل کتابوں میں

- الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار ۲/ ۲۱
- تاریخ خلیفہ بن خیاط ۱۵۲ ● المعرفۃ والتاریخ ۱/ ۴۵۵

• المعجم الكبير للحافظ الطبرانی ۱/۱۹ و ۳۹۹ رقم ۵۰ و ۱۰۷۷

• مشاہیر علماء الامصار ۵ • الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۳/۲۶۷

• اخبار القضاۃ ۱/۱۰۵ للامام وکیع محمد بن خلف المتوفی سنۃ ۳۰۶ھ • مروج الذہب ۲/۳۱۲ و ۳۲۳

• اسد الغابۃ ۴/۱۴۵ فی نسخۃ اخری ۴/۵۲ • الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۳۳۸

• الاصابۃ ۲/۵۱۸ • المعارف لابن قتیبۃ ۷۷ • الاستیعاب ۲/۴۵۸، صفۃ الصفوۃ ۱/۲۸۰ الی ۲۹۳

• تاریخ الاسلام وطبقات المشاہیر والاعلام ۳/۱۴۳ للحافظ الذہبی

• الفقیہ والمتفقہ ۲/۱۳۹ للحافظ البغدادی • دقائق التفسیر ۶/۳۱ للشیخ الاسلام ابن تیمیۃ

• المستدرک ۳/۸۱ الی ۹۵ • نہایۃ البدایۃ ۱/۱۰ للحافظ ابن کثیر

• المختصر فی اخبار البشر ۱/۱۵۹ للحافظ ابن کثیر • تفسیر ابن کثیر ۱/۴۲۰ و ۲/۱۰۵ و ۲۷۸ • و ۴/۱۱۲ • الکامل فی التاریخ ۲/۲۶ الی ۳۴

• مقدمۃ ابن خلدون ۱۹۲، ۳۶۱، ۴۰۱، ۵۸۰، ۸۷۶

• الالمام ۶/۳۹ للامام محمد بن القاسم المتوفی سنۃ ۷۷۵ھ

• ریاض الصالحین ۲۵۲ • الریاض المستطابہ ۱۴۹ للامام یحییٰ بن ابی بکر المتوفی سنۃ ۸۹۳ھ

• حلیۃ الاولیاء ۱/۳۸ الی ۵۵

• ثقات العجلی ۳۵۶ رقم ۱۲۲۵ • ثقات ابن حبان ۲/۱۹۰ الی ۲۴۱

نوٹ: برائے مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

وكانوا يتوكئون على عصيّهم في عهد عثمان بن عفان رضي الله عنه [1]

---

[1] روى الإمام البخاري ... (وفيه) قال النبي صلى الله عليه وسلم من يحفر بئر رومة فله الجنة فحفرها عثمان وقال من جهز جيش العسرة فله الجنة فجهزه عثمان

- عن أبي موسى أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل حائطا وأمرني بحفظ باب الحائط فجاء رجل يستأذن فقال ائذن له وبشره بالجنة فإذا أبو بكر ثم جاء آخر يستأذن فقال ائذن له وبشره بالجنة فإذا عمر ثم جاء آخر يستأذن فسكت هنيهة ثم قال ائذن له وبشره بالجنة على بلوى ستصيبه فإذا عثمان بن عفان . صحيح البخاري ١/٥٢٢
- قال الحافظ الذهبي : أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله عنه ذو النورين ومن تستحي منه الملائكة ومن جمع الأمة على مصحف واحد ومن افتتح نوابه إقليم خراسان وإقليم المغرب وكان من السابقين الصادقين القائمين

اور عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اپنی لاٹھیوں پر تکیہ لگایا کرتے تھے [1]

---

[1] امام بخاری فرماتے ہیں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے چاہ رومہ کھدوایا اس کے لئے جنت ہے اور اس کو حضرت عثمان نے کھدوایا اور جس نے جیش عسرت کا سامان درست کیا اس کے لئے جنت ہے اور اس کا تمام سامان حضرت عثمان نے تیار کیا تھا ۔

- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ کو دروازے کی حفاظت کا حکم دیا پھر ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت طلب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اجازت دے دو اور اس کو جنت کی بشارت بھی دیدو اور دروازہ کھول کر میں نے دیکھا) تو وہ ابوبکرؓ تھے پھر ایک اور شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا اس کو بھی آنے کی اجازت دو اور اس کو بھی جنت کی بشارت دو (دروازہ کھول کر میں نے دیکھا) تو وہ حضرت عمر تھے پھر ایک اور شخص نے اجازت مانگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس کو آنے کی اجازت دو اور اس کو جنت کی بشارت دو اس مصیبت پر جو اس کو پہنچے گی (دیکھا تو وہ عثمان تھے صحیح البخاری ١/٥٢٢
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذوالنورین جس سے فرشتے حیا کرتے تھے اور جس نے امت کو قرآن پر جمع کیا اور جس نے خراسان اور مغرب کی ولایات فتح کیں ہیں اور یہ سابقین صادقین قائمین

الصائمين المنفقين في سبيل الله وممن شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة وزوجه بابنتيه رقية وام كلثوم رضي الله عنهم اجمعين .

صائمین اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے والوں سے تھے ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جنت کی بشارت دی تھی اور دو لڑکیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا (اول کی وفات کے بعد) دی تھی رضی اللہ عنہم اجمعین ۔



هاجت رؤوس الفتنة والشر واحاطوا به وحاصروه ليخلع نفسه من الخلافة وقاتلوه قاتلهم الله لمصيره وكف نفسه وعبيده حتى ذبح صبرا فى داره والمصحف بين يديه وزوجته نائلة عنده وتسور عليه اربعة انفس قتله سودان بن حمران (قاتله الله) يوم الجمعة ثامن عشر ذى الحجة سنة خمس وثلاثين وكانت خلافته اثنتى عشرة سنة وعاش بضعا وثمانين سنة . تذكرة الحفاظ ١/٨ و ٩ • طالع مناقب امير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله عنهم

• معرفة القراء الكبار ١/٢٤ للحافظ الذهبى • تاريخ خليفة بن خياط ١٥٦ • الاستيعاب ٣/٦٩

• المعرفة والتاريخ ١/٢٧١ • الجرح والتعديل ٦/١٦٠ • المستدرك ٣/٩٥ الى ١٠٧

• المعجم الكبير ١/٣٠ و ١٨٩ للطبرانى • غريب الحديث لابن قتيبة ٢/٦٣

• تاريخ الاسلام ٣/٧٧ للحافظ الذهبى • الكامل لابن الاثير ٣/٩١ الى ٩٨

• اسد الغابة ٣/٣٧٦ • مروج الذهب ٢/٣٤٠ و ٣٤١ • الاصابة ٢/٤٦٣

• رياض المستطابة ١٥٩ • تفسير ابن كثير ٤/٤٧ • جامع الاصول ٨/٦٣٢

• البداية والنهاية ٥/٤ • المختصر فى اخبار البشر ١/١٦٦ • تتمة المختصر ١/٢٨٨ لابن الوردى • نهاية البداية والنهاية ١/١١ • شذرات الذهب ١/٤٠

• المعارف ٨٢ لابن قتيبة • الكنى والاسماء للدولابى ٨ • تهذيب الكمال ٩١٥ الى ٩١٧ للمزى • حلية الاولياء ١/٥٥ الى ٦١ • ثقات العجلى ٣٢٨

• ثقات ابن حبان ٢/٢٤٢ الى ٢٦٦

اور فتنہ اور فساد برپا ہوگیا اور اس پر احاطہ کیا اور اس کو بند کیا تاکہ خلافت چھوڑ دیں، اور آپ کے ساتھ قتال کیا اور اس نے اپنے آپ کو اور غلاموں کو روکا یہاں تک کہ آپ صبر کرتے ہوئے ذبح ہوگئے اور قرآن کریم آپ کے ہاتھ میں تھا اور آپ کی بیوی حضرت نائلہ آپ کے پاس بیٹھی تھی اور چار آدمی دیوار سے اندر چلے گئے تھے اور آپ کو سودان بن حمران (اللہ تعالیٰ اس کو قتل کریں) نے بروز جمعہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ میں قتل کیا اور آپ کی خلافت بارہ سال تھی۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۸ و ۹

نوٹ: مناقب حضرت امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لئے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

من شدة القيام [1]

---

[1] السنن الکبری ۲/۴۹۶ • قیام اللیل للمروزی ۲۰۰ • عمدة القاری ۷/۱۷۸
• المهذب فی اختصار السنن الکبیر ۲/۴۶۱ • الحاوی للفتاوی ۱/۳۵۰
• وقال الامام النووی واحتج اصحابنا بما رواه البیهقی وغیره بالاسنا ما لصحیح عن السائب بن یزید ..... طالع المجموع شرح المهذب ۴/۳۳ • شرح روض الطالب من اسنی المطالب ۱/۲۰۰ • شرح المنهج ۱/۴۸۹ فتح القدیر لابن الهمام ۱/۴۰۷
• مرقات المفاتیح ۲/۱۷۴ و ۱۷۵ • ارشاد الساری ۳/۴۲۶
• تحفة الاخیار فی احیاء سنة الابرار ۱۹۶ مجموع الرسائل الثمانیة
• وقال محقق سیر اعلام النبلاء هذا اسناد صحیح رجاله کلهم عدول ثقات حاشیة ۱ علی ۱/۴۰۱

زیادہ کھڑے ہونے کی وجہ سے [1]

(نوٹ) اس روایت کے لئے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

والثانی منہا ما روی الامام مالکؒ [1]

---

[1] قال شیخ الاسلام البخاری ... قال الشافعیؒ اذ ذکر العلماء فمالک النجم التاریخ الکبیر ۷/ ۳۱۰
• قال ... حدثنی عبد اللہ بن سفیان قال مالک امام التاریخ الصغیر ۱/ ۲۲۰
• قال الحافظ الذہبیؒ مالک .... الامام ہو شیخ الاسلام حجۃ الامۃ امام دار الہجرۃ ابو عبد اللہ مالک بن انس ... عن ابن عیینۃ قال مالک عالم الحجاز وہو حجۃ زمانہ وقال الشافعی وصدق وبر اذا ذکر العلماء فمالک النجم۔ (ثم قال الذہبی) قلت قد کان لہذا العمری علم وفقہ جید وفضل وکان قوالا بالحق امارا بالمعروف منعزلا عن الناس
راجع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۵/ ۴۸ الی ۵۸ • تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۲۰۷
• الکاشف ۳/ ۹۹

دوسری دلیل ان میں سے (بیس تراویح کی اثبات کے لئے) وہ ہے جو امام مالکؒ نے روایت کی ہے

---

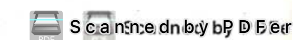
[1] شیخ الاسلام امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ جب علماء کا ذکر کیا جائے تو مالک ستارہ ہے تاریخ کبیر ۷/ ۳۱۰
• فرماتے ہیں .. عبد اللہ بن سفیان نے کہا ہے کہ مالک امام ہے تاریخ صغیر ۱/ ۲۲۰
• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ مالک شیخ الاسلام حجۃ الامت امام دار الہجرہ ابو عبد اللہ مالک بن انس ہے۔ ابن عیینہ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا ہے مالکؒ حجاز کا عالم اپنے زمانہ کا حجت ہے امام شافعیؒ نے سچ فرمایا ہے کہ جب علماء کا ذکر کیا جائے تو مالکؒ ستارہ ہے (پھر ذہبیؒ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں مجھے اپنی عمر خالق کی قسم کہ اس کا علم اور فقہ جید ہے اور حق بیان کرنے والا تھا۔ لوگوں سے گوشہ نشین تھے اور امر بالمعروف کہنے تھے۔ تفصیل دیکھیں سیر اعلام النبلاء ۵/ ۴۸ تا ۵۸۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۲۰۷ • کاشف ۳/ ۹۹

• قال الحافظ ابن الجوزیؒ۔ من الطبقة السادسة من اهل المدينة مالك بن انس ... عن حنبل بن اسحاق قال سالت ابا عبد الله عن مالك فقال مالك سيد من سادات اهل العلم وهو امام فی العلم والفقه ثم قال ومن مثل مالكؒ متبع لآثار من تقدم مع عقل وادب ومسانيد مالك اشهر من ان تذكر وهو النجم الثاقب فی اهل النقل۔

صفة الصفوة ۲/۱۷۷ الی ۱۸۱ • طالع تهذيب الكمال ۱۲۹۶ للحافظ المزی

• حافظ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں چھٹے طبقہ اہل مدینہ سے مالکؒ بن انس ہے۔ حنبل بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے مالکؒ کے متعلق پوچھا تو اُس نے فرمایا کہ مالکؒ علماء کے سرداروں سے ہیں علم اور فقہ میں وہ امام ہیں۔ اور مالکؒ جیسے عقل اور ادب سے ساتھ آثار کے متبع ہیں، اور مالکؒ کے مسند روایات مشہور ہیں۔ اور نقل میں چمکتا ہوا ستارہ ہے۔

صفۃ الصفوۃ ۲/۱۷۷ تا ۱۸۱ • مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۲۹۶



وقال الحافظ ابن کثیرؒ - الامام مالک هو اشهرهم هو احد الائمة الاربعة اصحاب المذاهب المتبوعة قال سفیان بن عیینة ماکان اشد انتقاده للرجال وقال یحیی بن معین کل من روی عنه مالک فهو ثقة - .. البدایة والنهایة ۱۰/۱۷۴

• قال الحافظ العسقلانیؒ .. مالک بن انس احد اعلام الاسلام امام دار الهجرة .. قال ابن سعد عن مصعب بن الزبیری الی احفظ الناس لموت مالک مات فی صفر تسع و سبعین و مائة و مالک کان ثقة مامونا ثبتا ورعاً فقیها عالما حجة - قلت وقال حرملة عن الشافعیؒ - امام حجه الله تعالی علی خلقه بعد التابعین -

تهذیب التهذیب ۱۰/۵ الی ۹ • طالع التفصیل فی الکتب التالیة

• انساب العرب لابن حزم ۱/۴۳۵ • طبقات الفقهاء لابی اسحٰق الشیرازی ۵۳
• تاریخ خلیفة ۴۲۵ • الانساب ۱/۲۸۰ للسمعانی • مشاهیر علماء الامصار ۱۴۰
• معارف بن قتیبة ۴۹۸ • الکامل ۵/۱۰۱ لابن الاثیر • تهذیب الاسماء و اللغات ۲/۷۵ • اللباب ۱/۶۹ • الفهرست للندیم ۲۵۱ • مفتاح السعادة ۲/۴۲ • وفیات الاعیان ۴/۱۳۵ • علل ابن المدینی ۲۴ و ۵۱
• غایة النهایة فی طبقات القرآء ۲/۳۵ • حلیة الاولیاء ۶/۳۱۶
• ترتیب المدارک ۱/۱۰۲ • الرسالة المستطرفة ۱۳ • مروج الذهب ۲/۲۵۰
• النجوم الزاهرة ۲/۹۶ • مقدمة ابن خلدون ۷۹۲ • ارشاد الساری ۱/۷
• الامصار ذوات الآثار للذهبیؒ ۱۵۵ • کشف الظنون ۲/۱۹۰۷

• حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں امام مالکؒ ان میں سے مشہور چار مذاہب متبوعہ میں سے ایک امام ہے ۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ ناقد الرجال تھے یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ جس سے مالک روایت کریں وہ ثقہ ہیں البدایہ والنہایہ ۱۰/۱۷۴
• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں مالک بن انس ائمہ اسلام اور دار الہجرت کا ایک امام ہے ۔ ابن سعد مصعب بن الزبیری سے نقل کرتے ہیں کہ انکی وفات صفر ۱۷۹ھ میں ہوئی اور مالک ثقہ ثبت پرہیزگار فقیہ عالم حجۃ تھے (حافظ فرماتے ہیں) کہ حرملہ نے امام شافعیؒ سے نقل کیا ہے کہ مالک تابعین کے بعد اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر حجت ہیں مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۰/۵ تا ۹

نوٹ ۔ تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں دوبارہ نقل کرنے کی ضرورت نہیں ۔

عن يزيد بن رومان [1] انه قال كان الناس يقومون فى زمان

[1] قال الحافظ ابن ابى حاتم - يزيد بن رومان - روى عن سالم بن عبد الله وعروة بن الزبير. وعنه مالك بن انس - ذكره ابى عن اسحاق بن منصور عن يحيى بن معين قال يزيد بن رومان ثقة الجرح والتعديل ۹/۲۶۰

- قال الحافظ ابن حبان - يزيد بن رومان - من قراء اهل المدينة مات سنة ثلاثين و مائة. مشاهير علماء الامصار ۱۳۵ رقم ۱۰۶۷
- ذكره فى الثقات ۷/۶۱۵
- قال الحافظ الذهبى - يزيد بن رومان - وهو ثقة ثبت حديثه فى الكتب الستة وهو احد شيوخ نافع فى القراءة وثقه ابن معين وغيره وكان فقيها قارئا محدثا قال ابن سعد كان عالما ثقة كثير الحديث

امام مالک، یزید بن رومان [1] سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ لوگ زمانہ

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں یزید بن رومان سالم بن عبداللہ اور عروہ بن الزبیر سے روایت کرتے ہیں اور اس سے مالک بن انس روایت کرتے ہیں۔ ابو حاتم بواسطہ اسحاق بن منصور یحیی بن معین کا قول نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یزید بن رومان ثقہ ہیں الجرح والتعدیل ۹/۲۶۰

- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ یزید بن رومان اہل مدینہ کے قاریوں سے ہیں ۱۳۰ھ میں وفات پا گئے ہیں۔ مشاہیر علماء الامصار ۱۳۵ رقم ۱۰۶۷
- حافظ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ثقات ابن حبان ۷/۶۰۵
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ یزید بن رومان۔ ثقہ اور ثبت ہیں کتب ستہ میں اسکی حدیثیں ہیں اور قراءۃ میں نافع کے شیوخ سے ہیں اور ابن معین وغیرہ نے توثیق کی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ یہ عالم کثیر الحدیث اور ثقہ ہے۔

معرفة القراء الكبار على الطبقات والاعصار ۱/ ۷۶

• وقال الحافظ الذهبی یزید بن رومان ثقة۔ الکاشف ۳/ ۲٤۲ • صالح العبر ۱/ ۱۳۲

• قال الامام شمس الدین محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ یزید بن رومان ثقة ثبت فقیه قارئ محدث ... وحدیثه فی الکتب الستة وقال ابن معین ثقة - غایة النهایة فی طبقات القراء ۲/ ۳۸۱

معرفة القراء الکبار ۱/ ۷۶

حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ

یزید بن رومان ثقہ ہیں الکاشف ۳/ ۲۴۲

• عبر ۱/ ۱۳۲ مطالعہ کریں۔

• امام شمس الدین محمد بن محمد الجزری متوفی ۸۳۳ھ فرماتے ہیں کہ

یزید بن رومان ثقہ اور ثبت لقیہ قاری ہیں۔ اس کی حدیثیں کتب ستہ میں موجود ہیں۔

• ابن معین کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں۔ غایۃ النہایۃ ۲/ ۳۸۱

- قال الحافظ العسقلانی" یزید بن رومان ثقة من الخامسة - تقریب التہذیب ۳۸۲
- قال الحافظ العسقلانی قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد عن الواقدی وغیرہ مات سنة ثلاثین ومائة وکان عالما کثیر الحدیث ثقة قلت وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین ثقة - تہذیب ۱۱ / ۳۲۵
- قال الحافظ الخزرجی - یزید بن رومان - قال ابن سعد کان عالما ثقة کثیر الحدیث خلاصة تہذیب الکمال ۴۳۰
- قال الامام ابن خلکان - یزید بن رومان - قال یحیی بن معین ثقة وفیات الاعیان ۶/ ۲۷۷
- قال الحافظ المزی - یزید بن رومان - قال النسائی ثقة وذکرہ ابن حبان فی الثقات - طالع التفصیل فی تہذیب الکمال ۱۵۳۲ • والتاریخ الکبیر ۸/ ۳۳۱
- مرأة الجنان ۱/ ۲۷۳ • الجمع بین رجال الصحیحین ۲/ ۵۷۳
- الکامل لابن الاثیر ۵/ ۳۱۶ • شذرات الذہب ۱/ ۱۷۸

- حافظ عسقلانی" فرماتے ہیں: یزید بن رومان ثقہ ہیں پانچویں طبقہ کا ہے۔ تقریب التہذیب ۳۸۲
- اور حافظ" فرماتے ہیں۔ نسائی نے ثقہ کہا ہے ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔ ابن سعد نے واقدی سے سن وفات ۱۳۰ھ بتایا ہے اور کہا ہے کہ عالم کثیر الحدیث اور ثقہ تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اسحاق بن منصور نے ابن معین سے ثقہ نقل کیا ہے۔ تہذیب التہذیب ۱۱/ ۳۲۵
- حافظ خزرجی" فرماتے ہیں۔ یزید بن رومان ابن سعد نے عالم ثقہ کثیر الحدیث کہا ہے۔ خلاصہ تہذیب الکمال ۴۳۰
- امام ابن خلکان فرماتے ہیں یزید بن رومان۔ یحیی بن معین کہتے ہیں ثقہ ہیں وفیات الاعیان ۶/ ۲۷۷
- حافظ مزی فرماتے ہیں یزید بن رومان... نسائی ثقہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے تفصیل مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۵۳۲ • التاریخ الکامل ۸/ ۳۳۱
- مرأة الجنان ۱/ ۲۷۳ • الجمع بین رجال الصحیحین ۲/ ۵۷۳ • الکامل لابن الاثیر ۵/ ۳۱۶
- شذرات الذہب ۱/ ۱۷۸

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بثلاث وعشرین رکعۃ ۔ ؎

؎ الموطا ۹۲/۴۰ • طالع السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶

• قیام اللیل ۲۰۰ للمروزی • عمدۃ القاری ۷/۱۷۸ • معرفۃ القراء الکبار ۱/۷۷
• نہایۃ النہایۃ ۲/۳۸۱ • وفیات الاعیان ۲/۲۷۷ • فتح الباری ۴/۲۵۳
• نیل الاوطار ۳/۵۶ • جامع الاصول ۶/۱۲۳ • ارشاد الساری ۳/۴۲۶
• تنویر الحوالک ۱/۱۳۸ • مصفیٰ مع مسویٰ ۱۷۷ لشاہ ولی اللہ دہلوی
• تحریرات حدیث ۱۴۰/۸۹ لشیخ شیخنا شیخ التفسیر حسین علیؒ
• کشف المغطا شرح الموطا ۹۸ • فتح القدیر لابن الہمام ۱/۴۰۷
• المجموع شرح المہذب ۴/۳۴ • شرح روض الطالب ۱/۲۰۰
• مغنی المحتاج ۱/۲۲۶ • المغنی مع الشرح الکبیر ۱/۷۹۹
• الکافی ۱/۱۹۸ لابن قدامۃ • المبدع شرح المقنع ۲/۱۷
• مطالب اولی النہی ۱/۵۶۳ • مرقات المفاتیح ۲/۱۷۵
• ہامش المقنع ۱/۱۸۷ • فتاوی رشیدیہ ۹۹ للامام الجنجوہیؒ
• تحفۃ الاخیار فی احیاء سنۃ سید الابرار ۱۹۱ مع الرسائل الثمانی للامام عبدالحیؒ
• شرح منتہی الارادات ۱/۲۳۱
• شرح السنۃ ۴/۱۲۰ للامام البغویؒ ۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ۲۳ رکعات پڑھاتے تھے ؎

(نوٹ) یہ روایت مندرجہ بالا کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں ۔ دوبارہ حوالجات لکھنے کی ضرورت نہیں

• اعلم يا اخي وفقني الله وإياك لما يحب ويرضى انه قد تجاهل الالباني و
افترى على الائمة الاعلام حيث قال ومثل هذه الرواية يزيد بن رومان
قال كان الناس يقومون في زمان عمر بن الخطاب في رمضان بثلاث وعشرين
ركعة رواه مالك ١/١٣٨ وعنه الفريابي وكذا البيهقي في السنن ٢/٤٩٦
وفي المعرفة وفيه ضعفه بقوله يزيد بن رومان لم يدرك عمر وكذا ضعفه النووي في
المجموع ٤/٣٣ رواه البيهقي ولكنه مرسل فان يزيد بن رومان لم يدرك عمرؓ وكذا
ضعفه العيني بقوله في عمدة القاري شرح صحيح البخاري ٥/٣٥٧ سنده منقطع فهذه
الرواية ضعيفة لانقطاعها بين ابن رومان وعمر فلا حجة فيها سيما وهي مخالفة
للرواية الصحيحة عن عمر في امره بالاحدى عشرة ركعة (رسالة ٥٣ و ٥٤)

• اقول قوله باطل مردود لانه افترى على الائمة الاعلام لان الامام البيهقي ذكر اولاً
رواية السائب بن يزيدؓ بالاسناد الصحيح ثم ذكر رواية يزيد بن رومان ثم بين التوفيق

جان لو کہ میرے بھائی مجھ کو اللہ تعالیٰ سمجھے اور تجھ کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائے جس پر وہ راضی ہوتا ہے کہ البانی نے جہالت
کا ارتکاب کرکے بڑے بڑے علماء کرام پر افترا کیا ہے ، ایسا کہا ہے کہ اس روایت جیسے یزید بن رومان کی روایت بھی
ضعیف ہے کہ لوگ زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ۲۳ رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے مالک ۱/۱۳۸
میں روایت کی ہے اس سے فریابی نے اور بیہقی نے سنن کبریٰ ۲/۴۹۶ اور معرفہ میں اس کو ضعیف بتایا ہے
اس کے ساتھ یزید بن رومان نے عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ اسی طرح سے نووی نے مجموع
۴/۳۳ میں کہ بیہقی نے اس کو روایت کی ہے لیکن مرسل ہے اس لئے کہ یزید بن رومان عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ
نہیں پایا اسی طرح عینی نے شرح بخاری ۵/۳۵۷ میں ضعیف کہا ہے کہ اس کی سند منقطع ہے تو یہ روایت
ضعیف ہے اس لئے کہ درمیان یزید بن رومان اور عمر رضی اللہ تعالیٰ انقطاع ہے تو اس روایت کو بطور حجت
پیش نہیں کر سکتے اور خاص کر یہ اس گیارہ رکعات کی روایت سے بھی معارض جس میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ
نے گیارہ رکعات کا امر کیا ہے (رسالہ الالبانی ۵۳ و ۵۴)

• میں کہتا ہوں کہ البانی کا قول باطل اور مردود ہے کیونکہ اس نے بڑے بڑے علماء پر افترا کیا ہے اس لئے کہ امام
بیہقی نے اولاً سائب بن یزید کی صحیح روایت ذکر کی ہے پھر یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے پھر

بين الروايتين والرواية التي ذكر فيها احدى عشرة ركعة وقال و يمكن الجمع بين الروايتين فانهم كانوا يقومون باحدى عشرة ركعة ثم كانوا يقومون بعشرين ركعة ... وان كانت هذه الرواية ضعيفة عند البيهقي فاي حاجة الى التطبيق بل ينبغي له ان يصرح بتضعيف هذه الرواية بانها ضعيفة لكنه ما قال و ما ضعف هذه الرواية سبحنك هذا بهتان عظيم واما كون هذه الرواية منقطعة فليس هذا مستلزما لضعفها بقانون الالباني لانه يقول في الاحاديث الصحيحة تحت رقم ۱۸۳ واسناده صحيح رجاله كلهم ثقات وهو وان كان موقوفا فهو في حكم المرفوع لانه لا يقال من قبل الرأى ۱/۳۰۷

- ويقول تحت رقم ۱۳۹۰ - وكونه موقوفا لا يضر لانه لا يقال لمجرد الرأى ۳۷۹/۳

ان دونوں روایتوں کے درمیان اور گیارہ رکعات کی روایت کے درمیان تطبیق ذکر کی ہے، کہ ان کے درمیان یوں جمع ممکن ہے کہ ابتداء میں گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے پھر بیس رکعات۔ اگر یہ روایت بیہقی کے نزدیک ضعیف ہوتی تو تطبیق کی کیا ضرورت تھی بلکہ ضعف پر تصریح کر لیتے لیکن اس نے روایت کی تضعیف نہیں کی۔ پاک ہے تیرے لئے (اے رب) یہ کتنا بڑا بہتان ہے۔

- اور یہ جو کہا ہے کہ منقطع ہے یہ تو البانی کے قانون کے مطابق بھی ضعف کو مستلزم نہیں کیونکہ یہ احادیث صحیحہ رقم ۱۸۳ کے تحت ذکر کرتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے اور راوی تمام ثقہ ہیں اگرچہ یہ موقوف ہے لیکن یہ مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ یہ عقل سے نہیں کہا جاتا ہے۔
- اور رقم ۱۳۹۰ کے ماتحت لکھتے ہیں کہ اس روایت کا موقوف ہونا نقصان دہ نہیں کیونکہ یہ مجرد رائے سے نہیں کہا جاتا ہے۔ ۳۷۹/۳



ويقول في حاشية المشكوٰة تحت رقم ١٢٢ وسنده حسن موقوف ولكنه في حكم المرفوع لانه لا يقال من قبل الرأى ١/٤٤

ويقول تحت رقم ٤٦ - ورجاله ثقات الا انه منقطع بين عمرو وجده ابن عمرو وهو وان كان موقوفا فله حكم المرفوع اذ انه لا يقال بمجرد الرأى . الاحاديث الصحيحة ١/٩٥

نحن ايضا نقول بان رواية يزيد بن رومان وان كانت منقطعة لكنها في حكم المرفوع لان مثله لا يقال بمجرد الرأى فهذه الرواية صحيحة بقانون الالبانى ايضا بلا ريب ولا ارتياب فماذا الحليه بانه لا يعمل ههنا على قانونه فتدبر

• اور حاشیہ مشکوٰۃ رقم ۱۲۲ کے تحت کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ یہ رائی اور فکر سے نہیں کہا جاتا ہے ۱/۴۴

• اور رقم ۴۶ کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں اگرچہ درمیان عمرو اور اس کے دادے ابن عمرو کے درمیان انقطاع ہے یہ اگرچہ موقوف ہے سو اس کا حکم مرفوع جیسے ہے کیونکہ اس جیسے عقل اور فکر سے نہیں کہا جا سکتا ہے۔

احادیث صحیحہ البانی ۱/۹۵

تو ہم بھی کہتے ہیں کہ یزید بن رومان کی روایت اگرچہ منقطع ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ اس جیسے عقل اور فکر سے نہیں کہا جا سکتا ہے تو یہ روایت البانی کے قانون کے مطابق بلا شک اور شبہ صحیح ہے تو اس پر کیا ہوا کہ اپنے قانون پر یہاں عمل نہیں کرتے ، فکر کر -

وانا اذکر من بعض من الامثلة حتی تعلم بان الالبانی یعتق نفسه من الناقدین ولیس لتوثیقه وتضعیفه زمام... لانه یضعف هذه الروایة بانها مرسلة مع انه یذکر کثیرا من المراسیل فی الاحادیث الصحیحة حیث قال الالبانی

- تحت رقم ۱۰۹ لم وجدت له شاهدا مرسلا قویا وقال هذا سند صحیح مرسل ۳/۱۷
- وقال تحت رقم ۱۰۱۳ ورجاله ثقات لکنه منقطع ۳/۱۱ الصحیحة ۔
- وقال تحت رقم ۱۴۲۴ .... واسناده صحیح الا ان الحفاظ قالوا ان الصواب فی اوله الارسال الصحیحة ۳/۲۲۳
- وقال تحت رقم ۱۰۸۷ ولا شك ان روایتهم المرسلة اقوی من روایة الذین اسندوه فالصواب القول بصحته مسندا ومرسلا ۔ الصحیحة ۳/۷۷
- وقال تحت رقم ۵۹۵ هذا اسناد مرسل صحیح رجاله ثقات رجال الشیخین الصحیحة ۲/۱۴۵
- وقال تحت رقم ۶۱۶ اسناده صحیح مرسل ۲/۱۷۸

اور میں بعض مثالوں کو ذکر کرتا ہوں تاکہ آپ کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ البانی اپنے آپ کو ناقد الرجال سے شمار کرتے ہیں اور اس کی توثیق اور تضعیف کے لئے لگام نہیں کیونکہ یہ اس روایت کو اس لئے ضعیف سمجھتا ہے کہ یہ مرسل ہے حالانکہ اس نے بہت سی مرسل روایات احادیث صحیحہ میں شمار کیں ہیں ۔

- البانی رقم ۱۰۹ کے تحت کہتا ہے کہ اس کے لئے میں نے مرسل شاہد قوی پایا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ سند صحیح مرسل ہے احادیث صحیحہ ۳/۱۷
- اور رقم ۱۰۱۳ کے تحت کہتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن منقطع ہے ۳/۱۱ الصحیحہ
- اور رقم ۱۴۲۴ کے تحت لکھتے ہیں اسناد اس کی صحیح ہے مگر حدیث کے حفاظ کہتے ہیں کہ صحیح اول روایت میں ارسال ہے ۔ الصحیحہ ۳/۲۲۳
- اور رقم ۱۰۸۷ کے تحت کہتے ہیں کہ شک نہیں کہ ان کی روایت مرسلہ قوی ہے اس روایت سے جو انہوں نے مسند ذکر کی ہے صحیح بات یہ ہے کہ مرسل اور مسند دونوں صحیح ہیں الصحیحہ ۳/۷۷
- اور رقم ۵۹۵ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ سند مرسل صحیح ہے اور راوی تمام ثقہ ہیں شیخین (بخاری مسلم) کے راوی ہیں الصحیحہ ۲/۱۴۵
- اور رقم ۶۱۶ کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل صحیح ہے ۲/۱۷۸

- وقال تحت رقم ٦١٦ قلت هذا اسناد مرسل ايضا صحيح رجال كلهم ثقات ٢/ ١٧٩
- وقال تحت رقم ٦٣٣ وهذا اسناد مرسل قوی ٢/ ٢١٤
- وقال تحت رقم ٨٣٢ ثم شاهد مرسل قوی ٢/ ٣٧٠
- وقال تحت رقم ١١٩٩ ثم مرسل صحيح الاسناد ٣/ ١٩٦
- وقال تحت رقم ١٢٢٦ ثم رواه من طريق اخر عن سالم بن الجعد مرسلا نحوه وسنده حسن ٣/ ٢٢٧
- وقال تحت رقم ١٣٥١ هذا اسناد مرسل حسن ٣/ ٣٣٦
- وقال تحت رقم ١٣٩٠ قال الترمذی حسن غريب وقال الالبانی اسناده صحيح لان شعبة ممن سمع
- من ابی اسحق قبل اختلاطه وكونه موقوفا لايضر لانه لا يقال لمجرد الرای ٣/ ٣٧٩
- وقال تحت رقم ١٣٩٤ شاهد قوی مرسل ٣/ ٣٨٢
- وقال تحت رقم ١٤٢٢ وهذا اسناد حسن الا انه منقطع بين سليمان وابن عمر لكن الحديث بمجموع الطرق
- حسن ٣/ ٤١٩

- اور رقم ٦١٦ کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل بھی صحیح ہے تمام راوی ثقہ ہیں الصحیحہ ٢/ ١٧٩
- اور رقم ٦٣٣ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد مرسل قوی ہے ٢/ ٢١٤
- اور رقم ٨٣٢ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ شاہد مرسل قوی ہے ٢/ ٣٧٠
- اور رقم ١١٩٩ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ مرسل صحیح الاسناد ہے ٣/ ١٩٦
- اور رقم ١٢٢٦ کے تحت لکھتے ہیں کہ دوسرے طریقے سے بھی مرسل روایت کی ہے تو اس کی سند حسن ہے ٣/ ٢٢٧
- اور رقم ١٣٥١ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد مرسل حسن ہے ٣/ ٣٣٦
- اور رقم ١٣٩٠ کے تحت لکھتے ہیں کہ ترمذی نے حسن غریب کہا ہے البانی لکھتے ہیں کہ اسناد اس کی صحیح ہے کیونکہ شعبہ نے اختلاط سے پہلے ابو اسحق سے سنا ہے اور اس کا موقوف ہونا نقصان دہ نہیں کیونکہ اس طرح عقل سے نہیں کہا جا سکتا۔ ٣/ ٣٧٩
- اور رقم ١٣٩٤ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ شاہد مرسل قوی ہے ٣/ ٣٨٢
- اور رقم ١٤٢٢ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ اسناد حسن ہے مگر سلیمان اور ابن عمر کے درمیان انقطاع ہے لیکن حدیث مجموعہ طریقہ سے حسن ہے ٣/ ٤١٩

وقال تحت رقم ١٤٥١ ولبعضهم شاهد مرسل باسناد صحيح وهذا اسناد مرسل صحيح ٣/٤٧٩

- وقال تحت رقم ١٠٤٠ قلت وهذا اسناد مرسل صحيح ٣/٣٣
- وقال تحت رقم ٢٣٨ قلت وهذا سند مرسل صحيح ١/٤٢٣
- ايها الاخ الكريم لقد علمت مما سبق بان الالباني عد كثيرا من المراسيل والمنقطعة في الاحاديث الصحيحة فقول احد بانها منقطعة او مرسلة ليس مستلزما لضعفها سيما ذكر الامام البيهقي رواية صحيحة لاثبات التراويح العشرين ثم ذكر هذه الرواية وبين التوفيق بين الروايتين ورواية احدى عشرة ركعة فقول الالباني بان الامام البيهقي ضعفها بهتان عظيم ۔
- كذلك افترى على العيني ... لانه قال ان عددها عشرون ركعة وبه قال الشافعي

- اور رقم ١٤٥١ کے تحت لکھتے ہیں بعض کے لئے شاہد مرسل صحیح اسناد کے ساتھ ہے اور یہ اسناد مرسل صحیح ہے ٣/٤٧٩
- اور رقم ١٠٤٠ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد مرسل صحیح ہے ٣/٣٣
- اور رقم ٢٣٨ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ سند مرسل صحیح ہے ١/٤٢٣

- اے میرے محترم بھائی کہ سابقہ بیان سے آپ کو معلوم ہوگا کہ البانی نے بہت سی مرسل اور منقطع روایات کو احادیث صحیحہ میں شمار کیں ہیں تو کسی کا یہ کہنا کہ یہ روایت منقطع یا مرسل ہے تو یہ روایت کے ضعیف ہونے کے لئے مستلزم نہیں اسی وجہ سے امام بیہقی نے بیس تراویح کے اثبات کیلئے صحیح روایت پیش کی ہے پھر یہی روایت بھی ذکر کی ہے پھر ان دونوں روایتوں اور گیارہ رکعات والی روایت کے درمیان تطبیق بیان کی ہے تو البانی کا یہ کہنا کہ بیہقی نے اس کو ضعیف کہا ہے بہتان عظیم ہے ۔
- اور اسی طرح عینی پر افترا باندھا ہے کیونکہ اس نے فرمایا ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں اور اسی پر

واحمد ونقله القاضي عياض عن جمهور العلماء (ثم قال) واحتج اصحابنا و الشافعية والحنابلة بما رواه البيهقي باسناد صحيح عن السائب بن يزيد الصحابي قال كانوا يقومون على عهد عمر رضي الله عنه بعشرين ركعة وعلى عهد عثمان وعلى رضي الله عنهم مثله وفي المغني عن علي انه امر رجلا ان يصلي بهم في رمضان بعشرين ركعة وهذا كالاجماع فان قلت في الموطا عن يزيد بن رومان قال كان الناس في زمان عمر يقومون بثلاث وعشرين ركعة قلت قال البيهقي والثلاث هو الوتر (ثم قال العيني) يزيد لم يدرك عمر فيكون منقطعا ثم اجاب عن قول الامام مالك زمانه يقول بست وثلاثين فيقول العيني وما كان عليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم احق واولى ان يتبع عمدة القاري ۷ / ۱۷۸

شافعیؒ اور احمدؒ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاضؒ نے جمہور علماء سے یہ نقل کیا ہے (پھر فرماتے ہیں) ہمارے اصحاب اور شوافع اور حنابلہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جو بیہقی نے صحیح اسناد سے سائب بن یزید صحابی سے روایت کی ہے۔ کہ صحابہ کرام زمانہ عمر رضی اللہ عنہ میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور زمانہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہم میں بھی اسی طرح بیس تراویح پڑھتے تھے اور مغنی میں علی رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو حکم کیا کہ لوگوں کو مہینہ رمضان میں بیس رکعات پڑھا دیں اور یہ اجماع جیسے ہے اور آپ اعتراض کریں کہ مؤطا میں یزید ابن رومان کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ لوگ زمانہ عمرؓ میں ۲۳ رکعات پڑھا کرتے تھے میں کہتا ہوں کہ تین ان میں سے وتر ہیں پھر عینی فرماتے ہیں کہ یزید نے عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا تو یہ روایت منقطع ہو گئی پھر امام مالکؒ کا قول (۳۶ رکعات) سے جواب دیا ہے تو عینیؒ فرماتے ہیں۔
کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ہیں اس کی اتباع کرنا بہتر ہے
عمدۃ القاری ۷ / ۱۷۸

٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥

فان الامام العینی اثبت التراویح عشرین رکعۃ من روایۃ صحیحۃ ثم ذکر روایۃ یزید بن رومان وقال فی التطبیق بان الثلاث منها وتر ثم ذکر بان ھذہ الروایۃ منقطعۃ فما قال بانھا ضعیفۃ والا فای حاجۃ الی التطبیق بین ھذہ الروایۃ وروایۃ السائب بن یزید وان کانت ھذہ الروایۃ ضعیفۃ کما یقول الالبانی فالالزم ان یقول العینی بان ھذہ الروایۃ ضعیفۃ فلا حاجۃ الی التطبیق و قد ذکرنا قبل ھذا بان الانقطاع لیس مستلزما لضعف الروایۃ ... والعجب کل العجب علی الالبانی بانہ ینقل عن ھذہ العلماء کلاما بحیث یفھم منہ بانھم رد علی ھذہ الروایۃ کانھم قائلون بثمان رکعات کلا وحاشا انھم صرحوا بثبوت عشرین رکعۃ من الروایۃ الصحیحۃ فینبغی لہ التحرز عن مثل ھذہ التلبیسات فتدبر

پس امام بیہقی نے صحیح روایت سے بیس تراویح ثابت کیں ہیں پھر یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے اور تطبیق میں فرمایا ہے کہ تین اس میں سے وتر ہیں پھر ذکر کیا ہے کہ یہ روایت منقطع ہے اور یہ نہیں کہا کہ ضعیف ہے اگر اس کے نزدیک یہ ضعیف ہوتی تو اس روایت اور سائب بن یزید کی روایت کے درمیان تطبیق کرنے کی کیا ضرورت تھی اگر یہ روایت عینی کے نزدیک ضعیف ہوتی جیسا کہ البانی کہتے ہیں تو پھر عینی کو چاہیئے تھا کہ کہدیتے کہ یہ روایت ضعیف ہے تو تطبیق کی ضرورت نہیں اور ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ کسی روایت کا منقطع ہونا ضعف کے لئے مستلزم نہیں اور تعجب پر تعجب ہے البانی پر کہ یہ ان علماء کرام کے اقوال ایسے طریقے سے ذکر کرتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات آٹھ رکعات تراویح کے قائل ہیں۔ ہرگز اس طرح نہیں بلکہ ان حضرات نے تصریحات فرمائی ہیں کہ صحیح روایت سے بیس رکعات تراویح ثابت ہیں۔

اور البانی کو ایسی تلبیسات سے احتراز کرنا چاہیئے۔

ذكر الثرى على النووي بانه ضعفه لانه يقول في المجموع شرح المهذب ٤/٣٣ مذهبنا انها عشرون ركعة بعشر تسليمات . هذا مذهبنا وبه قال ابو حنيفة واصحابه واحمد وداود وغيرهم ونقله القاضي عياض عن جمهور العلماء . . . . (ثم ذكر مذهب الامام مالك وقال) واحتج اصحابنا بما رواه البيهقي وغيره بالاسناد الصحيح عن السائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب في شهر رمضان بعشرين ركعة . . ثم ذكر رواية يزيد بن رومان وقال رواه البيهقي لكنه مرسل فقد مر بان كون المرسل ليس دليلا لضعف هذه الرواية. سيما ان الامام النووي استدل بالرواية الصحيحة -ثم ذكر هذه الرواية فاثبت التراويح العشرين كيف يوقع الالباني في الاذهان بان هذه الرواية ضعيفة عند هذه العلماء الكرام حتى يفهم من كلامه بانهم قائلون بما يقول به الالباني سبحنك هذا بهتان عظيم .

اور اسی طرح نووی پر افترا کیا ہے کہ اس نے اس روایت کو ضعیف بتایا ہے کیونکہ مجموع شرح مہذب ۴/۳۳ میں فرماتے ہیں کہ دس سلام کے ساتھ بیس رکعات تراویح کا ہمارا مذہب ہے اور اسی پر امام ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب اور احمد اور داؤد وغیرہ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاضؒ نے جمہور علماء سے نقل کیا ہے (پھر مذہب امام مالکؒ کا ذکر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں) ہمارے حضرات استدلال اس روایت سے کرتے ہیں جو بیہقی وغیرہ نے صحیح اسناد کے ساتھ سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ وہ مہینہ رمضان میں زمانہ عمرؓ میں بیس تراویح پڑھتے تھے پھر یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ بیہقی نے روایت کی ہے لیکن مرسل ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ اس کا مرسل ہونا ضعف کے لئے مستلزم نہیں خاص کر کہ امام نوویؒ نے صحیح روایت سے استدلال کیا ہے پھر اس روایت کو ذکر کیا ہے تو بیس تراویح کو امام نوویؒ نے ثابت کیا ہے تو البانی کس طرح لوگوں کے ذہنوں میں ڈال دیتے ہیں کہ ان علماء کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے اور اس کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات بھی آٹھ تراویح کے قائل ہیں جیسا کہ البانی قائل ہیں
پاکی تیرے لئے اللہ! یہ بڑا بہتان ہے ۔

فبعد اللتی واللتیا اقول بان هذه الروایة صحیحة بلا شک وارتیاب ولذا قال الامام النیموی اسناده مرسل قوی آثار السنن ۲/۵۵ والاحتجاج بها صحیح مع کونها مرسلة بوجوه -

اما اولاً فانها من مراسیل مالک ... وقد قال الحافظ ابن ابی حاتم .. حدثنا صالح بن احمد (ن) علی بن المدینی وسفیان بن سعید یقول مرسوت ابن عیینة شباء الریح ثم قال ای والله وسفیان بن سعید قلت مرسوت مالک بن انس قال هی احب الیّ ثم قال لیس فی القوم اصح حدیثا من مالک کتاب المراسیل ۷ • طالع الجرح والتعدیل ۲۴/۱

• واما ثانیاً فان المرسل حجة عند الائمة الثلاثة کما قال الامام النوویؒ ومذهب مالکؒ وابی حنیفةؒ واحمد واکثر الفقهاء انه یحتج به

• بڑی بات اور چھوٹی کے بعد میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ یہ روایت بلاشک و شبہ صحیح ہے اور یہ اگرچہ مرسل ہے اس سے استدلال کرنا چند وجوہ سے صحیح ہے

• وجہ اوّل یہ ہے کہ یہ امامؒ مالکؒ کی مرسل ہے حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ہم کو صالح بن احمد نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم کو علی بن المدینی اور سفیان بن سعید نے خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ مرسلات ابن عیینہ ہوا کے مشابہ ہیں پھر فرمایا اے واللہ۔ سفیان بن سعید کہتے ہیں کہ مرسلات مالک بن انس مجھے زیادہ محبوب ہیں۔ پھر فرمایا کہ قوم میں مالکؒ جیسے صحیح احادیث نہیں کتاب المراسیل ۷

• مطالعہ کریں الجرح والتعدیل ۱/۲۴ ۲

• وجہ دوم یہ ہے کہ

مرسل تین ائمہ مجتہدین کے نزدیک حجت ہے جیسا کہ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ مالک ابو حنیفہ احمد اور اکثر فقہاء کہتے ہیں کہ اس سے استدلال صحیح ہے



طالع مقدمة
النووی ۱/۴۳ علی حاشیة ارشاد الساری
• ولذا قال الحافظ ابن جریر اجمع التابعون با سرهم علی قبول المرسل ولم یات عنهم انکاره ولا عن احد من الائمة بعدهم الی رأس المائتین
طالع تدریب الراوی ۱/۱۶۳ • ما تمس الیه الحاجة ۶۳

مقدمہ نووی ۱/۴۳ بر حاشیہ ارشاد الساری
اسی وجہ سے حافظ ابن جریر فرماتے ہیں کہ تابعین نے اس پر اجماع کیا ہے کہ مرسل قبول ہے اور دوسو ہجری تک کسی امام سے انکار ثابت نہیں۔
مطالعہ کریں تدریب الراوی ۱/۱۶۳
• ما تمس الیہ الحاجۃ ۶۳



- وقال العلامة عبد الحق الدهلويؒ - عند ابی حنیفة ومالک المرسل مقبول مطلقا وهم يقولون انما ارسله لكمال الوثوق مقدمة المشكوٰة ۷
- اقول وقد قال الامام الترمذی فی مواضع للحديث المرسل والموقوف بانه صحيح او حسن حيث قال كان رواية الثوری عن عمرو بن يحيی عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم اثبت واصح كما فی سنن الترمذی ۴۳/۱ المطبعة الباكستانية مع ان هذا الحديث مرسل
- وقال عن جابر موقوفا وهذا اصح من الحديث المرفوع سنن الترمذی ۲۳/۱
- وقال حديث ابی هريرة هذا موقوف اصح سنن الترمذی ۸۳/۱
- وقال هذا مرسل اصح ۱۲۰/۱ ● طالع سنن الترمذی ۴۲/۱ ، ۴۸ ، ۸۳ ،

- علامہ عبدالحق دہلویؒ فرماتے ہیں کہ مرسل ابوحنیفہ اور مالکؒ کے نزدیک مطلقاً مقبول ہے اور یہ فرماتے ہیں کہ اس نے ارسال اس لئے کیا ہے کہ ان کو صحیح ہونے کا یقین تھا مقدمہ مشکوٰۃ ۷
- میں کہتا ہوں کہ امام ترمذی نے بہت سی جگہوں میں مرسل اور موقوف حدیث کو کہا ہے کہ یہ صحیح اور حسن ہے۔ جیساکہ فرماتے ہیں کہ روایت ثوری عمرو بن یحیی سے اور اس کے اپنے باپ سے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اثبت اور اصح ہے جیساکہ سنن ترمذی ۴۳/۱ میں ہے طبع پاکستانی حالانکہ یہ مرسل حدیث ہے
- اور فرماتے ہیں کہ حدیث ابی ہریرہ موقوف اصح ہے سنن ترمذی ۸۳/۱ .
- اور فرمایا ہے کہ یہ مرسل اصح ہے ۱۲۰/۱ مطالعہ کریں سنن ترمذی ۴۲/۱ و ۴۸ و ۸۳

٨٤ ، ٨٧ ، ١٤٤ و ٦٨/٢ ، ٧٦ ، ١١٥ ،
١٤٠ ، ١٤٤ ، ١٥٠ ، ١٦٥

بل صرح الالبانی (الذی یرد علی هذه الروایة لاجل الارسال) بصحة المراسیل الکثیرة ۔ تدبر

- اماثالثاً فان هذه الروایة عند الامام الشافعی ایضا مقبولة یحتج بها لان الامام النووی یقول ومذهب الشافعی انه اذا انضم الی المرسل ما یعضده یحتج به وذلک بان یروی ایضاً ۔

---

٨٤ ، ٨٦ ، ١٤٤ و ٦٨/٢ ، ٧٦ ، ١١٥ ، ١٤٠ ، ١٤٤ ،
١٥٠ ، ١٦٥

- بلکہ البانی جو اس روایت کی تردید ارسال کی وجہ سے کرتا ہے اس نے خود بہت سی مرسل روایات کے صحیح ہونے کی تصریح کی ہے فکر کر
- وجہ سوم یہ ہے کہ یہ روایت امام شافعیؒ کے نزدیک بھی مقبول ہے اور اس سے استدلال کرنا صحیح ہے اس لئے کہ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ مرسل کے ساتھ جب دوسری روایت جو اس کی مؤید ہو ملا دیں تو اس سے استدلال کرنا صحیح ہے۔




مسنداً او مرسلاً من جهة اخرى او بعمل الصحابة او اكثر العلماء ، النووى كما في
٤٤ على ارشاد السارى
ولا شك بان هذا الحديث معتضد بعمل الخلفاء الراشدين المهديين و
الصحابة رضى الله عنهم والائمة المجتهدين والمحدثين وفقهاء المذاهب
الاربعة المتبوعة فلا شك بان الاحتجاج به صحيح بالاتفاق فالاعراض
منه ينبئ النفاق ۔
واما قول الالبانى بانه مخالف عن حديث احدى عشرة ركعة فهو
مردود عليه وقد مر عليه الكلام وسيجئ انشاء الله تعالى مفصلة فانتظر
والمطابق معه ما قيل ؎
يا ناطح الجبل العالى ليكلمه
اشفق على الرأس لا تشفق على الجبل
وهو يصحح بنفسه الكريم الاحاديث المرسلة ويذكرها فى الاحاديث الصحيحة و
ههنا يرد على هذه الرواية لاجل الارسال ، لهذا علم الرجال

کہ یہ اس طرح کہ دوسری روایت مسند یا مرسل دوسرے طریقہ سے روایت کی ہے یا عمل صحابہ یا اکثر علماء کے
عمل کے ساتھ اس کی تائید ہو سکتی ہو (تو اس سے استدلال ہو سکتا ہے) النووی ص ۴۴ ، ج ۲
اور اس میں شک نہیں کہ یہ حدیث خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل اور ائمہ مجتہدین
اور محدثین اور چار مذاہب متبوعہ کے فقہاء کے عمل سے مؤید ہے ۔ تو اس میں شک نہیں کہ استدلال کرنا اس
سے صحیح ہے بالاتفاق اور اس سے اعراض کرنا نفاق کا ذریعہ ہے ۔
اور البانی کا یہ قول کہ یہ گیارہ رکعات والی حدیث کے مخالف ہے تو اس پر مردود ہے ۔ جیسا کہ اس
پر کچھ تفصیل گذر چکی ہے اور کچھ انشاء اللہ تعالیٰ آجائے گی انتظار کر ۔
اس کے مطابق وہ شعر ہے جو کہا گیا ہے " اے بلند پہاڑ کے ساتھ ٹکر مارنے والے تاکہ وہ زخمی کرے ۔
اپنے سر پر خوف کر (ایسا نہ ہو کہ پھٹ جائے) پہاڑ پر خوف نہ کر ۔
البانی خود نفس کریم کے ساتھ مرسل احادیث کو صحیح کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ میں اس کو ذکر کرتے ہیں اور اس روایت
کی تردید ارسال کی وجہ سے کرتے ہیں ۔ یہ مردوں کا علم ہوتا ہے ۔

والثالث منها ما روی الامام ابوبکر بن ابی شیبة رحمه الله[1]

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم ... عبد الله بن محمد بن ابی شیبة ... سئل ابی عنه فقال کوفی ثقة الجرح والتعدیل ۵/۱۶۰

• قال الحافظ الذهبی ... ابن ابی شیبة عبد الله بن محمد ..... الامام العلم سید الحفاظ وصاحب الکتب الکبار والمسند والمصنف والتفسیر قال احمد بن عبد الله العجلی کان ابوبکر ثقة حافظا للحدیث وقال عمرو بن علی الفلاس ما رأیت احدا احفظ من ابی بکر بن ابی شیبة قدم علینا مع علی ابن المدینی فسرد للشیبانی اربعمائة حدیث حفظا وقام

طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۲۲ الی ۱۲۸

• وقال الحافظ الذهبی ... ابوبکر بن ابی شیبة الحافظ عدیم النظیر الثبت النحریر صاحب المسند وقال العجلی ثقة وقال الفلاس ما رأیت احفظ من ابی بکر بن ابی شیبة قال الخطیب کان ابوبکر متقنا حافظا قال البخاری مات فی المحرم سنة خمس و ثلاثین و مائتین رحمه الله تعالى۔

وقع لی من عوالیه احادیث عدة طالع تذکرة الحفاظ ۲/۴۳۲ و ۴۳۳ • المیزان ۲/۴۹۰

امام اعظم کے اثبات کیلئے ان میں تیسری دلیل وہ ہے جو امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ نے روایت کی ہے[1]

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ میرے والد سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا یہ کوفی ثقہ ہے الجرح والتعدیل ۵/۱۶۰

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ ابن ابی شیبہ امام علم سید الحفاظ بڑے کتابوں والے اور مسند اور مصنف اور صاحب تفسیر تھے ۔ احمد بن عبد اللہ عجلی فرماتے ہیں ، ابوبکر ثقہ حافظ الحدیث ہیں ۔ عمرو بن علی الفلاس کہتے ہیں ۔ میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے زیادہ حافظ نہیں دیکھا ہے ۔ علی بن مدینی کے ساتھ ہمارے پاس آیا تو زبانی چار سو احادیث سنائیں ۔ تفصیل سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۲۲ تا ۲۲۸ مطالعہ کریں ۔

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابوبکر بن ابی شیبہ حافظ جس کی نظیر نہیں تھی ثبت عالم صاحب المسند تھے ۔ عجلی ثقہ کہتے ہیں اور فلاس کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے زیادہ حافظ کوئی نہیں دیکھا ہے ۔ خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ ابوبکر متقن اور حافظ تھے ۔ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ محرم ۲۳۵ھ میں وفات پا گئے ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ ۔
مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۳۲ و ۴۳۳ • المیزان ۲/۴۹۰

قال الحافظ البغدادی ۔عبد اللہ بن محمد۔ عن ابی عبید القاسم قال انتھی الحدیث الی اربعة الی ابی بکر بن ابی شیبة ، احمد بن حنبل، یحیی بن معین ، علی بن المدینی ، فابوبکر اسردھم له واحمد افقھھم فیه، یحیی اجمعھم له، وعلی اعلمھم به طالع التفصیل فی تاریخ بغداد ۱۰/۶۶ الی ۷۱

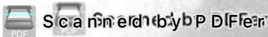
• قال الحافظ ابن کثیرؒ ابوبکر بن ابی شیبة احد الاعلام وائمة الاسلام وصاحب المصنف الذی لم یصنف احد مثله قط لاقبله ولا بعده۔ البدایة والنهایة ۱۰/۳۱۵

• قال الحافظ العسقلانیؒ، عبد اللہ بن محمد۔ قال العجلی ثقة وکان حافظا للحدیث وقال ابوحاتم وابن خراش ثقة وقال ابن حبان فی الثقات کان متقنا حافظا دینا ممن کتب وجمع وصنف وذاکر وکان احفظ اهل زمانه

• حافظ بغدادی فرماتے ہیں ۔ عبداللہ بن محمد ... ابو عبید قاسم فرماتے ہیں کہ حدیث چار آدمیوں کو ملتی ہے • ابوبکر بن ابی شیبہ • احمد بن حنبل • یحیی بن معین • علی بن المدینی ، ابوبکر ان میں سے زیادہ اچھی طرح لگاتار احادیث بیان کرنے والے احمد ان میں سے فقیہ تھے اور یحیی احادیث کا جامع تھے اور علی ان کے بڑے عالم تھے تفصیل تاریخ بغداد ۱۰/۶۶ تا ۷۱ دیکھ لیجئے گا۔

• حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ابوبکر بن ابی شیبہ احد الاعلام ائمۃ الاسلام اور صاحب المصنف تھے اس جیسے اسلام میں کسی نے ایسی تصنیف نہیں کی نہ اس سے پہلے اور نہ بعد۔ البدایۃ والنہایہ ۱۰/۳۱۵

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۔عبداللہ بن محمد، عجلی ثقہ اور حافظ الحدیث کہتے ہیں ۔ اور ابوحاتم اور ابن خراش ثقہ کہتے ہیں اور ابن حبان ثقات سے میں شمار کرتے ہیں • اور کہتے ہیں کہ یہ متقن اور حافظ تھے اور اپنے زمانہ کے



وقال ابن قانع ثقة ثبت وفي الزهرة روى عنه البخاري ثلاثين حديثا ومسلم الفا وخمسمائة واربعين حديثا طالع التهذيب ٦/ ٢ الى ٤

• طالع التقريب ١٨٧ • التاريخ الصغير ٢/ ٣٦٥ • كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ١/ ٢٥٩ • تهذيب الكمال ٢ ٧٣٢ و ٧٣٣ • خلاصة تذهيب الكمال ٢١٢ • شذرات الذهب ٢/ ٨٥ • الرسالة المستطرفة ١٣ • ثقات العجلي ٢٧٦ رقم ٨٠٧ • العبر للذهبي ١/ ٣٣١

کے بڑے حافظ (الحدیث) تھے۔

ابن قانع ثقہ ثبت کہتے ہیں اور زہرۃ ہیں ہے کہ بخاری نے اس سے ۳۰ حدیثیں روایت کی ہیں اور مسلم نے اس سے ۱۵۴۰ حدیثیں روایت کی ہیں۔

مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۶/ ۲ تا ۴

(نوٹ) منسعبہ کتابیں دیکھ لیں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

قال حدثنا وکیع ؎

؎ قال الحافظ ابن ابی حاتم: وکیع بن الجراح . نا ابی قال سألت علی بن المدینی من اوثق اصحاب الثوری قال وکیع من الثقات ، نا ابی نا احمد بن ابی الحواری قال ذکرت لیحیی بن معین وکیعا فقال وکیع عندنا ثبت طالع الجرح والتعدیل ۱/۲۱۹ الی ۲۳۲

• قال الامام ابن سعد: وکیع بن الجراح . مات بفید فی المحرم سنة سبع و تسعین و مائة وکان ثقة ماموناً عالماً رفیعاً کثیر الحدیث حجة الطبقات الکبری ۶/۳۹۴

• قال الامام ابن حبان: وکیع بن الجراح . من الحفاظ المتقنین واهل الفضل فی الدین ممن رحل وجمع وصنف وحفظ وحدث وذاکر مشاهیر علماء الامصار ۱۷۳ رقم ۱۳۷۴

• قال الحافظ الذهبی . وکیع بن الجراح . الامام الحافظ محدث العراق - وکان من بحور العلم وائمة الحفظ . قال عبد الله بن احمد بن حنبل سمعت ابی یقول کان وکیع حافظاً ما رأیت مثله قال احمد العجلی کوفی ثقة عابد صالح ادیب من حفاظ الحدیث وکان مفتیا . قال ابن المدینی اوثق اصحاب سفیان الثوری ، ابن مهدی والقطان ووکیع .

ابوبکر بن شیبہ فرماتے ہیں کہ ہم کو وکیع نے بیان کیا ہے ؎

• حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے والد نے علی بن المدینی سے پوچھا کہ ثوری کے اصحاب میں سے زیادہ ثقہ کون ہے ۔ اس نے فرمایا کہ وکیع ثقات میں سے ہیں اور وکیع کے متعلق یحیی بن معین ثبت فرمایا ہے مطالعہ کریں الجرح والتعدیل ۱/۲۱۹ ۔

• امام ابن سعد فرماتے ہیں کہ وکیع بن الجراح مقام فید میں محرم ۱۹۶ھ میں وفات پا گئے ہیں اور یہ ثقہ مامون عالم کثیر الحدیث حجت تھے ۔ الطبقات الکبری ۶/۳۹۴

• ابن حبان فرماتے ہیں - وکیع بن الجراح حفاظ متقنین میں سے تھے اور جو دین میں بہترین ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سفر کئے ہیں اور احادیث جمع کیں ہیں اور تصنیف کیں ہیں مشاہیر علماء الامصار ۱۷۳ رقم ۱۳۷۴

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں - وکیع بن الجراح ۔ امام حافظ محدث العراق تھے اور علم کا سمندر اور حفظ کے ائمہ میں سے تھے ۔ امام عجلی کہتے ہیں کہ کوفی ثقہ عابد ادیب اور حفاظ الحدیث میں سے تھے اور مفتی تھے ۔

ابن مدینی فرماتے ہیں سفیان ثوری کے اصحاب میں سے زیادہ ثقہ ابن مہدی ، قطان اور وکیع تھے ۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۹/۱۴۰ تا ۱۶۸

- طالع التفصيل فی سیر اعلام النبلاء ۹/۱۴۰ الی ۱۶۸
- طالع توثیقه فی الکتب التالیة
- تذکرة الحفاظ ۱/۳۰۶ الی ۳۰۹ • میزان الاعتدال ۴/۳۳۵ و ۳۳۶
- دول الاسلام ۱/۱۲۴ • الکاشف ۳/۲۰۸ • تاریخ بغداد ۱۳/۴۶۶
- تاریخ خلیفه ۴۶۷ • التاریخ الکبیر ۸/۱۷۹ • التاریخ الصغیر ۲/۷۴
- الکامل لابن عدی ۱/۱۱۷ • تهذیب الکمال ۱۴۶۳ الی ۱۴۶۶
- تهذیب الاسماء واللغات ۲/۱۴۴ • النجوم الزاهرة ۲/۱۵۳ • التهذیب ۱۱/۱۲۳
- التقریب ۳۶۹ • معجم البلدان ۴/۹۴ • الفهرست للندیم ۲۸۳
- حلیة الاولیاء لابی نعیم ۸/۳۶۸ إلی ۳۸۰ • الأنساب للسمعانی ۶/۱۸۰
- اللباب لابن الاثیر ۲/۴۰ • الجواهر المضیة ۲/۲۸۰
- طبقات الحنابلة ۱/۳۹۱ • المعارف لابن قتیبة ۲۲۱ وفی نسخة اخری ۵۰۷
- مفتاح السعادة ۲/۸۶ • خلاصة تهذیب الکمال ۴۱۵
- کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۲/۵۴۶ • المعرفة والتاریخ ۱/۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۸۴
- شذرات الذهب ۱/۳۴۹ • تاریخ التراث العربی ۱/۲۷۵ • ثقات العجلی ۴۶۴
- العبر للذهبی ۱/۲۵۳ • البدایة والنهایة ۱۰/۲۴۰ • الاعلام للزرکلی ۹/۱۳۵

نوٹ) حضرت وکیع بن جراح کی توثیق مندرجہ بالا کتابوں میں بتفصیل ملاحظہ کریں۔ دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں

عن مالك بن انس ¹ عن يحيى بن سعيد ²

¹ مر ذكره فتذكر

² قال الحافظ ابن ابی حاتم - انا عبد الله بن احمد... فیما کتب الیّ قال قال ابی - یحیی بن سعید الانصاری ثقة - انا ابوبکر بن ابی خیثمة فیما کتب الیّ قال سمعت یحیی بن معین یقول یحیی بن سعید ثقة قال علی بن المدینی لم یکن بالمدینة بعد کبار التابعین اعلم من ابن شهاب و یحیی بن سعید الانصاری انا عبد الرحمن قال سألت ابی عن یحیی بن سعید الانصاری فقال ثقة.... قال سمعت ابازرعة یقول یحیی بن سعید الانصاری من الثقات الجرح والتعدیل ۹/۱۴۹

• قال الامام ابن حبان... یحیی بن سعید الانصاری کان من فقهاء اهل المدینة و متقنیهم مات بالعراق سنة ثلاث واربعین ومائة مشاهیر علماء الامصار ۸۰

(وکیع روایت کرتے ہیں) مالک بن انس سے ¹ اور وہ یحیی بن سعید سے ² روایت کرتے ہیں کہ

---

¹ اس کا ذکر گذر چکا ہے اس کو یاد کر۔

² حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ... کہ عبداللہ بن احمد نے ہم کو خبر دی ہے کہ اس کے باپ نے فرمایا ہے یحیی بن سعید الانصاری ثقہ ہیں ... اور یحیی بن معین بھی ثقہ کہتے ہیں۔ علی بن المدینی کہتے ہیں کہ مدینہ میں بڑے بڑے تابعین کے بعد، ابن شہاب اور یحیی بن سعید انصاری سے کوئی نہیں تھے ۔ ابو حاتم ثقہ کہا ہے - ابوزرعہ کہتے ہیں کہ یحیی بن سعید انصاری ثقات میں سے ہیں الجرح والتعدیل ۹/۱۴۹

• امام ابن حبان کہتے ہیں کہ یحیی بن سعید انصاری اہل مدینہ کے فقہاء اور متقنین سے ہیں عراق میں ۱۴۳ھ وفات پاگئے ہیں۔ مشاہیر علماء الامصار ۸۰

• قال الحافظ الذهبیؒ۔ یحیی بن سعید۔ شیخ الاسلام ابوسعید الانصاری البخاری المدنی قاضی المدینۃ قال ابوحاتم ثقۃ قال العجلی ثقۃ تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۳۷

• قال الحافظ الذہبیؒ۔ یحیی بن سعید۔ قال یحیی القطان سمعت سفیان بن سعید یقول کان یحیی بن سعید الانصاری اجل عند اھل المدینۃ من الزھری قال النسائی یحیی بن سعید

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ یحیی بن سعید۔ شیخ الاسلام ابوسعید انصاری مدینہ کا قاضی تھے۔ ابوحاتم اور عجلی ثقہ کہتے ہیں۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۳۷

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔

یحیی بن سعید۔ یحیی قطان کہتے ہیں کہ سفیان بن سعید سے میں نے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ یحیی بن سعید انصاری مدینہ والوں کے نزدیک زہری سے بھی بڑے تھے۔ نسائی کہتے ہیں کہ

ثقة ثبت ۔ طالع التفصيل في سير اعلام النبلاء ٥/٤٦٨ الى ٤٨٢

• قال الحافظ العجلي - يحيى بن سعيد ۔ الانصاری تابعی ثقة وقد ولی القضاء وكان رجلا صالحا وجده قيس بن فهد من اصحاب النبی صلی اللہ عليه وسلم وسمع يحيى من انس بن مالك تاريخ الثقات ٤٧٢ رقم ١٨٠٦

• طالع الكتب التالية

• تهذيب التهذيب ١١/٢٢١ • تقريب التهذيب ٣٨٦ • التاريخ الصغير ٢/٨٤
• التاريخ الكبير ٨/٢٧٥ • تاريخ خليفه ٤٢٠ • تهذيب الاسماء واللغات ٢/١٥٣
• المعارف لابن قتيبة ٢١١ • المعرفة والتاريخ ١/٦٤٨ • تهذيب الكمال ١٥٠٠ إلى ١٥٠٢
• خلاصة تذهيب الكمال ٤٢٤ • ثقات ابن حبان ٥/٥٢١ • طبقات خليفه ٢٧٠
العبر للذهبی ١/١٥١ • طبقات الفقهاء للشيرازی ا ہ

يحيیٰ بن سعید ثقہ ہیں ۔ تفصیل سیر اعلام ٥/٤٦٨ تا ٤٨٢ مطالعہ کریں ۔

• حافظ عجلی فرماتے ہیں کہ

یحییٰ بن سعید انصاری تابعی ثقہ ہیں اور نیک آدمی تھا اور اس کا دادا قیس بن فہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور یحییٰ نے انس بن مالکؓ سے (حدیث) سنی ہے ۔

تاریخ الثقات ٤٧٢ رقم ١٨٠٦

(انوٹ) مندرجہ بالا کتابیں کا مطالعہ کریں ۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ [1] امر رجلا ان یصلی بھم عشرین رکعۃ [2]

---

[1] مر ذکرہ فتذکر۔

[2] المصنف ۲/۲۹۳ ٭ کشف المغطا ۹۸ ٭ وقال المحقق النیموی اسنادہ مرسل قوی آثار السنن ۲/۵۵

تنبیہ) قال الالبانی۔ ھذا منقطع ایضاً قال العلامۃ المبارکفوری فی التحفۃ ۲/۸۵ قال النیموی فی آثار السنن رجالہ ثقات لکن یحیی بن سعید الانصاری لم یدرک عمر انتھی۔ قلت الامر کما قال النیموی فھذا الاثر منقطع لا یصلح للاحتجاج ومع ھذا فھو مخالف لما ثبت بسند صحیح عن عمر رضی اللہ عنہ انہ امر ابی بن کعب و تمیما الداری ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ اخرجہ مالک فی المؤطا وایضا ھو مخالف لما ثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیث الصحیح (رسالۃ الالبانی ۵۴ و ۵۵)

اقول... ان ما قال الالبانی فھو باطل مردود لانہ لما کان رجالہ ثقات فالحدیث صحیح بناء علی قانونہ لانہ یقول تحت رقم ۱۴۲۲ وھذا اسناد حسن الا انہ منقطع ثم ذکر لنا بیل حدیثا ضعیفا فیقول مثلہ یستشھد بہ فالحدیث بہ صحیح۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے [1] ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کو بیس تراویح پڑھائیں [2]

---

[1] عمر رضی اللہ عنہ کا ترجمہ گذر چکا ہے

[2] المصنف ۲/۲۹۳ ٭ کشف المغطا ۹۸ ٭ محقق نیموی فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل قوی ہے آثار السنن ۲/۵۵۔

تنبیہ) البانی کہتے ہیں کہ یہ بھی منقطع ہے علامہ مبارکپوری تحفہ ۲/۸۵ میں کہتے ہیں کہ نیموی آثار السنن میں کہتے ہیں کہ اس کے آدمی ثقہ ہیں لیکن یحیی بن سعید نے عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا انتہی (البانی کہتے ہیں) کہ میں کہتا ہوں کہ بات اس طرح ہے جیسا کہ نیموی کہتے ہیں کہ یہ اثر منقطع ہے استدلال اس سے نہیں ہو سکتا اور یہ اس صحیح روایت سے بھی مخالف ہے کہ جس میں آتا ہے کہ عمرؓ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعات سے امر فرمایا تھا جیسا کہ امام مالکؒ نے مؤطا میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح یہ اس سے بھی مخالف ہے جو صحیح حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے رسالہ البانی ۵۴ و ۵۵

٭ میں کہتا ہوں کہ البانی نے جو کہا ہے یہ باطل و مردود ہے کیونکہ راوی تمام ثقہ ہیں تو حدیث البانی کے قانون کے مطابق صحیح ہو گئی اس لیے کہ وہ رقم ۱۴۲۲ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد حسن ہے مگر ہے منقطع پھر تائید کیلئے ضعیف روایت پیش کی ہے پھر کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ استشہاد صحیح ہے پس حدیث صحیح ہے۔

ولما كان حديثه المنقطع يصير صحيحا بتاييد الحديث الضعيف فما ذا على الالباني بانه لا يتفوه بصحة هذا الحديث مع وجود تاييده بالروايات الصحيحة.
والعجب عليه بانه يصحح للاحاديث المرسلة والمنقطعة لانه يذكرهما في الاحاديث الصحيحة لكن لما جاء الحديث المنقطع على خلاف هواه فيرده ويقول لا يصلح للاحتجاج فيا للعجب.

- وما قال بانه مخالف عن الامر باحدى عشرة ركعة فقد مر جوابه فتذكر عدو ان العدد الاكثر لا ينافي الاقل فتدبر.
- وما قال بانه مخالف عن الحديث الصحيح الثابت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. فهذا دعوى بلا دليل لانه ما ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بانه صلى التراويح ثماني ركعات او صلى عشرين ركعة واما الحديث الصحيح الذي يستدل منه الالباني وغيره فلا يصح منه الاستدلال كما سيجئي ان شاء الله تعالى مفصلا ولا تعلق لهذا الحديث بالتراويح فتدبر.

اور جبکہ حدیث منقطع البانی کا ضعیف حدیث کی تائید کی وجہ سے صحیح بن جاتی ہے تو البانی پر کیا ہرگیا کہ اس حدیث کی صحت پر تلفظ نہیں کرتا باوجودیکہ اس کی تائید میں صحیح روایت موجود ہے۔
اور تعجب ہے البانی پر کہ یہ مرسل اور منقطع روایات کی تصحیح کرتا ہے اور احادیث صحیحہ میں ذکر کرتے ہیں لیکن جب حدیث منقطع اس کی خواہش کے خلاف آجائے تو پھر تردید کرتا ہے کہ یہ احتجاج کے لئے صحیح نہیں۔

- اور وہ جو کہا ہے کہ یہ گیارہ رکعت پر امر والی روایت سے مخالف ہے تو اس کا جواب گذر چکا ہے۔ اس کو یاد کر۔ علاوہ عدد اکثر عدد اقل کا منافی نہیں تو اعتراض وارد نہ ہوا۔
- اور جو کہا ہے کہ یہ اس صحیح حدیث کے مخالف ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو یہ دعوی بلا دلیل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں جس میں وارد ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ تراویح یا بیس تراویح پڑھائی ہیں۔
- اور وہ حدیث صحیح جس سے البانی وغیرہ استدلال کرتے ہیں تو اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ جیسا کہ انشاء اللہ تعالی مفصل آجائے گی اور اس حدیث کا تعلق تراویح کے ساتھ نہیں تو سمجھ کر۔

• والرابع منها ما قال الحافظ سليمان بن الاشعث ابو داود السجستانی ل

ل قال الامام ابو عبید عبید الله بن عبد العزیز الاندلسی المتوفی ۴۸۷ھ. سجز.. موضع من سجستان - وربما قالوا فی النسب الی سجستان سِجزِیّ معجم ما استعجم ۲/ ۷۲۴

• قال الامام السمعانی السجستانی بکسر السین المهملة والجیم وسکون السین الاخری بعدها تاء منقوطة بنقطتین من فوق هذه النسبة الی سجستان وهی احد البلاد المعروفة بکابل کان بها ومنها جماعة کثیرة من العلماء والمحدثین وممن سکن البصرة من اهل سجستان ابو داود سلیمان بن الاشعث صاحب کتاب السنن احد ائمة الدنیا فقها وعلما وحفظا ونسکا وورعا جمع وصنف وذب عن السنن وقمع من خالفها - توفی بالبصرة فی شوال سنة خمس وسبعین ومائتین الانساب ۷/ ۸۴ • طالع معجم البلدان ۳/ ۱۹۰

اثبات تراویح کے دلائل میں سے چہارم دلیل یہ ہے جو حافظ سلیمان بن اشعث ابو داؤد سجستانی نے روایت کی ہے -

ل امام ابو عبید عبید اللہ بن عبد العزیز اندلسی متوفی ۴۸۷ھ فرماتے ہیں - سجز - یہ سجستان سے ایک جگہ ہے - اور بسا اوقات سجستان کی طرف نسبت میں سجزی بھی کہتے ہیں معجم ما استعجم ۲/ ۷۲۴

• امام سمعانی فرماتے ہیں - سجستانی سین بغیر نقطہ کے کسرہ کے ساتھ بمعہ کسرہ جیم کے اور سین کے سکون کے ساتھ اور اس کے پیچھے دو نقطے تار کے ساتھ نسبت سجستان کی طرف اور یہ کابل کے مشہور گاؤں سے ایک گاؤں ہے اور وہاں علماء اور محدثین کی جماعت تھی اور اہل کابل بصرہ میں رہائش کرنے والوں میں سے ایک ابو داؤد سلیمان بن الاشعث ہے کتاب السنن کا مؤلف ہے اور علم اور فقاہت اور حفظ اور عبادت اور زہادت میں ائمہ دنیا سے ایک امام تھے - اور احادیث جمع کیں ہیں - اور سنتوں سے دفاع کیا کرتے تھے اور مخالفین کی بیخ کنی کی ہے -
مطالعہ کریں الانساب ۷/ ۸۴ • مطالعہ کریں معجم البلدان ۳/ ۱۹۰

• قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ ... سلیمان بن الاشعث۔ هو ثقة الجرح والتعدیل ٤/١/١٠١و١٠٢

• قال الحافظ البغدادی ... سلیمان بن الاشعث - قال احمد بن محمد الهروی۔ سلیمان بن الاشعث کان احد حفاظ الاسلام لحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلمه وعلله وسنده فی اعلی درجة النسك والعفاف والصلاح والورع من فرسان الحدیث۔ تاریخ بغداد ٩/٥٥ إلی ٥٩

• قال الحافظ ابن عساکر۔ سلیمان بن الاشعث قال ابن ابی حاتم ابوداود ثقة وقال ابوعبدالله الحافظ کان ابوداود امام اهل الحدیث فی عصره بلا مدافعة وقال ابن ماکولا هو امام مشهور قال ابوبکر الخلال ابوداود هو الامام المقدم فی زمانه ثم نقل کلام الهروی

• حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں سلیمان بن الاشعث ۔ یہ ثقہ ہیں۔ الجرح والتعدیل ٤/١/١٠١و ١٠٢

• حافظ بغدادیؒ فرماتے ہیں ۔سلیمان بن الاشعث ، احمد بن محمد ہروی فرماتے ہیں کہ سلیمان بن الاشعث حفاظ اسلام میں سے ایک حافظ تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور اس کا علم اور علل اور سند ، کما اعلیٰ درجہ میں تقوی اور زہادت کے ساتھ حدیث کے شاہسواروں سے تھے ۔
تاریخ بغداد ٩/٥٥ تا ٥٩

• حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں سلیمان بن الاشعث .. ابن ابی حاتمؒ کہتے ہیں ، کہ ابوداود ثقہ تھے اور ابوعبداللہ حافظ فرماتے ہیں کہ ابوداود اپنے زمانہ کے اہل حدیث میں بے نظیر امام تھے اور ابن ماکولا فرماتے ہیں ۔ کہ یہ امام مشہور تھے ۔
اور ابوبکر خلال فرماتے ہیں کہ یہ امام اور اپنے زمانہ کے مقدم تھے (پھر کلام ہروی نقل کیا ہے)

طالع التفصيل فی تاریخ تہذیب دمشق الکبیر
٦/٢٤٦ و ٢٤٧

• قال الحافظ ابن الجوزیؒ ... سلیمان بن الاشعث۔ وکان ابراہیم الحربی یقول الین الحدیث لابی داود کما الین الحدید لداود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کان عالما حافظا عارفا بعلل الحدیث ذ اعفاف وورع وکان یشتبہ باحمد بن حنبل
طالع المنتظم ٥/٩٧ و ٩٨

مطالعہ کریں، تاریخ تہذیب دمشق الکبیر ٦/٢٤٦ و ٢٤٧

• حافظ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ سلیمان بن الاشعث۔ کہ جیسا حضرت داود علیہ السلام کو لوہا نرم تھا اسی طرح ابوداود کو حدیث نرم تھی اور یہ عالم حافظ علل الحدیث کے جاننے والے تھے اور زاہد اور نیک صالح آدمی تھے اور (امام) احمد بن حنبلؒ کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔
المنتظم ٥/٩٧ و ٩٨

• قال الحافظ الذهبی- ابو داود - سلیمان بن الاشعث - الامام شیخ السنّة مقدم الحفاظ ابو داود الازدی السجستانی محدث البصرة (ثم نقل کلام احمد و حاجة الی الاعادة)

قال علان بن عبد الصمد سمعت ابا داود وکان من فرسان الحدیث قال ابو حاتم ابن حبان ابو داود احد ائمة الدنیا فقهاً وعلماً وحفظاً ونسکاً وورعاً و اتقانا جمع وصنف وذب عن السنن قال ابو عبد الله الحاکم ابو داود امام اهل الحدیث فی عصره بلا مدافعة سمع بمصر والحجاز والشام والعراقین وخراسان

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۰۳ الی ۲۲۱

• طالع طبقات الحنابلة ۱/۱۵۹ الی ۱۶۲ • وفیات الاعیان ۲/۴۰۴ و ۴۰۵

• تذکرة الحفاظ ۲/۵۹۱ الی ۵۹۳ • تهذیب الکمال ۵۳۰ و ۵۳۱ للحافظ المزی

• خلاصة تذهیب الکمال ۱۵۰ • شذرات الذهب ۲/۱۶۷ و ۱۶۸

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - ابو داود سلیمان بن الاشعث امام شیخ السنّة مقدم الحفاظ ابو داود ازدی سجستانی بصرے کے محدث تھے (پھر کلام احمد نقل کیا ہے دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں) علان بن عبد الصمد کہتے ہیں کہ میں نے ابو داود سے (حدیث) سُنی ہیں، اور یہ حدیث کے شاہسواروں سے تھے اور ابو حاتم بن حبان کہتے ہیں کہ ابو داود ائمہ دُنیا کے ایک امام تھے۔ فقہ اور حفظ اور عبادت اور زہادت اور اتقان میں جمع کیا ہے اور سنن سے دفع کیا ہے۔ اور ابو عبداللہ حاکم کہتے ہیں کہ ابو داود اپنے زمانہ میں اہل حدیث کے امام تھے مصر اور حجاز اور شام اور عراق اور خراسان میں احادیث سُنی ہیں۔

• مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۰۳ تا ۲۲۱

• مطالعہ کریں طبقات الحنابلہ ۱/۱۵۹ تا ۱۶۲ • وفیات الاعیان ۲/۴۰۴ و ۴۰۵

نوٹ - مندرجہ بالا حوالجات دیکھ لیں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

حدثنا شجاع بن مخلد [1]

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم ... شجاع بن مخلد ... قال عبد الله بن احمد بن حنبل سألت یحیی بن معین عن شجاع بن مخلد قال اعرفه لیس به بأس نعم الشیخ او نعم الرجل وهو ثقة قال ابوزرعة موثقة ... الجرح والتعدیل ٤/٣٧٩

• قال الحافظ المزی ... شجاع بن مخلد ۔ قال عبد الله بن احمد بن حنبل سألت یحیی بن معین فقال اعرفه لیس به بأس نعم الشیخ او نعم الرجل ثقة قال صالح بن محمد البغدادی صدوق ذکره ابن حبان فی کتاب الثقات ۔۔ ۱۲۔ ۳۰۵ ۵۷ تهذیب الکمال

• قال الحافظ الذهبی ۔ شجاع بن مخلد ۔ احد الثقات وثقه ابن معین روی عنه مسلم وجماعة ۔ میزان الاعتدال ۲/ ۲۶۵

ابوداود فرماتے ہیں کہ ہم کو شجاع بن مخلد [1] نے بیان کیا ہے

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں شجاع بن مخلد ۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یحیی بن معین سے شجاع بن مخلد کے متعلق پوچھا ۔ فرمایا ۔ میں اس کو جانتا ہوں اچھا شیخ ہے یا فرمایا اچھا آدمی ہے اور وہ ثقہ ہیں ابوزرعہ ثقہ فرماتے ہیں الجرح والتعدیل ۴/ ۳۷۹

• حافظ مزی فرماتے ہیں شجاع بن مخلد ۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے یحیی بن معین سے اس کے بارے پوچھا فرمایا اچھا شیخ ہے یا اچھا آدمی ہے اور ثقہ ہیں اور صالح بن محمد بغدادی فرماتے ہیں کہ یہ سچا ہے ۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ۔ تہذیب الکمال ۱۲ ۵۷۳ و ۵۷۳

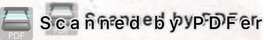
• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ شجاع بن مخلد ۔ ثقات میں ایک ثقہ ہیں اور ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے ۔ اور مسلم اور جماعت (المحدثین) نے اس سے روایت کی ہے ۔

میزان الاعتدال ۲/ ۲۶۵



- قال الحافظ الذہبی۔ شجاع بن مخلد حجة خير.. الكاشف ۲/۵
- قال الحافظ العسقلانی ... شجاع بن مخلد .. قال ابن معين اعرفه ليس به بأس نعم الشيخ ثقة وذكره ابن حبان فی الثقات وقال الحسين بن فهم ثقة ثبت توفی فی صفر سنة خمس وثلاثين ومائتين

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ شجاع بن مخلد حجت ہے الکاشف ۲/۵
- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ (ابن معین کی توثیق نقل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور
- حسین بن فہم فرماتے ہیں کہ ثقہ ثبت ہیں اور صفر ۲۳۵ھ میں وفات پاگئے ہیں۔



وفيها ارخه مطين قلت وابن قانع وقال ثقة ثبت وقال ابوزرعة ثقة
وقال احمد ثقة - طالع التهذيب ٤/٤١٢

- قال الحافظ ابو الفضل محمد بن طاهر - شجاع بن مخلد مات سنة خمس و ثلاثين و مائتين روى عنه مسلم . الجمع بين رجال الصحيحين ١/٢١٣
- ثقات ابن حبان ٨/٣١٣
- قال الحافظ ابن شاهين - شجاع بن مخلد اعرفه ليس به بأس نعم الشئ او نعم الرجل ثقة تاريخ اسماء الثقات ١٧٠ رقم ٥٣٥

اور مطین نے یہی تاریخ وفات بتائی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ ابن قانع بھی ثقہ ثبت فرماتے ہیں - اور ابوزرعہ ثقہ کہتے ہیں اور احمد نے بھی فرمایا ہے کہ ثقہ ہے

مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۴/۳۱۲

- اور حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر فرماتے ہیں کہ شجاع بن مخلد ۲۳۵ھ میں وفات پا گئے ہیں اور مسلم نے اس سے روایت کی ہے ۔ الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۲۱۳
- حافظ ابن شاہین فرماتے ہیں - شجاع بن مخلد کو میں جانتا ہوں اچھا آدمی ہے ثقہ ہیں ۔ تاریخ اسماء الثقات ۱۷۰ رقم ۵۳۵

اخبرنا هشيم [1]

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ۔ هيثيم بن بشير۔ سألت ابی عن هيثيم بن بشير فقال ثقة۔ الجرح والتعديل ۹/۱۱۵ و ۱۱۶

- قال الحافظ ابن حبانؒ۔ هشيم بن بشير متقنی الواسطيين وجلة مشائخها ممن كثرت عنايته بالآثار وجمعه للاخبار حتى حفظ وصنف وذاكر وحدث ونشر وبث و مات سنة ثلاث وثمانين ومائة۔ مشاهير علماء الامصار ۱۷۷
- قال الحافظ المزیؒ هشيم بن بشير۔ قال احمد بن سنان القطان سمعت عبدالرحمٰن ابن مهدی يقول حفظ هشيم عندی اثبت من حفظ ابی عوانة وكتاب ابی عوانة اثبت عندی من كتاب هشيم۔ وقال محمد بن عبدالله الموصلی اذا اختلف ابوعوانة وهشيم فالقول قول هشيم لم يعد عليه خطا قال ابن اسحٰق الحلاب عن ابراهيم الحربی كان حفاظ الحديث اربعة۔ هشيم شيخهم۔

طالع التفصيل فی تهذيب الكمال ۶/ ۴۴۶ الی ۴۴۸

شجاع بن مخلد فرماتے ہیں کہ ہم کو ہشیم نے خبر دی ہے [1]

---

[1] حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں۔ ہیثم بن بشیر۔ میں نے اپنے باپ سے ہشیم بن بشیر کے بارے پوچھا اس نے فرمایا کہ ثقہ ہیں۔ الجرح والتعدیل ۹/۱۱۵ و ۱۱۶

- حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں۔ ہشیم بن بشیر واسطیین کا متقن اور بڑے شیوخ سے ہیں جو آثار اور اخبار کا اہتمام کرتے تھے یہاں تک کہ اس نے حفظ کیا اور تصنیف کی اور لوگوں میں پھیلائیں اور اس کی وفات ۱۸۳ھ میں ہوئی۔ مشاہیر علماء الامصار ۱۷۷
- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ ہشیم بن بشیر۔ احمد بن سنان قطان فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ہشیم کا حفظ میرے نزدیک ابوعوانہ کے حفظ سے بھی زیادہ ثابت ہے۔ اور ابوعوانہ کی کتاب ہشیم کی کتاب سے زیادہ ثابت ہے اور محمد بن عبداللہ موصلی فرماتے ہیں کہ جب ابوعوانہ اور ہشیم کے درمیان اختلاف ہو جائے تو قول قول ہشیم کا ہے اس کو غلطی نہیں لگتی اور ابن اسحاق حلاب ابراہیم حربی سے نقل کرتے ہیں کہ احادیث کے حفاظ چار ہیں۔ ہشیم ان کا شیخ ہے۔ تفصیل مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۶/۴۴۶ تا ۴۴۸

قال الحافظ الذهبی - هشیم بن بشیر - الامام شیخ الاسلام محدث بغداد وحافظها وسئل ابوحاتم عن هشیم ۔ فقال لا یسئل عنه فی صدقه وامانته وصلاحه وقال عبد الله بن المبارک من غیر الدهر حفظه فلو یغیر حفظ هشیم ۔ طالع سیر اعلام النبلاء ۶/۲۸۷ إلی ۲۹۴

- طالع التفصیل فی تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۴۸ و ۲۴۹ • میزان الاعتدال ۴/۳۰۶ الی ۳۰۸
- تاریخ بغداد ۱۴/۸۵ • التاریخ الکبیر ۸/۲۴۲ • التاریخ الصغیر ۲/۲۳۰
- المعرفة والتاریخ ۱/۱۷۴ • الفهرست للندیم ۲۸۴ • الکامل لابن الاثیر ۶/۱۶۵
- تهذیب التهذیب ۱۱/۵۹ إلی ۶۴ • الجمع بین رجال الصحیحین ۲/۵۵۶
- تاریخ الطبری ۱/۸۷ و ۳/۲۱۶
- ثقات ابن شاهین ۳۴۵ المعارف لابن قتیبة ۲۲۱

- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ ھشیم بن بشیر۔ امام شیخ الاسلام محدث اور حافظ بغداد تھے اور ابوحاتم سے ھشیم کے بارے پوچھا گیا اس نے فرمایا کہ اس جیسے کے بارے صدق اور امانت اور صلاح میں نہیں پوچھا جا سکتا ہے اور عبد اللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ زمانہ نے لوگوں کے حافظے تبدیل کئے ہیں اور ھشیم کے حافظے میں تبدیلی نہیں کی۔

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۶/۲۸۷ تا ۲۹۴

- مطالعہ کریں تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں۔

دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

Scanned by PDFer

اخبرنا یونس بن عبید [1]

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ - یونس بن عبید - قال احمد بن حنبل - یونس بن عبید ثقة قال یحیی بن معین - یونس بن عبید ثقة - الجرح والتعدیل ۹/۲۴۲

- قال الحافظ ابن حبانؒ - یونس بن عبید ممن یرجع الی العبادة والورع والفضل والزهد والحفظ والاتقان والصلابة فی السنة - مشاهیر علماء الامصار ۱۵۰
- قال الامام ابن سعدؒ - یونس بن عبید - وکان ثقة کثیر الحدیث الطبقات الکبری ۷/۲۶۰
- قال الحافظ المزیؒ - یونس بن عبید - ذکرہ محمد بن سعد فی الطبقة الرابعة من اهل البصرة وقال کان ثقة کثیر الحدیث وقال ابوطالب عن احمد بن حنبل واسحق بن منصور عن یحیی بن معین وابوعبدالرحمٰن النسائی ثقة وقال ابوحاتم ثقة - تهذیب الکمال ۱۵۶۸ الی ۱۵۷۰
- قال الحافظ الذهبیؒ یونس بن عبید - الامام القدوة الحجة رأی انس بن مالک وحدث عن الحسن وابن سیرین .... قال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث وقال احمد وابن معین والناس ثقة - طالع سیر اعلام النبلاء ۶/۲۸۸ الی ۲۹۶

ہشیم فرماتے ہیں کہ ہم کو یونس بن عبیدؒ نے خبر دی ہے -

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں - یونس بن عبید - احمد بن حنبل فرماتے ہیں - یونس بن عبید ثقہ ہیں - یحیی بن معین بھی ثقہ کہتے ہیں الجرح والتعدیل ۹/۲۴۲

- حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں - یونس بن عبید ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف عبادت اور پرہیزگاری اور فضل اور زہد اور حفظ اور اتقان اور سنت میں مضبوط ہونے میں رجوع کیا جاتی ہے - مشاہیر علماء الامصار ۱۵۰
- حافظ ابن سعدؒ فرماتے ہیں - یونس بن عبید - ثقہ کثیر الحدیث تھے - طبقات کبری ۷/۲۶۰
- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں - یونس بن عبید - محمد بن سعدؒ نے بصرہ کے چوتھے طبقہ میں سے شمار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ثقہ کثیر الحدیث تھے اور ابوطالب - احمد بن حنبل اور اسحاق بن منصور، یحیی بن معین سے اور ابوعبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں اور ابوحاتم ثقہ کہتے ہیں تہذیب الکمال ۱۵۶۸ تا ۱۵۷۰
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - یونس بن عبید - امام قدوۃ حجت ہیں انس بن مالک کو دیکھا ہے اور حسن اور ابن سیرین سے روایت کی ہے اور ابن سعد ثقہ کثیر الحدیث کہتے ہیں اور احمد اور ابن معین اور دیگر لوگ ثقہ کہتے ہیں مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۶/۲۸۸ تا ۲۹۶

• قال الحافظ العسقلانی رح یونس بن عبید - قال ابن سعد ثقة وقال احمد وابن معین والنسائی ثقة وقال ابن حبان فی الثقات کان من سادات اهل زمانه علما وفضلا وحفظا واتقانا وسنة وبغضا لاهل البدع مع التقشف الشدید والفقه فی الدین والحفظ الکثیر طالع التهذیب ۱۱/۴۴۲ الی ۴۴۵

• طالع التاریخ الصغیر ۲/۴۹ • حلیة الاولیاء ۳/۱۵ الی ۲۷

• الکامل لابن الاثیر ۴/۳۵۹ • تذکرة الحفاظ ۱/۱۴۵ • خلاصة تذهیب الکمال ۴۴۱

• شذرات الذهب ۱/۲۰۷

• حافظ عسقلانی رح فرماتے ہیں . یونس بن عبید .. ابن سعد کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں ، احمد ، ابن معین ، نسائی کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور ابن حبان ثقات میں کہتے ہیں کہ یہ اپنے زمانہ کے بزرگوں میں سے علم اور فضل اور حفظ اور اتقان میں ایک تھے ۔ مبتدعین کے ساتھ سخت بغض رکھتے تھے ۔

مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۱/ ۴۴۲ تا ۴۴۵

• مطالعہ کریں مندرجہ بالا کتابیں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

Scanned by PDFer

عن الحسن [1] ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم - الحسن بن ابی الحسن ... عن بکر بن عبد اللہ قال من سرہ ان ینظر الی افقہ من رأینا ما رأینا الذی ھو افقہ منہ فلینظر الی الحسن قال ابو قتادۃ العدوی علیکم بھذا الشیخ یعنی الحسن بن ابی الحسن فخذوا عنہ واللہ ما رأیت رجلا اشبہ رأیا بعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقال قتادۃ - کان من اعلم الناس بالحلال والحرام ۔ الجرح والتعدیل ۳/۴۲ • طالع المراسیل لابن ابی حاتم ۴۶ و ۶۵

- قال الحافظ البخاری ... عن مالک بن دینار قال لقیت معبد الجھنی فقال لقیت الفقہاء والناس لم ار مثل الحسن ... التاریخ الصغیر ۱/۲۰۴
- قال الحافظ ابن حبان ... الحسن بن ابی الحسن - رأی الحسن عشرین ومائۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان من علماء التابعین بالقرآن والفقہ والادب وکان من عباد اھل البصرۃ وزھادھم - مشاھیر علماء الامصار ۸۸ رقم ۶۴۲

(یونس بن عبید) حسن [1] سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں - الحسن بن ابی الحسن ، بکر بن عبد اللہ کہتے ہیں ، جو شخص ان میں سے زیادہ فقیہ دیکھتے ہیں جو ہم نے دیکھے ہیں تو حسن کو دیکھ لیں ۔ ابو قتادہ کہتے ہیں کہ تم پر لازم ہے یہ شیخ یعنی حسن بن ابی الحسن" اس سے اخذ کرو .. خدا کی قسم کہ میں نے عمر بن خطاب کے ساتھ زیادہ مشابہ اس سے کوئی نہیں دیکھا ہے ۔ قتادہ کہتے ہیں کہ یہ لوگوں سے زیادہ حلال اور حرام کو جاننے والے تھے الجرح والتعدیل ۳/۴۲ • مراسیل ابن ابی حاتم ۴۶ و ۶۵ بھی مطالعہ کریں ۔

- حافظ امام بخاری فرماتے ہیں کہ مالک بن دینار سے روایت ہے کہ میں معبد جہنی کے ساتھ ملا تو اس نے فرمایا کہ میں فقہاء کے ساتھ ملا ہوں اور حسن جیسے میں نے نہیں دیکھے ہیں تاریخ صغیر ۱/۲۰۴
- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں الحسن بن ابی الحسن کہ حسن نے ایک سو بیس (۱۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم دیکھے ہیں اور یہ علماء تابعین سے تھے قرآن اور فقہ اور ادب کے عالم تھے ۔ اور بصرہ کے عبادت گذاروں سے تھے - مشاھیر علماء الامصار ۸۸ رقم ۶۴۲

• قال الحافظ المزیؒ - الحسن بن ابی الحسن - قال بلال (بن ابی بردہ) سمعت ابی یقول واللہ لقد ادرکت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت احد اشبہ باصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الشیخ - قال ابو عوانہ عن قتادہ ما جلست فقیہا قط الا ورأیت فضل الحسن علیہ - طالع التفصیل فی تھذیب الکمال ۲۵۵ ولنسخۃ اخری ۹۵/۶ الی ۱۲۶

• قال الحافظ الذھبیؒ - الحسن بن ابی الحسن - سید اھل زمانہ علما وعملا - معرفۃ القراء ۶۵/۱

• وقال الحافظ الذھبیؒ - الحسن کبیر الشان رفیع الذکر رأسا فی العلم والعمل الکاشف ۱۶۰/۱

• طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۵۶۳/۴ الی ۵۸۸

• تذکرۃ الحفاظ ۷۱/۱ • میزان الاعتدال ۵۳۷/۱

• تضمینات الحافظ ابن حجر، ثقات العجلی ۱۱۳ رقم ۲۷۵

• حافظ مزیؒ فرماتے ہیں - الحسن بن ابی الحسن - بلال بن ابی بردہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے - خدا کی قسم میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ دیکھے ہیں اور میں نے کوئی زیادہ مشابہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ اس شیخ سے نہیں دیکھا ہے اور ابو عوانہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں کبھی کسی فقیہ کے ساتھ نہیں بیٹھا ہوں مگر حسن کی فضیلت اس پر دیکھی ہے

مطالعہ کریں تھذیب الکمال ۲۵۵ ، اور نسخہ دوم ۹۵/۶ تا ۱۲۶

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں الحسن بن ابی الحسن - اپنے زمانے والوں کے علم اور عمل میں سردار تھے معرفۃ القراء ۶۵/۱

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - الحسن - علم اور عمل میں رئیس کبیر الشان رفیع الذکر تھے الکاشف ۱۶۰/۱

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۵۶۳/۴ تا ۵۸۸

• تذکرۃ الحفاظ ۷۱/۱ • میزان الاعتدال ۵۳۷/۱

• تضمینات حافظ ابن حجر - ثقات عجلی ۱۱۳ رقم ۲۷۵

○ ○ ○ ○ ○ ○

- طالع التفصيل فی الکتب التالیۃ۔
- الطبقات الکبری لابن سعد ۷/۱۵۶ الی ۱۷۸ • التاریخ الکبیر ۲/۲۸۹ • المعرفۃ و التاریخ ۲/۳۲
- علل ابن المدینی ۱۶۰ الی ۱۷۵ • البدایۃ والنہایۃ ۹/۲۶۶
- وفیات الاعیان ۲/۶۹ • تہذیب الاسماء واللغات ۱/۱۶۱ • حلیۃ الاولیاء ۲/۱۳۱
- تہذیب التہذیب ۲/۲۶۳ • الفہرست للندیم ۲۰۳ • التقریب ۶۹ • غایۃ النہایۃ ۱/۲۳۵
- تتمۃ المختصر ۱/۲۷۶ لابن الوردی • جمہرۃ انساب العرب لابن حزم ۳۶۰
- خلاصۃ تذہیب الکمال ۷۷ • النجوم الزاہرۃ ۱/۲۶۷ • الکامل ۴/۲۰۵
- المعارف لابن قتیبۃ ۱۹۴ • الامصار ذوات الآثار ۱۷۸ للذہبی
- مفتاح السعادۃ ۲/۲۱ • اخبار القضاۃ ۲/۳ لمحمد وکیع
- تاریخ خلیفہ ۳۴۰ • طبقات الفقہاء للشیرازی ۹۱
- الکنی ۴۳ لمسلم • شذرات الذہب ۱/۱۳۶

نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں تفصیل مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں

جمیع الناس علی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ؎

؎ عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک۔ لم یکن الذین کفروا ... قال وسمانی قال نعم فبکی رواہ البخاری ۱/۵۳۷ الپاکستانیة "النسخة الثانیة" رقم ۴۹۵۹ • صحیح مسلم رقم ۷۹۹ • سنن الترمذی رقم ۳۷۹۵

• مسند احمد ۳/۱۳۱ • مسند عبدالرزاق ۴/۴۹۸ و ۵۰۰ رقم ۲۰۴۱۱

• سیر اعلام النبلاء ۱/۳۹۰ • الاستیعاب ۱/۴۹ علی هامش الاصابة

• قال الحافظ الذهبی۔ ابی بن کعب ابوالمنذر رضی اللہ عنہ اقرأ الامة عرض القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ عنه القراءة ابن عباس وابوهریرة وعبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہم شهد بدرا والمشاهد کلها ومناقبه کثیرة۔

(عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے) لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا ؎

؎ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے امر فرمایا ہے کہ آپ پر تلاوت کروں۔ لم یکن الذین کفروا۔ اس نے عرض کی کہ میرا نام لیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ تو وہ رونے لگا۔

بخاری نے روایت کی ہے ۱/۵۳۷ طبع پاکستانی • نسخہ دوم رقم ۴۹۵۹

• صحیح مسلم رقم ۷۹۹ • سنن الترمذی رقم ۳۷۹۵ • مسند احمد ۳/۱۳۱

• مسند عبدالرزاق ۴/۴۹۸ و ۵۰۰ رقم ۲۰۴۱۱ • سیر اعلام النبلاء ۱/۳۹۰

• الاستیعاب ۱/۴۹ بر حاشیہ اصابہ

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ ابی بن کعبؓ ابوالمنذر رضی اللہ عنہ، امت کا زیادہ قاری ... علیہ وسلم پر قرآن پیش کیا ہے اور اس سے ابن عباسؓ ابوہریرہؓ، عبداللہ بن ... قرأت اخذ کی ہے اور بدر اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے اور ...

Scanned by PDFer

. طالع معرفة القراء الكبار ۱/۲۸

الی ۳۲

• وقال الحافظ الذهبی. ابی بن کعب شهد بدرا وجمع القرآن فی حیاة النبی صلی الله علیه وسلم وعرض علی النبی صلی الله علیه وسلم وحفظ عنه علما مبارکا وکان راسا فی العلم والعمل رضی الله عنه طالع سیر اعلام النبلاء ۱/ ۳۸۹ الی ۴۰۲

مطالعہ کریں معرفۃ القراء الکبار ۱/ ۲۸ تا ۳۲

• اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابی بن کعب بدر میں حاضر تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قرآن کو جمع کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور آپ سے علم مبارک حفظ کیا اور علم و عمل میں رئیس تھے
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱/ ۳۸۹ تا ۴۰۲

وقال الحافظ ابونعیم۔ عن عبد اللہ بن رباح عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا المنذر ای ایۃ من کتاب اللہ معک اعظم قلت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم فضرب صدری وقال لیھنک العلم ابا المنذر۔ طالع حلیۃ الاولیاء ۱/۲۵۰ الی ۲۵۶ • تفسیر ابن کثیر ۱/۳۴
• القرطبی ۳/۲۶۸

• قال الامام ابن سعد۔ ابی بن کعب شھد بدرا واحدا والخندق والمشاھد کلھا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الطبقات الکبری ۳/۴۹۸ الی ۵۰۲

• قال الحافظ ابن عبد البرؒ۔ ابی بن کعبؓ شھد بدرا وکان احد فقہاء الصحابۃ واقرأھم لکتاب اللہ عزوجل

الاستیعاب علی ھامش الاصابۃ ۱/۴۷ الی ۵۲

• حافظ ابونعیم فرماتے ہیں۔ عبد اللہ بن رباح ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابا المنذر آپ کے پاس کتاب اللہ سے کونسی بڑی آیت ہے۔ تو میں نے عرض کیا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم تو سینہ پر مارا اور فرمایا، تجھے یہ علم مبارک ہو لے ابوالمنذر۔ مطالعہ کریں حلیۃ الاولیاء ۱/۲۵۰ تا ۲۵۶ • تفسیر ابن کثیر ۱/۳۴ • القرطبی ۳/۲۶۸

• امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں۔ ابی بن کعبؓ بدر اور اُحد اور خندق اور تمام جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ طبقات کبریٰ ۳/۴۹۸ تا ۵۰۲

• حافظ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں۔ ابی بن کعبؓ بدر کو حاضر ہوئے تھے اور صحابہ کے فقہاء میں سے ایک فقیہ تھے۔ اور کتاب اللہ کے زیادہ قاری تھے۔ استیعاب ۱/۴۷ تا ۵۲

- وقال الامام عز الدين ابن الاثيرؒ۔ ابی بن کعب له کنيتان ابو المنذر كناه رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو الطفيل كناه بها عمر رضي الله عنه بابنه الطفيل وشهد العقبة وبدرا وكان عمر يقول ابی سيد المسلمين۔ اسد الغابة ١/١٦١
- وقال الحافظ ابن عساكر۔ ابی بن کعبؓ شهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بدرا والعقبة وغيرهما من المشاهد واثبت الاقاويل عندنا انه مات سنة ثلاثين طالع التفصيل فی تهذيب تاريخ دمشق الكبير ٢/٣٢٥ الى ٣٣٤

- امام عزالدین ابن اثیر فرماتے ہیں ابی بن کعبؓ کے دو نام کنیت کے ہیں ابوالمنذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔

ابوالطفیل عمرؓ نے رکھا تھا۔ عقبہ اور بدر میں حاضر تھے اور عمرؓ فرماتے ہیں کہ ابی سید المسلمین ہیں۔
اسد الغابة ١/١٦١
- حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں۔ ابی بن کعبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر اور عقبہ وغیرہ جہادوں میں شامل تھے اور ہمارے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ ۳۰ھ میں وفات پاگئے تھے۔

تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ۲/۳۲۵ تا ۳۳۴

o o o o o

وذكره الحافظ ابن المديني في قضاة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طالع علل الحديث
طالع التفصيل في الكتب التالية -
تذكرة الحفاظ ١/١٦ • دول الاسلام ١/١٦ • الكاشف ١/٥٢ • المعين في
طبقات المحدثين ١٩ كلها للحافظ الذهبي • مسند احمد ٥/١١٣ • الاصابة ١/١٩
تاريخ خليفه ١٦٧ • مشاهير علماء الامصار ١٣ • التاريخ الكبير ٢/٣٦ المعارف ١١٣
تتمة المختصر لابن الوردي ١/٢٢٦ • الجرح والتعديل ٢/٢٩٠ • التهذيب ١/١٦٧.
تهذيب الاسماء واللغات ١/١٠٨ • كنز العمال ١٣/١٦١ • مجمع الزوائد ٩/٣١١
تهذيب الكمال ٦٩ و ٧٠ • ونسخة ثانية ٢/٢٦٢ • خلاصة تذهيب الكمال ٢٤
عدة الصابرين ١٢١ لابن القيم • شذرات الذهب ١/٣٢ • رياض الصالحين ١٢٧
غاية النهاية ١/١٣١ • صفة الصفوة ١/١٨٨ • المعتصر من المختصر من
مشكل الآثار ٢/٢٧٠

• اور حافظ ابن مدینیؒ نے ابی بن کعب کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قضاۃ میں شمار کیا ہے۔

علل الحدیث ۱۲

نوٹ: مندرجہ بالا کتابوں میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
کے مناقب مطالعہ کریں۔

فكان يصلي لهم عشرين ركعة [1]

---

[1] ابو داود مع شرحه بذل المجهود ۷/ ۲۵۲ ● طالع سير اعلام النبلاء ۱/ ۴۰۰
● مختصر سنن ابي داود ۲/ ۱۲۶ للحافظ المنذري
● قال الحافظ المروزيؒ - زيد بن وهب ... كان عبد الله بن مسعود يصلي بنا في شهر رمضان فينصرف وعليه ليل - قال الاعمش كان يصلي عشرين ركعة ويوتر بثلاث
طالع قيام الليل ۲۰۰

حضرت ابي بن كعب رضی اللہ عنہ ان کو بیس تراویح پڑھایا کرتے تھے [1]

---

[1] ابو داود مع شرح بذل المجهود ۷/ ۲۵۲ ● مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱/ ۴۰۰
● مختصر سنن ابي داود ۲/ ۱۲۶ ، حافظ المنذریؒ
● حافظ مروزی فرماتے ہیں ، زید بن وھب ، کہتے ہیں کہ ہم کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مہینہ رمضان میں نماز پڑھاتے تھے اور جب واپس جاتے تو ابھی رات تھی ۔
حضرت اعمش کہتے ہیں کہ وہ بیس تراویح اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے قیام اللیل ۲۰۰

والخامس منها ما روى الحافظ ابن ابی شیبة له حدثنا حمید بن عبد الرحمن الخ

مر ذکره فی الدلیل الثالث

قال الحافظ ابن حبان ۔ حمید بن عبد الرحمن ۔ من المتقنین ۔ مشاهیر علماء الامصار ۳/۱۷۳ رقم ۱۳۶۲

قال الحافظ ابن ابی حاتم ۔ حمید بن عبد الرحمن ۔ عن یحیی بن معین قال حمید بن عبد الرحمن ثقة ۔ طالع الجرح والتعدیل ۳/۲۳۵

قال الحافظ المزی حمید بن عبد الرحمن ۔ قال ابوبکر الاثرم اثنی ابو عبد الله احمد بن حنبل علی حمید الرواسی ووصفه بخیر وقال اسحق بن منصور عن یحیی بن معین ثقة وذکره ابو حاتم ابن حبان فی کتاب الثقات ۔ طالع تهذیب الکمال ۷/۳۷۵ الی ۳۷۸ نسخة ثانیة ۳۳۷

قال الحافظ الذهبی ۔ حمید بن عبد الرحمن اثنی علیه احمد ووثقه یحیی بن معین وقال ابوبکر بن شیبة قل من رایت مثله

طالع تذکرة الحفاظ ۱/۲۸۸ و ۲۸۹ ٭ الکنی للدولابی ۲/۴۷

ذریعے اثبات کے لئے پانچویں دلیل وہ ہے جو حافظ ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم کو حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا ہے ۔

اس کی تفصیل تیسری دلیل میں گذر چکی ہے ۔

حافظ ابن حبان فرماتے ہیں ۔ حمید بن عبد الرحمن متقنین سے ہیں مشاہیر علماء الامصار ۳/۱ رقم ۱۳۶۲

حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ حمید بن عبد الرحمن ۔ یحیی بن معین کہتے ہیں کہ حمید بن عبد الرحمن ثقہ ہیں ۔

مطالعہ کریں الجرح والتعدیل ۳/۲۳۵

حافظ مزی فرماتے ہیں ۔ حمید بن عبد الرحمن ۔۔۔ ابوبکر اثرم فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل ، حمید رواسی کی بھلائی سے تعریف فرماتے تھے اور اسحاق بن منصور یحیی بن معین ۔ سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور ابو حاتم ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ۔ مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۳۷۵/۳ تا ۳۷۸ نسخہ دوم ۳۳۷

حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ حمید بن عبد الرحمن کی صفت احمد بیان کرتے تھے اور یحیی بن معین نے توثیق فرمائی ہے اور ابوبکر ابن شیبہ فرماتے ہیں کہ بہت کم ہیں نے اس جیسے آدمی دیکھے ہیں ۔ مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۸۸ و

٭ الکنی للدولابی ۲/۴۷

۵

قال الحافظ العسقلانی۔ حمید بن عبد الرحمن ... قال الاثرم اثنی علیه احمد و وصفه بخیر وقال ابن معین ثقة ثبت عاقل ناسك طالع التهذیب ۳/۴۴
طالع التفصیل فی الکتب التالیة

- التاریخ الکبیر ۲/۳۴۶ • التاریخ الصغیر ۲/۲۴۶ • طبقات ابن سعد ۶/۲۹۸
- الکاشف ۱/۱۹۲ • الکامل لابن الاثیر ۵/۱۲۲ • شذرات الذهب ۱/۳۴۷
- جمهرة لابن حزم ۳۳ • خلاصة تذهیب الکمال ۹۴ • علل الامام احمد ۱/۱۶ و ۱۸۵
- ثقات ابن حبان ۶/۱۹۴ • العبر ۱/۲۳۸ • تضمینات حافظ ابن حجر
- ثقات العجلی ۱۳۴
- احال محقق تهذیب الکمال علی تاریخ یحیی بروایة الدوری ۲/۱۲۶
- تاریخ الدارمی رقم ۲۴۳
- اسماء الدارقطنی الترجمة ۱۸۶ • رجال صحیح مسلم لابن منجویه الورقة ۴۱
- رجال البخاری للباجی الورقة ۴۵ • الجمع لابن القیسرانی ۱/۸۹
- تاریخ الاسلام الورقة ۶۹ • تذهیب التهذیب ۱ الورقة ۱۷۹
- اکمال مغلطای ۱/ الورقة ۲۹۷ • نهایة السول الورقة ۷۸

حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ اثرم کہتے ہیں کہ اس کی صفت احمد نے کی ہے اور ابن معین ثقہ ثبت عاقل عابد کہتے ہیں۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۳/۴۴

نوٹ) تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں
دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

له قال الامام ابن حبان ـ الحسن بن صالح ـ كان من المتقنين واهل الفضل فی الدين
مشاهير علماء الامصار ۱۷۰ رقم ۱۳۵۱

• قال الحافظ ابن عدی ـ الحسن بن صالح ـ ثنا ابن ابی مریم سمعت یحیی بن معین یقول الحسن ثقة مستقيم الحديث ـ روی عثمان بن سعيد قلت ليحيی بن معين فعلی احب اليك او الحسن بن صالح فقال كلاهما مامونان ثقتان روی عباس عن يحيی قال يكتب رأی الحسن ابن صالح ورأی الاوزاعی وهؤلاء ثقات طالع التفصيل فی الكامل ۲ / ۷۲۲ و ۷۳۰

• قال الحافظ ابن ابی حاتم ... ابن ابی حيثمة فيما كتب الی قال سمعت يحيی بن معين يقول الحسن بن صالح ثقة سمعت ابی يقول الحسن بن صالح ثقة متقن حافظ

قال ابن ابی حاتم سئل ابو زرعة عن الحسن بن صالح قال اجتمع فيه اتقان وعبادة و زهد طالع الجرح والتعديل ۳ / ۱۸

حمید بن عبد الرحمن حسن سے روایت کرتے ہیں

له حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ حسن بن صالح متقنین اور دین میں اہل فضل سے تھے مشاہیر علماء الامصار ۱۷۰

• حافظ ابن عدی فرماتے ہیں حسن بن صالح ـ یحیی بن معین کہتے ہیں کہ حسن ثقہ مستقیم الحدیث ہیں ۔ عثمان بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے یحیی بن معین سے پوچھا کہ آپ کو پسند ہے یا حسن بن صالح تو فرمایا دونوں ثقہ اور مامون ہیں اور عباس یحیی سے نقل کرتے ہیں حسن بن صالح اور اوزاعی کی رای لکھی جاتی ہے ۔ اور یہ ثقات ہیں تفصیل مطالعہ کریں کامل ۲ / ۷۲۲ و ۷۳۰

• حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ ابن ابی حیثمہ نے یحیی بن معین سے سنا ہے کہ حسن بن صالح ثقہ ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں نے باپ سے سنا ہے کہ حسن بن صالح ثقہ متقن حافظ ہیں اور فرماتے ہیں کہ حسن بن صالح کے متعلق ابو زرعہ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں اتقان عبادت اور زہادت جمع ہیں ۔

الجرح والتعديل ۳ / ۱۸

قال الحافظ المزیؒ ۔ الحسن بن صالح ۔عن یحیی بن معین ۔ الحسن بن صالح ثقة وقال ابراھیم عن یحیی ثقة مامون وقال ابو زرعة اجتمع فیه اتقان وفقه وقال ابو حاتم ثقة حافظ متقن وقال النسائی ثقة طالع تھذیب الکمال ۶/۱۷۷ الی ۱۹۱

حافظ مزیؒ فرماتے ہیں ۔حسن بن صالح ۔ یحیی بن معین کہتے ہیں کہ حسن بن صالح ثقہ ہیں اور ابراھیم یحیی سے نقل کرتے ہیں کہ ثقہ مامون ہیں اور
ابوزرعہ کہتے ہیں کہ اس میں اتقان اور فقہ جمع ہیں اور ابوحاتم کہتے ہیں کہ ثقہ حافظ متقن ہیں
نسائی کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۶/۱۷۷ "تا ۱۹۱

مطالع التفصیل فی الکتب التالیة

- سیر اعلام النبلاء ۷/۳۶۱ الی ۳۶۱ ● تذکرة الحفاظ ۱/۲۱۶ و ۲۱۷ دول الاسلام ۱/۱۱۲
- میزان الاعتدال ۱/۴۹۷ ● الکاشف ۱/۱۶۲ ● التهذیب ۲/۲۸۵
- التقریب ۸۰ ● طبقات ابن سعد ۶/۳۸۵ ● الفہرست للندیم ۲۲۷
- التاریخ الکبیر ۲/۲۹۵ ● التاریخ الصغیر ۲/۱۳۶ ● حلیة الاولیاء ۷/۳۲۷
- المعرفة والتاریخ ۲/۸۰۵ ● المعارف لابن قتیبة ۹۲ ● خلاصة تذہیب الکمال ۷۸
- شذرات الذہب ۱/۲۶۶ ● الانساب للسمعانی ۳/۱۵۳ ● الکامل لابن الاثیر ۶/۶۹
- البدایة والنہایة ۱۰/۱۵ ● السابق واللاحق للبغدادی ۱۸۶ الجواہر المضیة ۲/۱۱
- اخبار القضاة لوکیع ۳/۱۸۴ و ۲۶۶ ● العبر للذہبی ۱/۲۴۹
- ثقات ابن حبان ۶/۱۶۴ ● طبقات الشیرازی ۶۶ ● ثقات ابن شاہین ۳ و رقم ۱۸۷
- ثقات العجلی ۱۱۵ رقم ۲۸۰ ● الوافی بالوفیات ۱۲/۵۹ ● تاریخ ابن معین ۲/۱۱۶
- احال بعض المحققین علی طبقات الحفاظ ۹۲ ● رجال صحیح مسلم لابن منجویه الورقة ۷۲
- اخبار سنة ۱۶۷

انوٹ) تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں
مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

عن عبد العزیز بن رفیع له قال کان ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

له قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ - عبد العزیز بن رفیع - انا عبد اللہ بن احمد - فیما کتب الی قال قال ابی عبد العزیز بن رفیع ثقۃ (قال) ذکرہ ابی عن اسحاق بن منصور عن یحیی بن معین قال عبد العزیز بن رفیع ثقۃ سألت ابی عن عبد العزیز بن رفیع فقال ثقۃ الجرح والتعدیل ۵/۳۸۱

- قال الحافظ المزیؒ عبد العزیز بن رفیع - قال عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ واسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین وابو حاتم والنسائی ثقۃ تہذیب الکمال ۸۳۷
- قال الحافظ الذہبیؒ - عبد العزیز بن رفیع المحدث الثقۃ ابو عبد اللہ الاسدی وثقہ غیر واحد طالع سیر اعلام النبلاء ۵/۲۲۸ • ثقات ابن حبان ۵/۱۲۳

اور حسن اعبد العزیز بن رفیع سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ (حضرت) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

له حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں - عبد العزیز بن رفیع .. عبداللہ بن احمد نے ہم کو خبر دی ہے کہ مجھے باپ نے فرمایا کہ عبد العزیز بن رفیع ثقہ ہیں اور ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے اسحٰق بن منصور سے وہ یحیی بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ عبد العزیز بن رفیع ثقہ ہیں اور میں نے اپنے باپ سے عبد العزیز بن رفیع کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ثقہ ہیں - الجرح والتعدیل ۵/۳۸۱

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں - عبد العزیز بن رفیع - عبداللہ بن احمد بن حنبل اپنے باپ سے اور اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے اور ابو حاتم اور نسائی بھی ثقہ کہتے ہیں - تہذیب الکمال ۸۳۷
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - عبد العزیز بن رفیع - محدث ثقہ ابو عبداللہ اسدی ہے - اور اس کی توثیق کافی لوگوں نے کی ہے - مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۵/۲۲۸

يصلي بالناس في رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر بثلاث [1]

• قال الحافظ العسقلاني عبد العزيز بن رفيع، وقال احمد ويحيى وابو حاتم والنسائي ثقة وقال ابن حبان مات بعد الثلاثين ومائة قلت كذا قال في الثقات وقال العجلي ثقة وقال يعقوب بن شيبة يقوم حديثه مقام الحجة تهذيب التهذيب ٦/٣٣٨

• طالع ثقات ابن شاهين ٣٣٥ • مشاهير علماء الامصار ٨٤ • خلاصة تذهيب الكمال ٢٣٩ • كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ١/٣٠٧ • ثقات العجلي ٣٠٤

• التاريخ الكبير ٥/١١ • العبر ١/١٣١

• الكاشف ٢/١٧٥

تنبيه) العنوان في مصنف ابن ابي شيبة عن حسن عبد العزيز بن رفيع لكن هذا خطأ بل هذا عن الحسن عن عبد العزيز بن رفيع كما لا يخفى فتدبر

---

[1] المصنف ٢/٣٩٣ قال المحقق حسين اسد هذا مرسل قوي السند حاشيه ٢ على ٤/ سير اعلام النبلاء وكذلك قال الامام النيموي في آثار السنن واسناده مرسل قوي ٢٥٣

لوگوں کو مدینہ منورہ میں شہر رمضان میں بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے [1]

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں عبدالعزیز بن رفیع ـ احمد اور یحیی اور ابو حاتم اور نسائی ثقہ فرماتے ہیں اور ابن حبان فرماتے ہیں کہ ۱۳۰ھ کے بعد اس کی وفات ہوئی ہے۔ میں کہتا ہوں اس طرح ثقات میں بھی فرمایا ہے اور عجلی ثقہ کہتے ہیں اور یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں کہ اس کی حدیث حجت کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۶/۳۳۸

• مطالعہ کریں ثقات ابن شاہین ۱۲۳ • مشاہیر علماء الامصار ۸۴ • خلاصہ تذہیب الکمال ۲۳۹ • کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۳۰۷ • ثقات العجلی ۳۰۴ • الکاشف ۲/۱۷۵

تنبیہ) مصنف ابن ابی شیبہ مطبوعہ میں عن حسن عبدالعزیز بن رفیع ہے لیکن یہ خطا ہے بلکہ یہ عن الحسن عن عبدالعزیز بن رفیع ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں فکر کر

[1] المصنف ۲/۳۹۳ • محقق علامہ حسین اسد فرماتے ہیں کہ یہ مرسل قوی السند ہے حاشیہ ۲ بر صفحہ ۱/۴۰۴ سیر اعلام النبلاء
• علامہ نیموی بھی کہتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔ آثار السنن ۲۵۳

والسادس منها ما روی عن زید بن علی [1]

---

[1] قال الحافظ الذهبی.. زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الهاشمی رضی الله عنهم وکان ذا علم وجلالة وصلاح ... وخرج فاستشهد وقتل وقتل ومعرفة ثم صلب اربع سنین الخ

قال عبد الرحمن الرواجنی انبا نا عمرو بن القاسم قال دخلت علی جعفر الصادق وعنده ناس من الرافضة فقلت انهم یبرؤن من عمک زید فقال برأ الله ممن تبرأ منه کان والله اقرأ نا لکتاب الله وافقهنا فی دین الله واوصلنا للرحم ما ترکنا وفیه مثله ... (قال الحافظ الذهبی)

قلت خرج متأولاً وقتل شهیدا .. طالع سیر اعلام النبلاء ۵/۳۸۹ الی ۳۹۱

اور وسیل عظیم برائے اثبات لبست تراویح ان میں سے وہ ہے جو زید بن علی سے روایت ہے [1]

---

[1] حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔ اور یہ صاحب علم اور عزت اور صلاح تھے اور یہ نکلے اور شہید ہو گئے اور معرفہ میں قتل کئے گئے پھر چار سال سولی پر لٹکائے گئے تھے۔ عمرو بن قاسم کہتے ہیں کہ میں جعفر صادق کے پاس گیا تو اس کے پاس روافض بیٹھے تھے تو میں نے کہا کہ یہ تیرے چچا زید سے برأت کرتے ہیں تو اس نے فرمایا کہ جو اس سے بری ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جائے خدا کی قسم کہ یہ ہم میں سے کتاب اللہ کا قاری اور اللہ تعالیٰ کے دین میں فقیہ اور صلہ رحمی والے تھے۔ اس کی مثال ہم نے نہیں چھوڑی (حافظ ذہبی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ یہ تاویل کرتے ہوئے نکلے اور شہید ہو گئے

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۵/ ۳۸۹ تا ۳۹۱

• قال الامام ابن سعد۔ زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم۔ قتل زید بن علی رحمہ اللہ یوم الاثنین للیالتین خلتا من صفر سنة عشرین ومائة الطبقات الکبری ۳۲۵/۵ و ۳۲۶

• قال الحافظ ابن عساکرؒ زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم (لما خرج من هشام فقال) من احب الحیات ذل ثم انشا یقول

• امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں۔ زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم۔ زید بن علی رحمہ اللہ بروز پیر ۱۲۰ھ دو دن صفر کے گذرے تھے کہ شہید ہو گئے طبقات کبری ۵/۳۲۵ و ۳۲۶

• حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں۔ زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم جب ہشام سے نکلے تو فرمایا جو زندگی پسند کرتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے پھر اشعار پڑھے فرمایا



- لا نطمعوا ان تهينونا ونكرمكم ٭ وان نكف الاذى عنكم وتؤذونا
- الله يعلم انا لا نحبكم ٭ ولا نلومكم ان لا تحبونا
- كم امرئ مولع فى بغض صاحبه ٭ نحمد الله نقلوكم وتقلونا

ثم حلف ان لا يلقى هشاما ولا يسأله صفرا ولا بيضا نخرج فى اربعة الاف بالكوفة فاحتال عليه بعض من كان يهوى هشاما فدخلوا عليه وقالوا ماتقول فى ابى بكر وعمر (رضى الله عنهما) فقال رحم الله ابابكر وعمر صاحبى رسول الله صلى الله عليه وسلم اين كنتم قبل اليوم فقالوا ما نخرج معك او تبرأ منهما فقال لا نعل هما اماما عدل فتفرقوا عنه وبعث هشام اليه قوما فقتلوه وصلبوه على خشبة ۔

طالع التفصيل فى تهذيب ابن عساکر ٦/ ١٧ الى ٢٧

- یہ توقع نہ کرو کہ تم ہماری اہانت کروگے اور ہم تمہاری عزت کریں گے
- اور ہم تم کو ضرر نہیں پہنچائیں گے اور تم ہم کو ضرر پہنچاؤ گے
- اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم تمہارے ساتھ محبت نہیں رکھتے
- اور ہم تم پر ملامت نہیں کرتے کہ تم ہمارے ساتھ محبت نہیں رکھتے
- اور کتنے مرتبہ آدمی اپنے ساتھی کے بغض ہیں
- اور ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ عداوت کرتے ہیں اور تم ہمارے ساتھ

پھر قسم کھائی کہ ھشام سے نہیں ملے گا اور نہ اس سے سونا چاندی مانگے گا پھر چار ہزار کے ساتھ کوفہ میں نکلے تو جو لوگ ھشام کے ساتھ محبت رکھتے تھے تو حیلہ کے ساتھ اس کو اندر چلے گئے اور کہنے لگے کہ تو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے متعلق کیا کہتے ہو تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکر وعمر پر رحم فرماوے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے کہ آج سے پہلے تم کہاں تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ نہیں نکلیں گے جب تک تو نے ان دونوں سے براءت نہ کی ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں کروں گا یہ دونوں عادل امام تھے تو وہ لوگ ان سے چلے گئے اور ھشام نے آپ کے پاس آدمی بھیج دیئے تو آپ کو قتل کیا اور لکڑی پر سولی دیا ۔ تفصیل دیکھیں تہذیب ابن عساکر ٦/ ١٧ تا ٢٧

○ ○ ○ ○ ○ ○

- قال الامام ابن شاكر الكتبي المتوفى ٧٦٤ھ - زيد بن علي - اما الرافضة فقد جاؤا الى زيد بن علي وقالوا له تتبرأ من ابي بكر وعمر حتى نكون معك فقال بل اتولاهما قالوا اذن نرفضك فسميت الرافضة فوات الوفيات ٢/٣٥
- طالع التفصيل والمظالم عليه - في تتمة المختصر ٢٧٢/١ • البداية والنهاية ٩/٣٢٩
- التاريخ الكبير ٣/٤٠٣ • الجرح والتعديل ٣/٥٦٨ • مشاهير علماء الامصار ٦٣
- وفيات الاعيان ٥/١٢٢ • د ٦/١١٠ • تاريخ ابن خلدون ٣/٩٨
- التهذيب ٣/٤١٩ • التقريب ١١٣ • الفهرست للنديم ٢٢٦ • مروج الذهب ٣/٢١٧
- خلاصة تذهيب الكمال ١٢٩ • الكامل لابن الاثير ٤/٢٤٠ و ٢٤٥
- المعرفة والتاريخ ٢/٨٠٧ و ٣/٣٤٨ • شذرات الذهب ١/١٥٨
- تهذيب الكمال ٤٥٦ • طبقات الخليفة ٢٥٨ • تاريخ الطبري ٧/٩١ الى ٩٦

- امام ابن شاکر کتبی متوفی ٧٦٤ھ فرماتے ہیں۔ زید بن علی ۔ روافض زید بن علی کے پاس آ گئے اور کہنے لگے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے برأت کریں تو ہم تمہارے ساتھ ہو جائیں گے تو آپ نے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ محبت کروں گا تو انہوں نے کہا کہ ہم تم کو چھوڑ دیں گے تو روافض کو اس لئے روافض کہتے ہیں :-

فوات الوفیات ٢/٣٥

نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں تفصیل دیکھ لیں
دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں -

عن ابيه [1]

---

[1] قال الامام ابن سعدؒ علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ .. قالوا وکان علی بن الحسین ثقة مامونا کثیر الحدیث عالما رفیعا ورعا — طالع الطبقات الکبری ۵/ ۲۱۱ الی ۲۲۲

- وقال الحافظ ابن حبان ... علی بن الحسین .. کان من افاضل بنی هاشم من فقهاء اهل المدینة وعبادهم - وکان .. یقال - ان علی بن الحسین سید العابدین فی ذلک الزمان ثقات ابن حبان ۵/ ۱۵۹ و ۱۶۰
- قال الحافظ الذهبیؒ - علی بن الحسین بن الامام علی بن ابی طالب - السید الامام زین العابدین الهاشمی - قال ابن سعد کان علی بن الحسین ثقة مامونا ... الخ قال الزهری کان علی بن الحسین من افضل اهل بیته -

---

(حضرت زید اپنے باپ (علی رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں

---

[1] امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں - علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ - کہتے ہیں کہ علی بن الحسین ثقہ مامون کثیر الحدیث عالم رفیع پرہیز گار تھے - طبقات کبریٰ ۵/ ۲۱۱ تا ۲۲۲ مطالعہ کریں۔

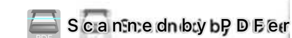
- حافظ ابن حبان کہتے ہیں - علی بن الحسین بنو ہاشم کے افاضل میں سے تھے اور مدینے کے فقہاء اور عابدوں سے تھے -
اور کہا جاتا ہے کہ علی بن الحسین اس زمانہ میں سید العابدین تھے - ثقات ابن حبان ۵/ ۱۵۹ اور ۱۶۰
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ
علی بن الحسین بن امام علی بن ابی طالبؓ السید الامام زین العابدین ھاشمی ہیں
- ابن سعدؒ کہتے ہیں کہ
علی بن الحسین ثقہ مامون ... ہیں - زہریؒ کہتے ہیں کہ علی بن حسین اہل بیت کے افضل لوگوں

...طالع التفصيل فی سیر اعلام النبلاء ٤/ ٣٨٦ الی ٤٠١

- قال الحافظ العجلیؒ :- علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب تابعی ثقة تاریخ الثقات ٣٤٤، ٣٤٥ رقم ١١٨٠
- قال الحافظ ابن الجوزیؒ - علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ علیہم السلام وکان لا یدع صلاة اللیل فی الحضر والسفر وکان یقول عجبت للمتکبر الفخور الذی کان بالامس نطفة ثم هو غداً جیفة وعجبت کل العجب لمن شك فی الله وهو یری خلقه وعجبت

ہی سے تھے ۔ دیکھیں تفصیل سیر اعلام النبلاء ۴/ ۳۸۶ تا ۴۰۱

- حافظ عجلیؒ فرماتے ہیں کہ علی بن الحسین تابعی ثقہ ہیں۔ تاریخ الثقات ۳۴۴ و ۳۴۵ رقم ۱۱۸۰
- حافظ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں۔ علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ، سفر اور اقامت دونوں حالتوں میں تہجد کی نماز نہیں چھوڑتے تھے اور فرماتے ہیں تعجب کرتا ہوں متکبر فخر والے جو کل نطفہ تھا پھر صبح مردار ہو جائے گا اور میں اس شخص پر زیادہ تعجب کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے وجود میں شک کرتا ہے اور وہ اپنی پیدائش دیکھتا ہے ۔



كل العجب لمن انكر النشأة الاخرى وهو يرى النشأة الاولى وعجبت كل العجب لمن عمل لدار الفناء وترك دار البقاء وقال الفرزدق ؎

- هذا ابن خير عباد الله كلهم — هذا التقي النقي الطاهر العلم
- هذا الذي تعرف البطحاء وطأته — والبيت يعرفه والحل والحرم
- يكاد يمسكه عرفان راحته — ركن الحطيم اذا ما جاء يستلم
- ان عد اهل التقى كانوا ائمتهم — او قيل من خير اهل الارض قيل هم

طالع التفصيل فی صفة الصفوه ۲/۹۳ الی ۱۰۲

- قال الامام ابن خلکان :- زین العابدین ابو الحسن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالبؓ وفضائل زین العابدین ومناقبه اکثر من ان تحصر طالع وفیات الاعیان ۳/۲۶۷ الی ۲۶۹

اور میں اس پر بڑا تعجب کرتا ہوں جو دوسری مرتبہ پیدائش سے انکار کرتا ہے اور اس نے اول مرتبہ پیدائش دیکھی ہے اور میں اس پر تعجب کرتا ہوں جو فانی گھر کے لئے کام کرتا ہے اور دائمی گھر کو چھوڑتا ہے اور فرزدق کہتے ہیں

- یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بہتر شخص کا بیٹا ہے
- یہ پرہیزگار اور پاک دامن اور نشان ہے
- یہ وہ شخص ہے جس کی قدم کی جگہ مقام بطحیٰ بھی جانتا ہے
- اور حل وحرم اور بیت اللہ (سب) اس کو جانتے ہیں
- شاید اس کو پہچاننے کی وجہ سے حجر اسود اس کو روکے جب یہ اس کو چومتا ہے
- اگر متقی لوگ شمار کئے جاتے ہیں تو یہ ان کے پیشوا ہیں۔
- یا کہا جائے کہ زمین میں بہترین مخلوق کون ہیں کہا جاتا ہے کہ یہی ہیں۔

تفصیل صفۃ الصفوۃ ۲/۹۳ تا ۱۰۲ مطالعہ کریں

- امام ابن خلکان فرماتے ہیں زین العابدین ابو الحسن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ فضائل اور مناقب زین العابدین زیادہ ہیں اس سے کہ اس کو شمار کئے جائیں

مطالعہ کریں وفیات الاعیان ۳/۲۶۷ تا ۲۶۹

- قال الامام نووی علی بن الحسین رضی اللہ عنہما ... رویناعن شیبۃ بن نعامۃ
قال لما توفی علی بن الحسین وجدوہ یقوت مائۃ اہل بیت بالمدینۃ فی السر
توفی بالمدینۃ سنۃ اربع وتسعین وقیل سنۃ اثنتین وتسعین
تہذیب الاسماء واللغات ۱/۳۴۳
- طالع التفصیل فی الکتب التالیۃ
- تذکرۃ الحفاظ ۱/۷۴ • التاریخ الکبیر ۶/۲۶۶ • المعرفۃ والتاریخ ۱/۳۶۰
- الجرح والتعدیل ۶/۱۷۸ • مروج الذہب ۳/۱۶۹ • حلیۃ الاولیاء ۳/۱۳۳
- تتمۃ المختصر ۱/۲۷۱ • البدایۃ والنہایۃ ۹/۱۰۳ • الکامل لابن الاثیر ۲/۲۹۷
- التہذیب ۷/۳۰۴ • النجوم الزاہرۃ ۱/۲۲۹ • المعارف لابن قتیبۃ ۹۴
- تہذیب الکمال ۹۶۱ الی ۹۶۴ • خلاصۃ تذہیب الکمال ۲۷۲
- فوات الوفیات ۴/۳۳۲ • غایۃ النہایۃ ۱/۵۳۴ • العبر للذہبی ۱/۸۳
- الکاشف ۲/۲۴۶ • طبقات الفقہاء لابی اسحٰق الشیرازی ۴۶
- تاریخ اسماء الثقات ۲۰۶ رقم ۷۲۴ للحافظ ابی حفص احمد بن عثمان المعروف بابن شاہین

- امام نووی فرماتے ہیں۔ علی بن الحسین رضی اللہ عنہما شیبہ بن نعامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب علی بن الحسین کی وفات ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ ایک سو گھر کو مدینہ میں خفیہ طور پر کھانا کھلاتے۔ اور ۹۴ھ یا ۹۲ھ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔
مطالعہ کریں تہذیب الاسماء واللغات ۱/۳۴۳
(نوٹ) مندرجہ بالاکتابیں آپ کے مناقب کے لئے مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

له قال الحافظ الذهبيؒ - الحسين الشهيد الامام الشريف سبط رسول الله صلى الله عليه وسلم وريحانته من الدنيا ومحبوبه ابو عبد الله الحسين بن امير المؤمنين ابي الحسن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم عن عليؓ قال الحسينؓ اشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم من صدره الى قدميه - عن ابن ابي نعيم قال كنت عند ابن عمر فسأله رجل عن دم البعوض فقال ممن انت فقال من اهل العراق قال انظر الى هذا يسألني عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحانتاي من اهل الدنيا - طالع مناقبه رضي الله عنه وانفسه عليه في سير اعلام النبلاء ۳/ ۲۸۰ الى ۳۲۱

• قال الحافظ ابن كثيرؒ قال قتادة ولد الحسينؓ لست سنين وخمسة اشهر ونصف من التاريخ وقتل يوم عاشوراء في المحرم سنة احدى وستين وله اربع وخمسون سنة وستة اشهر ونصف رضي الله عنه وفصل الحافظ ابن كثيرؒ مناقبه والفضائل باتم تفصيل وذكر بعض من اشعاره رضي الله عنه

اور وہ اپنے دادا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

له حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں حسین شہید امام شریف نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کا ریحان اور محبوب ابو عبد اللہ حسین بن امیر المؤمنین ابی الحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حسین سینہ سے قدم تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ ہیں۔ ابن ابی نعیم کہتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ آدمی نے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھا ابن عمرؓ نے فرمایا کہاں کا ہے اس نے جواب دیا کہ عراق کا آپ نے فرمایا اس کو دیکھو کہ مچھر کے خون کے بارے پوچھتا ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ قتل کیا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ دونوں اہل دنیا کے ریحان ہیں آپ کے مناقب اور اس کا مفصل سیر اعلام النبلاء ۳/۲۸۰ تا ۳۲۱ میں دیکھ لیں۔ • حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں اور یوم عاشوراء محرم سنہ ۶۱ھ میں قتل کئے گئے ہیں۔ اور اس کی عمر ۵۴ سال اور چھ مہینے اور پندرہ دن تھی۔ حافظ ابن کثیرؒ نے آپ کے مناقب اور آپ کے فضائل تفصیل طور پر بیان کئے ہیں۔ اور آپ کے بعض اشعار بھی ذکر کئے ہیں۔
(رضی اللہ عنہ)

وحيث قال رضی اللہ عنہ

واسترزق الرحمن من فضلہ فلیس غیر اللہ من الرازق
من ظن ان الناس یغنونہ فلیس بالرحمن بالواثق
او ظن ان المال من کسبہ زلت بہ النعلان من خالق

البدایة والنہایة ۸/۱۴۹ الی ۲۱۲

قال الامام ابن الوردی بعد بیان المظالم علی الامام حسین رضی اللہ عنہ وعلی اہل بیتہ رضی اللہ عنہم اجمعین بان لما بعیتہ لہ وصلوا الی المدینة اتیہم نساء بنی ہاشم حاسرات وفیہن ابنة عقیل بن ابی طالب وہی تبکی وتقول

حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

- مہربان ذات کے فضل سے رزق طلب کر
- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رزق دینے والا نہیں۔
- جس شخص کا گمان ہو کہ لوگ اس کو غنی کریں گے
- اس کا اللہ تعالیٰ پر اعتماد کامل نہیں
- یا اس کا گمان یہ ہو کہ مال اس کے کسب کا نتیجہ ہے
- تو اس کے جوتے خالق سے پھسل گئے۔

مطالعہ کریں البدایہ والنہایہ ۸/۱۴۹ تا ۲۰۲

- امام ابن وردیؒ ان مظالم کا ذکر کرتے ہیں جو آپ پر ڈھائے گئے ہیں اور آپ کے اہل بیت پر پھر فرماتے ہیں کہ جب مدینہ کو اہل بیت پہنچ گئے بنی ہاشم کے ننگے سر عورتیں ملیں اور ان میں عقیل بن ابی طالب کی بیٹی تھی اور وہ رو رہی تھی اور فرما رہی تھی۔

- ماذا تقولون إن قال النبي لكم ... ماذا فعلتم وأنتم آخر الأمم
- بعترتي وبأهلي بعد مفتقدي ... منهم أسارى وصرعى ضرجوا بدم
- ما كان هذا جزائي إذ نصحت لكم ... أن تخلفوني بسوء في ذوي رحمي

ثم قال الإمام ابن الوردی قلت ... قلت ... لك مضعنا عجز بيت الحماسة

- أرأس السبط ينقل والسبايا ... يطاف بها وفوق الأرض رأس

- تم کیا کہو گے جب تم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھیں گے ، اور تم آخری امت تھے تم نے میرے اہل کے ساتھ میری عدم موجودگی میں کیا کیا ۔ بعض ان سے قید کیا اور بعض خون سے ملوث زمین پر گرا دیئے ۔ جبکہ میں نے تم کو نصیحت کی تھی تو اس کا یہ بدلہ تھا کہ تم میرے ذوی الارحام کے ساتھ برے طریقے سے پیش آئے ہیں ۔

پھر امام ابن وردیؒ فرماتے ہیں :
کیا نواسہ کا سر اور قیدی گھمائے جا رہے ہیں اور زمین پر سر ہو



والله اعلم. والصحيح ان عمره رضی الله عنه وعنا خمس وخمسون سنة واشهر قيل انه حج خمسا وعشرين حجة ماشيا وكان يصلى فى اليوم والليلة الف ركعة.

طالع تتمة المختصر ١/ ٢٥٨ الى ٢٦٢

طالع مناقب هذا الامام المظلوم الشهيد رضی الله عنه فى الكتب التالية

صحيح البخاری ١/ ٥٣٠ مب • التاريخ الكبير ٢/ ٣٨١ • الجرح والتعديل ٣/ ٥٥

المستدرك ٣/ ١٧٦ • اسد الغابة ٢/ ١٨ • الاستيعاب لابن عبد البر ١/ ٣٧٨

الاصابة ١/ ٣٣٢ • تهذيب التهذيب ٢/ ٣٤٥ • تهذيب الكمال ٢٩٠

تحفة الاحوذی ٢/ ٣٩٦ الى ٤٤٩ • تهذيب ابن عساكر ٤/ ٣١٤

المختصر فى اخبار البشر ١/ ١٨٩ الى ١٩٢ للحافظ ابن كثير • مشاهير علماء الامصار ٧

حلية الاولياء ٢/ ٣٩ • تاريخ بغداد ١/ ١٤١ • تهذيب الاسماء واللغات ١/ ١٦٢

فوات الوفيات ٤/ ٣٣٦ • تاريخ الطبرى ٥/ ٣٤٧ • خلاصة تذهيب الكمال ٨٣

شذرات الذهب ١/ ٦٦ • الكامل لابن الاثير ٣/ ٢٦٦ الى ٢٩٦ • مروج الذهب ٣/ ٦٤

جمهرة انساب العرب ٥٢ • غاية النهاية ١/ ٢٤٤ • العقد الثمين ٤/ ٢٠٢

العبر للذهبی ٢٠ • الكاشف ١/ ١٧١ • المعارف لابن قتيبة ٩٣

صفة الصفوة ١/ ٧٦٢ • نهاية الارب فى معرفة انساب العرب ١٢٥ رقم ٣٧٠ لابى العباس

احمد بن على القلقشندی المتوفى ٨٢١ھ • مسند ابی يعلى ٢/ ٣٩٥

مسند احمد ٣/ ٦٢، ٨٢ • سنن الترمذی رقم ٣٧٧١ باب مناقب الحسن والحسين رضی الله عنهما • مجمع الزوائد ٩/ ٢٠١

واللہ اعلم، صحیح بات یہ ہے کہ آپ کی عمر اللہ تعالیٰ آپ سے اور ہم سے راضی ہو جائے ۵۵ سال تھی اور کچھ مہینے تھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے پیدل ۲۵ حج کئے ہیں اور دن رات میں ایک ہزار رکعات پڑھتے تھے

مطالعہ کریں تتمۃ المختصر ۱/ ۲۵۸ تا ۲۶۲

(نوٹ) آپ کے مناقب اور اس پر مظالم مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں۔

عن علی رضی اللہ عنہ ۱۰

۱۔ قال الامام بخاری۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی وانا منک وقال عمر رضی اللہ عنہ توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عنہ راض طالع صحیح البخاری ۱/ ۵۲۵ • المستدرک ۳/ ۱۰۷ رقم ۱۴۶

• قال الامام احمد بن علی۔ عن ابراھیم بن سعد بن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ

۱۔ حضرت حسین حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں

• امام بخاری فرماتے ہیں ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ تو مجھ سے ہو میں تجھ سے اور ... رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور وہ اس سے راضی تھے مطالعہ کریں صحیح بخاری ۱/ ...

• مستدرک ۳/ ۱۰۷ تا ۱۴۳

• امام احمد بن علی فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے ایسے ہو جیسا کہ ھارون موسیٰ علیہ السلام سے۔



مسند ابی یعلی ۲/۷۳

• طالع ۵۷ و ۶۶ و ۷۳ و ۸۶ و ۸۷ و ۱۳۲

• مسند احمد ۱/۱۷۳ و ۱۷۵ و ۱۷۷ • مسند الحمیدی رقم ۷۱ • صحیح مسلم رقم ۲۴۰۴

• سنن الترمذی رقم ۳۷۳۱ • طالع فی ثقات العجلی ۳۲۶ انت بمنزلة هارون من موسی

• قال الحافظ الذهبی: امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه ابو الحسن الهاشمی قاضی الامة وفارس الاسلام وختن المصطفی صلی الله علیه وسلم کان ممن سبق الی الاسلام لم یتلعثم وجاهد فی الله حق جهاده ونهض باعباء العلم والعمل وشهد له النبی صلی الله علیه وسلم بالجنة وقال له انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وقال لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق ومناقب هذا الامام جمة افردتها فی مجلدة وسمیته بفتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب رضی الله عنه.

مسند ابی یعلی ۲/۷۳ مطالعہ کریں ۵۷ و ۶۶ و ۷۳ و ۸۶، ۸۷، ۱۳۲
مسند احمد ۱/۱۷۳، ۱۷۵ و ۱۷۷ • مسند الحمیدی رقم ۷۱ • صحیح مسلم رقم ۲۴۰۴ • سنن الترمذی رقم ۳۷۳۱
ثقات العجلی ۳۲۶ آخر جملہ حدیث کا مطالعہ کریں۔

حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ امیر المومنین علی بن ابی طالب ابو الحسن الہاشمی قاضی الامۃ اور فارس الاسلام اور ختن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر ہچکچاہٹ کے آپ نے اسلام کی طرف سبقت کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین میں حق جہاد کیا ہے اور علم و عمل کے ساتھ بلند ہوا ہے اور آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے ساتھ خوشخبری دی ہے اور آپ سے فرمایا کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ ہارون موسیٰ علیہ السلام سے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا کہ تیرے ساتھ مومن محبت کرے گا اور منافق بغض رکھے گا اور اس امام کے مناقب بہت ہیں میں نے مستقل جلد میں ذکر کئے ہیں اور اس کتاب کا نام فتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رکھا ہے۔

أنه أمر الذي يصلي بالناس صلوة القيام في شهر رمضان أن يصلي بهم عشرين ركعة .

وكان إماماً عالماً متحرياً في الأخذ بحيث أنه يستحلف من يحدثه بالحديث ..... وقد استشهد أمير المؤمنين في سابع عشر رمضان من عام اربعين وله ثلاث وستون سنة أو أقل أو أكثر بسنة أو سنتين رضي الله عنه كما في تذكرة الحفاظ ١/١٠ الى ١٣

- قال الحافظ المزي ـ علي بن أبي طالب ثم فصل مناقبه وذكر أشعاراً وفيها ...

وكل مناقب الخيرات فيه	وحب رسول رب العالمينا
ولقد علمت قريش حيث كانت	بأنك خيرهم حسباً ودينا
اذا استقبلت وجه أبي حسن	رأيت البدر فوق الناظرين

حضرت علیؓ نے اس شخص کو جو مہینہ رمضان میں نماز (تراویح) پڑھاتے تھے امر فرمایا کہ ان کو بیس تراویح پڑھایئں

اور یہ امام اور عالم تھے اور حدیث میں محتاط تھے اور اس شخص کو قسم دیتے تھے جو آپ کو حدیث بیان کرتے ... امیر المؤمنین ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ھ میں شہید ہو گئے تھے اور آپ کی عمر ساٹھ سال یا اس سے کم یا زیادہ سال اور دو سال کی تھی۔ جیسا کہ تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۰ تا ۱۳ میں ہے ۔

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں ... علی بن ابی طالبؓ ... پھر آپ کے مناقب تفصیل سے بیان کئے ہیں اور اشعار ذکر کئے ہیں جس میں ہے ۔

تمام نیکی کے مناقب اس میں موجود تھے ، اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے محبوب تھے ۔

قریش کو بھی پتہ تھا جہاں بھی ہو کہ آپ ان میں سے نسب اور دین کی حیثیت سے بہتر ہے ۔

جبکہ ابو الحسن کا چہرہ سامنے آجاتے تو دیکھنے والوں کے اوپر چودھویں رات کا چاند دیکھوگے ۔

كنا قبل مقتله بخير بيدى مولى رسول الله فينا

طالع تهذيب الكمال ۹۷۱ الى ۹۷٤

• قال الحافظ ابن المدينی قضاة الامة اربعة عمر، علی، زید، ابوموسی الاشعری رضی الله عنہم . علل الحديث ٤١

• ہم اس کے مقتول ہونے سے پہلے خیر سے تھے جب تک ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولی موجود تھے

مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۹۷۱ تا ۹۷۴

حافظ ابن المدینیؒ فرماتے ہیں۔ اُمت کے قاضی چار ہیں

عمر، علی، زید، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم

علل الحدیث ۴۱

يسلم في كل ركعتين ويتراوح ما بين كل اربع ركعات فيرجع ذو الحاجة ويتوضأ الرجل وان يوتر بهم من اخر الليل حين الانصراف [1]

طالع مناقب امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه في الكتب التالية:

- المعرفة والتاريخ ١/٢٧٤ • تاريخ خليفة بن خياط ١٨٠ • اسد الغابة ١٦/٤
- غريب الحديث لابن قتيبة ٢/٢٨٨ الى ٣٥١ • جامع الاصول ٨/٦٤٨
- معرفة القراء الكبار ١/٢٥ • المعجم الكبير للطبراني ١/٥٠ الى ٦٨
- مشاهير علماء الامصار ٦ • المختصر في اخبار البشر ١/١٨٠ • تتمة المختصر ١/٢٢٥ لابن الوردي • الانساب ٩/٣٥٦ • تهذيب الاسماء واللغات ١/٣٤٤
- الامصار ذوات الآثار ١٧٤ • مروج الذهب ٣/٣٥٨ • رياض الصالحين ٥٥
- كشف الظنون ٢/١٨٤ • المعارف لابن قتيبة ٨٨ • الكامل لابن عدي ٢/٢٨
- حلية الاولياء ١/٦١ الى ٨٧
- الجوهر الثمين في سير الملوك والسلاطين ٦ للامام ابن ابراهيم بن محمد المعروف بابن دقماق
- الكنى والاسماء للحافظ الدولابي ١/٨ و ٩ • سير اعلام النبلاء ٧/٣٦٢
- الطبقات الكبرى لابن سعد ٢/٣٣٧ الى ٣٣٩ و ٣/٤٠ و ٦/١٢
- ثقات العجلي ٤٣٧ رقم ١١٩٠ • ثقات ابن حبان ٢/٢٦٦ الى ٣٠٦
- طبقات الفقهاء لابي اسحٰق الشيرازي ٢٢

ہر دو رکعتوں میں سلام پھیر کریں اور پھر چار رکعت ادا کرنے کے بعد آرام کریں تاکہ حاجت والا آدمی وضو کرکے واپس آجائے اور رات کے اخیر حصہ میں ان کو وتر پڑھاتے تھے جیسا کہ مسند زید بن علی رضی اللہ عنہ ۱۳۹ میں ہے

(نوٹ) امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں

[1] مسند زید بن علی رضی اللہ عنہ ۱۳۹

اعلم ایها الشیخ الکریم ان هذه الروایة صحیحة بلا شك وارتیاب وجمیع رواته ثقات وما کلم علیها احد من المنکرین إما ما رأوها او اغمض منها العینین والله اعلم فتدبر

نوٹ) یہ روایت بالکل صحیح ہے تمام راوی اس کے ثقہ ہیں اور اس روایت پر منکرین نے کلام نہیں کیا ہے یا تو دیکھی نہیں یا اس سے چشم پوشی کی ہے۔ (اللہ تعالیٰ جانتا ہے) فکر کر۔



والسابع منها ما روی الامام ابن ابی شیبة حدثنا وکیع[1] عن نافع بن عمر[2]

[1] مر ذکرہ فی الدلیل الثالث

[2] مر ذکرہ فی الدلیل الثالث ۔

[3] قال الحافظ ابن ابی حاتم : نافع بن عمر الجمحی وھو ابن عمر بن عبد اللہ بن جمیل روی عن ابن ابی ملیکة الخ انا عبد اللہ بن احمد بن حنبل فیما کتب الی قال قال ابی ... نافع بن عمر احب الی من عبد الجبار وھو اصح حدیثا وھو من الثقات ثقة عن یحیی بن معین انه قال نافع بن عمر ثقة .... سألت ابی عن نافع بن عمر یحتج بحدیثه قال نعم قال سئل ابی عن نافع بن عمر فقال ثقة الجرح والتعدیل (۸)

- قال الامام ابن حبان : نافع بن عمر کان متقنا مشاھیر علماء الامصار ۱۴۸
- قال الحافظ المزی ... نافع بن عمر قال عبد الرحمن بن مھدی کان من اثبت الناس

بیس تراویح کے اثبات کے لیے ساتویں دلیل ان میں سے وہ ہے جو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم کو وکیع نے سنایا ہے ۔ وہ نافع بن عمر سے روایت کرتے ہیں

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں نافع بن عمر الجمحی بن عمر بن عبد اللہ بن جمیل ۔ ابن ابی ملیکہ ۔ الخ سے روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن احمد اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں نافع بن عمر مجھے عبد الجبار سے زیادہ پسند ہے اور اس کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہ ثقات میں ثقہ ہیں اور یحیی بن معین کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے باپ سے اس کے بارے پوچھا کہ اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے اس نے فرمایا ہاں ... اور حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے نافع بن عمر کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا کہ ثقہ ہیں

الجرح والتعدیل ۸/۴۵۶

- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ نافع بن عمر متقن ہیں مشاھیر علماء الامصار ۱۴۸
- حافظ مزی فرماتے ہیں ۔ نافع بن عمر ... عبد الرحمن بن مھدی فرماتے ہیں کہ یہ اثبت الناس اور

وقال ابو طالب عن احمد بن حنبل - ثبت صحيح الحديث .. وقال اسحٰق بن منصور عن يحيى بن معين ثقة وكذٰلك قال النسائي وقال عبد الرحمٰن بن ابي حاتم سئل ابي عنه فقال ثقة وسألت ابي عنه يحتج بحديثه قال نعم وذكره ابن حبان في كتاب الثقات . طالع تهذيب الكمال ١٤٠٤

ابو طالب احمد بن حنبل سے ثبت صحیح الحدیث نقل کرتے ہیں - اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور اسی طرح نسائی نے بھی فرمایا ہے ۔

عبد الرحمن بن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے اس کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا ثقہ ہیں اور میں نے باپ سے پوچھا کہ اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے انہوں نے فرمایا ... ہاں ....

ابن حبان نے اس کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے

مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۴۰۴



- قال الحافظ الذهبی - نافع بن عمر بن عبداللہ - الحافظ الثبت. تکاثروا علیہ لاتقانہ وعلو سندہ و قال ابن مہدی کان من اثبت الناس وروی ابو طالب عن احمد ثقۃ ثبت صحیح الحدیث . قال ابن معین والنسائی ثقۃ طالع سیر اعلام النبلاء ۷/ ۴۳۳
- قال الامام تقی الدین محمد بن احمد المکی المتوفی سنہ ۸۳۲ھ نافع بن عمر. قال عبد الرحمٰن بن مہدی کان من اثبت الناس قال ابو طالب عن احمد بن حنبل ثبت صحیح الحدیث ووثقہ ابن معین والنسائی وابو حاتم وقال یحتج بحدیثہ طالع التفصیل فی العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین ۷/ ۳۲۶ و ۳۲۷

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - نافع بن عمر بن عبداللہ .. حافظ ثبت محدثین اس سے زیادہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ یہ متقن اور عالی السند والے تھے . ابن مہدی فرماتے ہیں یہ اثبت الناس تھے . ابو طالب احمد سے نقل کرتے ہیں کہ ثقہ اور ثبت صحیح الحدیث تھے . ابن معین اور نسائی ثقہ کہتے ہیں مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۷/ ۴۳۳ • امام تقی الدین محمد بن احمد المکی متوفی سنہ ۸۳۲ھ فرماتے ہیں . نافع بن عمر ، عبد الرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ یہ اثبت الناس ہیں . ابو طالب احمد بن حنبل سے ثبت صحیح الحدیث نقل کرتے ہیں اور ابن معین اور نسائی اور ابو حاتم ثقہ کہتے ہیں اور ابو حاتم فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے .
تفصیل مطالعہ کریں عقد ثمین فی تاریخ بلد امین ۷/ ۳۲۶ و ۳۲۷

• قال الحافظ العسقلانی ... نافع بن عمر ... "قال عبد الرحمن بن مهدی کان من اثبت الناس و قال ابو طالب عن احمد ثبت ثبت صحیح و قال عبد اللہ بن احمد ... و هو اصح حدیثا و هو فی الثقات ثقة قال ابن معین والنسائی ثقة و قال ابن ابی حاتم سئل ابی عنه فقال ثقة قلت یحتج بحدیثه قال نعم ...
• طالع التهذیب ۱۰/۴۰۹ • و تذکرة الحفاظ ۱/۲۳۱ • میزان الاعتدال ۴/۲۴۱
• خلاصة تذهیب الکمال ۳۹۹ • الطبقات الکبری لابن سعد ۵/۴۹۴
• التقریب ۳۵۵ • الجمع بین رجال الصحیحین ۲/۲۹ د
(تنبیه) ان فی مصنف ابن ابی شیبة عن نافع بن عمر و فی آثار السنن عن نافع عن ابن عمر و فی التعلیق عن نافع بن عمر والصحیح عن نافع بن عمر فتدبر

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں نافع بن عمر ... عبدالرحمن بن مہدی اثبت الناس کہتے ہیں۔ ابو طالب احمد سے ثبت صحیح نقل کرتے ہیں۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ اس کی اصح حدیث ہے یہ ثقات میں سے ثقہ ہیں۔ ابن معین و النسائی ثقہ کہتے ہیں۔ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہیں۔ میں نے پوچھا اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے انہوں نے فرمایا ہاں احتجاج کیا جاتا ہے مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۰/۴۰۹
الوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں
تنبیہ) مصنف ابن ابی شیبہ میں عن نافع بن عمر اور آثار السنن میں عن نافع عن ابن عمر ہے اور تعلیق میں عن نافع بن عمر ہے اور صحیح عن نافع بن عمر ہے۔ تدبر کریں

قال کان ابن ابی ملیکۃ [1]

[1] قال الحافظ العجلی المتوفی ۲۶۱ھ۔ ابن ابی ملیکۃ تابعی ثقۃ۔ تاریخ الثقات ۲۸۰ رقم ۲۹۲

- قال الحافظ ابن حبانؒ۔۔ ابن ابی ملیکۃ۔۔ رأی ثمانین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان من الصالحین والفقہاء فی التابعین والحفاظ والمتقنین۔ مشاہیر علماء الامصار ۸۲ رقم ۵۹۷
- قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ۔ عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکۃ سألت ابی وابا زرعۃ فقالا مکی ثقۃ۔ الجرح والتعدیل ۵/۹۹ و ۱۰۰
- قال الحافظ الذہبی۔ ابن ابی ملیکہ۔ وثقہ ابو زرعۃ وابو حاتم قال البخاری وجماعۃ مات سنۃ سبع عشرۃ ومائۃ۔ سیر اعلام النبلاء ۵/۸۸ الی ۹۰

نافع بن عمر فرماتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ [1] ہم کو

[1] حافظ عجلی متوفی ۲۶۱ھ فرماتے ہیں۔ ابن ابی ملیکہ تابعی ثقہ ہیں۔ تاریخ الثقات۔ ۲۸ رقم ۹۲

- حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں ابن ابی ملیکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسّی صحابہ کرامؓ دیکھے تھے اور یہ تابعین کے فقیہ اور صالح اور حافظ اور متقن تھے۔ مشاہیر علماء الامصار ۸۲ رقم ۵۹۷
- حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں۔ عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ۔۔ کے بارے باپ اور ابو زرعہ سے پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ مکی ثقہ ہیں
الجرح والتعدیل ۵/۹۹ و ۱۰۰
- امام حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ابن ابی ملیکہ۔۔۔ ابو زرعہ اور ابو حاتم نے توثیق فرمائی ہے۔ امام بخاریؒ وغیرہ نے فرمایا کہ ۱۱۷ھ میں فوت ہوگئے ہیں سیر اعلام النبلاء ۵/۸۸ تا ۹۰

٥

وقال الحافظ الذهبیؒ ... ابن ابی ملیکة الامام شیخ الحرم ... کان اماما فقیها حجة نصیحا متفقا علی ثقته - تذکرة الحفاظ ١/١٠١ و ١٠٢

قال الامام ابن سعدؒ ... کان ابن ابی ملیکة یقوم بالناس فی شهر رمضان بمکة بعد عبد الله بن السائب وکان قد روی عن ابن عباس وعائشة وابن الزبیر وعقبة بن الحارث - وکان ثقة کثیر الحدیث

الطبقات الکبری ٥/٤٧٢ و ٤٧٣

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - ابن ابی ملیکہ امام شیخ الحرم اور امام فقیہ حجت فصیح متفق اور ثقہ تھے

تذکرۃ الحفاظ ١/١٠١ و ١٠٢

امام ابن سعد فرماتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ سعید اللہ بن سائبؓ کے بعد ماہ رمضان میں نماز پڑھاتے تھے اور ابن عباس، عائشہ اور ابن زبیر اور عقبہ بن حارث سے روایت کی ہے اور یہ ثقہ کثیر الحدیث تھے - طبقات کبری ٥/٤٧٢ و ٤٧٣

يصلي بنا في رمضان عشرين ركعة [1]

• وقال الامام تقي الدين المكي: عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة. سمع العبادلة الاربعة ابن عمر، ابن عباس، ابن عمرو، ابن الزبير، عائشة، اسماء، ابنتي الصديق رضي الله عنهم ورأى عثمانؓ

---

[1] المصنف ۲/۳۹۳ قال النيموي رواه ابوبكر بن ابي شيبة اسناده صحيح آثار السنن ۲/۵۶ نسخة جديدة ج ۲ في مجلد واحد

مہینہ رمضان میں بیس تراویح پڑھاتے تھے [1]

• امام تقی الدین مکی فرماتے ہیں عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ نے چار عبادلہ سے حدیث سنی ہیں، ابن عمر ابن عباس ابن عمرو، ابن زبیر عائشہ، اسماء حضرت صدیقؓ کی بیٹیوں سے سُنی ہیں اور حضرت عثمانؓ کو دیکھا اور ابن ابی شیبہ

- وقال ادركت

ثلاثين من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم - قال ابوزرعة وابو حاتم مکی ثقة - العقد الثمين ٥/٢٠٤ و ٢٠٥

- قال الحافظ ابن حجر العسقلانی - عبد الله بن عبيد الله بن ابی مليكة - قال ابوزرعة وابو حاتم ثقة وقال البخاری وغيرواحد مات سنة سبع عشرة و مائة قلت فی البخاری قال ابن ابی مليكة ادركت ثلاثين من الصحابة قال ابن سعد ولاه ابن الزبير قضاء الطائف وكان ثقة كثير الحديث وقال العجلی مكی تابعی ثقة وقال ابن حبان فی الثقات رای ثمانين من الصحابة طالع التهذيب ٥/٣٠٦ ، ٣٠٧

- طالع التاريخ الكبير ٥/١٣٧ • التاريخ الصغير ١/٢٨٣ • النجوم الزاهرة ١/٢٧٦
- الامصار ذوات الاثار ١٥٧ • تهذيب الكمال ٧٠٧ • الكامل لابن الاثير ٤/٢٢٤
- خلاصة تذهيب الكمال ٢٠٥ • شذرات الذهب ١/١٥٣ • طبقات خليفة ٢٥٧
- العبر للذهبی ١/١١١ • غاية النهاية ١/٤٣٠ • البداية والنهاية ٩/٣١٤
- تضمينات الحافظ ابن حجر ... على تاريخ الثقات ٢٦٨ رقم ٨٤٨ • ثقات ابن حبان ٥/٢

فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم کے تیس صحابہ کرام سے ملا ہوں - ابوزرعہ اور ابو حاتم ثقہ کہتے ہیں عقد ثمین ٥/٢٠٤ ، ٢٠٥

- حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں - عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ، ابوزرعہ اور ابو حاتم ثقہ کہتے ہیں اور بخاری وغیرہ اس کی وفات ۱۱۷ھ بتاتے ہیں - میں کہتا ہوں کہ بخاری میں ہے کہ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں تیس صحابہؓ سے ملا ہوں - ابن سعد کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے اس کو طائف پر قاضی مقرر کیا تھا ، اور یہ ثقہ کثیر الحدیث ہیں اور عجلی ثقہ کہتے ہیں - ابن حبان نے ثقات میں بتایا ہے کہ اس نے اسی صحابہؓ دیکھے ہیں تہذیب التہذیب ٥/٣٠٦ و ٣٠٧

اور طالع اس کی توثیق مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں - دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں -

اور یہ روایت مصنف ٢/٣٩٣ میں ہے نیموی کہتے ہیں کہ اس کی اسناد صحیح ہے - آثار السنن ۲۵۶ نسخہ جدیدہ مجلد واحد کے صفحہ ۲۵۰ میں دیکھ لیں -

والثامن منها ما قال الامام ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا وکیع عن حسن بن صالح عن عمرو بن قیس [1]

---

[1] قال الامام علاء الدین ابن الترکمانی اظنه الملائی وثقه احمد ویحیی وابوحاتم وابوزرعة وغیرهم کما فی الجوهر النقی ۲/۴۹۶

• اقول ان عمرو بن قیس ثقة کما قال الحافظ ابن حبان - عمرو بن قیس الملائی من عباد اهل الکوفة وقراءهم مات بها وکان متقیظا فی الروایات. مشاهیر علماء الامصار ۱۶۷ رقم ۱۳۲۶

• قال الحافظ ابن ابی حاتم . انا عبد الله بن احمد بن حنبل فیما کتب الی قال سألت ابی عن عمرو بن قیس الملائی فقال ثقة سئل ابی عن عمرو بن قیس فقال ثقة

بیس تراویح کے اثبات کیلئے آٹھویں دلیل وہ ہے جو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم کو وکیع نے بیان کیا ہے وہ حسن بن صالح سے وہ عمرو بن قیس سے روایت کرتے ہیں۔

---

[1] امام علاؤ الدین ابن ترکمانی فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ ملائی ہے جس کی توثیق احمد اور یحیی اور ابوحاتم اور ابوزرعہ وغیرہ نے کی ہے جیسا کہ جوہر نقی ۲/۴۹۶ میں ہے۔

• میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ عمرو بن قیس ثقہ ہیں جیسا کہ حافظ ابن حبان فرماتے ہیں عمرو بن قیس ملائی اہل کوفہ کے عابدوں اور قاریوں سے تھے وہاں فوت ہوگئے ہیں اور روایات میں محتاط تھے مشاہیر علماء الامصار ۱۶۷

• حافظ ابن ابی حاتم رح فرماتے ہیں . عبد اللہ بن احمد بن حنبل اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے عمرو بن قیس کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہیں۔ اور میرے باپ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہیں۔

...ابوبکر بن ابی حیثمة فیما کتب الی قالت سالت یحیی بن معین عن عمرو بن قیس الملائی فقال ثقة . سئل ابوزرعة عن عمرو بن قیس الملائی فقال ثقة مامون

الجرح والتعدیل ۶/ ۲۵٤ و ۲۵۵

قال الحافظ المزی عمرو بن قیس الملائی - قال عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن ابیه وابوبکر بن ابی حیثمة عن یحیی بن معین وابوزرعة وابوحاتم والنسائی ثقة زاد ابوزرعة مامون وقال العجلی ثقة من کبار الکوفیین متعبد - قال ابن حبان کان من ثقات اهل الکوفة و متقنیهم ... تهذیب الکمال ۷ / ۱۰٤۷

قال الحافظ ابن شاهین - عمرو بن قیس الملائی .. ثقة

تاریخ اسماء الثقات ۱۹۸ رقم ۶۷۳

اور یحییٰ بن معین بھی ثقہ کہتے ہیں اور ابو زرعہ ثقہ اور مامون کہتے ہیں الجرح والتعدیل ۶/ ۲۵۴ و ۲۵۵

حافظ مزی فرماتے ہیں - عمرو بن قیس ملائی - عبداللہ بن احمد اپنے باپ سے ابوبکر بن حیثمہ یحییٰ بن معین سے نقل کرتے ہیں اور ابو زرعہ اور ابو حاتم اور نسائی ثقہ کہتے ہیں اور ابو زرعہ مامون زیادہ کہتے ہیں اور عجلی فرماتے ہیں کہ متعبد اور کوفہ کے کبار سے ہیں ۔

ابن حبان کہتے ہیں کہ اہل کوفہ کے ثقات اور متقنین سے ہیں تہذیب الکمال ۷ / ۱۰۴۷

حافظ ابن شاہین فرماتے ہیں کہ عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں

تاریخ اسماء الثقات ۱۹۸ رقم ۶۷۳



• قال الحافظ الذهبیؒ ۔۔ عمرو بن قیس الکوفی الملائی الحافظ من اولیاء الله قال ابوزرعة ثقة مامون وذکرہ الثوری فاثنی علیه ۱۔ سیر اعلام النبلاء ۲۵۰/۶

• قال الحافظ العسقلانیؒ ۔ عمرو بن قیس ۔۔۔ قال احمد وابن معین وابوحاتم والنسائی ثقة وقال ابوزرعة ثقة وقال العجلی ثقة من کبار الکوفیین ۔ ووثقه یعقوب بن سفیان والترمذی وابن خراش وابن نمیر وغیرهم ۔ وفی صحیح مسلم عن عبد الرزاق کان الثوری اذا ذکر عمرو بن قیس اثنی علیه وقال ابن عدی کان من ثقات اهل العلم وافاضلهم ۔۔ طالع تهذیب التهذیب ۹۲/۸

• قال الحافظ ابن حبان ۔۔ کان عمرو بن قیس من ثقات اهل الکوفة ومتقنیهم و عباد اهل بلده وقرائهم ثقات ابن حبان ۳۲۲/۷

• طالع التقریب ۲۶۲ • میزان الاعتدال ۲۸۴/۳ • التاریخ الکبیر ۳۶۳/۶
• حلیة الاولیاء ۱۰۰/۵ الی ۱۰۸ • خلاصة تذهیب الکمال ۲۹۲ • کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۳۷۳/۱
• ثقات العجلی ۳۶۸ رقم ۱۲۸۱

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔۔ عمرو بن قیس کوفی حافظ اولیاء اللہ سے تھے ابوزرعہ ثقہ مامون کہتے ہیں۔ ثوری نے ذکر کیا اور اس کی تعریف کی ۔۔ سیر اعلام النبلاء ۲۵۰/۶

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں ۔ عمرو بن قیس ۔۔۔ احمد، ابن معین، ابوحاتم، نسائی ثقہ کہتے ہیں۔ ابوزرعہ ثقہ کہتے ہیں عجلی ثقہ کبار کوفہ کے کہتے ہیں اور یعقوب بن سفیان اور ترمذی اور ابن خراش ابن نمیر وغیرہ نے توثیق فرمائی ہے ۔ اور صحیح مسلم میں عبدالرزاق سے ہے کہ ثوری جب عمرو بن قیس کا ذکر کرتے تو تعریف بیان کرتے ۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ اہل علم اور افاضل کے ثقات سے ہیں ۔ تہذیب التہذیب ۹۲/۸، ۹۳

• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ عمرو بن قیس اہل کوفہ کے ثقات اور متقنین اور عباد اور قراء سے ہیں ۔ ثقات ابن حبان ۳۲۲/۷

• (نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں اس کی توثیق دیکھ لیں، دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

عن ابی الحسناء[1] عن علی رضی اللہ عنہ

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم ۔ الحسن بن ابی الحسناء ... ذکرہ ابی عن اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین قال الحسن بن ابی الحسناء ثقۃ ۔ سألت ابی عن الحسن بن ابی الحسناء فقال شیخ محلہ الصدق

الجرح والتعدیل ۹/۳

• قال الحافظ المزی ... الحسن بن ابی الحسناء ... قال اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین ثقۃ

تہذیب الکمال ۱۲۷/۶ • نسخۃ ثانیۃ ۲۵۹ و ۱۵۹۸

• قال الحافظ الذہبی ... وثقہ ابن معین وھو بصری ... میزان الاعتدال ۴۸۵/۱

ابوالحسناء سے روایت کرتے ہیں ۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ الحسن بن ابی الحسناء ... میرے والد اس کو اسحٰق بن منصور سے وہ یحیی بن معین سے ذکر کرتے ہیں کہ الحسن بن ابی الحسناء ثقہ ہیں اور میں نے اپنے باپ الحسن بن ابی الحسناء کے بارے پوچھا تو اس نے فرمایا یہ شیخ ہے اور سچا ہے ۔ الجرح والتعدیل ۹/۳

• حافظ مزی فرماتے ہیں ۔ الحسن بن ابی الحسناء ۔ اسحٰق بن منصور یحیی بن معین ثقہ نقل کرتے ہیں

تہذیب الکمال ۱۲۷/۶ نسخہ دوم ۲۵۹، ۱۵۹۸

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے ۔ میزان الاعتدال ۴۸۵/۱

• قال الحافظ العسقلانی ؒ۔ وقال العجلی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ التھذیب ۲/ ۲۷۱

• وقال الامام السمعانی ؒ... الحسن بن ابی الحسناء کان ثقة زاهدا عالما صالحا ورعا الانساب ۱۰/ ۵۰۹

• قال الحافظ العجلی - الحسن بن ابی الحسناء بصری ثقة۔ تاریخ الثقات ۱۱۳

• طالع التاریخ الکبیر ۲/ ۲۹۲ رقم ۲۵۱۱ • الکنی للامام مسلم ۴۹

• ثقات ابن حبان ۶/ ۱۶۱ • التقریب ۶۹ • خلاصة تذھیب الکمال ۷۷

• ثقات ابن شاھین ۹۵ رقم ۲۰۰

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ عجلی ثقہ کہتے ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے التہذیب ۲/ ۲۷۱

• الامام السمعانی فرماتے ہیں کہ الحسن بن ابی الحسناء ثقہ زاہد عالم صالح پرہیز گار ہیں۔ الانساب ۱۰/ ۵۰۹

• حافظ عجلی فرماتے ہیں کہ الحسن بن ابی الحسناء ثقہ ہیں تاریخ الثقات ص ۱۱۳

نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں اس کی توثیق کے لئے مطالعہ کریں۔

امر رجلا يصلي بهم عشرين ركعة

ْ المصنف ٢/٣٩٣ • الجوهر النقی ٢/٤٩٦ • التعليق الحسن ٢٥٥

• ذكر الحافظ البيهقي والحافظ الذهبي - برواية ابي سعد البقال عن ابي الحسناء ان عليا امر رجلا يصلي بالناس خمس ترويحات عشرين ركعة .

السنن الكبرى ٢/٤٩٧

• المهذب في اختصار السنن الكبير ٢/٤٦٢ اقول قد تابعه ابو عبد الرحمن السلمي كما علم مما قال شيخ الاسلام ابن تيمية - عن عبد الرحمن السلمي . ان عليا رضي الله عنه دعا القراء في رمضان فامر رجلا منهم يصلي بالناس عشرين ركعة وكان علي رضي الله عنه يوتر بهم .

منهاج السنة النبوية ٤/٢١٤ • السنن الكبرى ٢/٤٩٦

تنبيه : ما اعتراض الالباني على هذه الرواية فيجيئ جوابه مفصلا انشاء الله تعالى في تكملة فلا تعجل .

کہ علی نے ایک آدمی کو امر کیا کہ ان کو بیس تراویح پڑھائیں ۔ ع

• المصنف ۲/۳۹۳ • الجوہر النقی ۲/۴۹۶ • التعلیق الحسن ۲۵۵

• حافظ بیہقی اور حافظ ذہبی ابو سعد بقال کے واسطے ابو الحسناء سے نقل کرکے لیلیتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو امر کیا کہ لوگوں کو بیس تراویح پڑھائیں ۔

السنن الکبریٰ ۲/۴۹۷ • المہذب فی اختصار السنن الکبیر ۲/۴۶۲

• شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں ۔ ابو عبد الرحمن السلمی سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا قرآن میں سے ایک کو امر کیا کہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھائیں اور وتر حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھاتے تھے

منہاج السنۃ النبویہ ۴/۲۲۴ • السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶

تنبیہ : اس روایت پر البانی کا جو اعتراض ہے اس کا جواب تفصیلی طور پر تکملہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آجائے گا ۔ جلدی نہ کریں ۔

والتاسع منها ما قال الامام البیہقی ... وروینا عن شتیر بن شکل وکان من اصحاب علی رضی اللہ عنہ

ل قال الحافظ ابن ماکولا - شتیر بن شکل اوّل شین معجمۃ مضمومۃ بعدہا تاء مفتوحۃ معجمۃ باثنین من فوقہا ثم یاء معجمۃ باثنین من تحتہا وآخرہا راء فہو شتیر بن شکل بن حمید العبسی یعد فی الکوفیین یروی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث وہو یروی عن علی رضی اللہ عنہ وحذیفۃ رضی اللہ عنہ الاکمال ۵/۷۸/۳

- قال الحافظ المزیؒ - شتیر بن شکل - قال النسائی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی کتاب الثقات تہذیب الکمال ۱۲ / ۵
- قال الحافظ الذہبیؒ - شتیر بن شکل کوفی ثقۃ ... عن ابن مسعودؓ وعلیؓ الکاشف ۲/۵
- قال الحافظ ابن ابی حاتم .. شتیر بن شکل روی عن علیؓ وعن ابیہ الجرح والتعدیل ۴/۳۸۷
- قال الامام ابن سعد شتیر بن شکل - روی عن علیؓ وعبداللہ وعن ابیہ وکانت لابیہ صحبۃ وکان ثقۃ قلیل الحدیث - الطبقات الکبریٰ ۱/۱۸۱

بیس تراویح کے اثبات کے لئے دلیل نہم ان میں سے وہ ہے جو امام بیہقیؒ نے روایت کی ہے ۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے شتیر بن شکل ل سے روایت کی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے تھے ۔

ل حافظ ابن ماکولا فرماتے ہیں ، شتیر بن شکل ضمہ شین اور فتحہ تاء پھر یاء اور آخر میں راء کے ساتھ ہے یہ شتیر بن شکل بن حمید العبسی ہے کوفہ والوں میں شمار کیا جاتا ہے اپنے باپ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ..... اور یہ حضرت علی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں الاکمال ۳۷۹/۵

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں شتیر بن شکل - نسائی ثقہ کہتے ہیں - ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے تہذیب الکمال
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں شتیر بن شکل کوفی ثقہ ہیں ابن مسعودؓ اور علیؓ سے روایت کرتے ہیں الکاشف ۲/۵
- حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں شتیر بن شکل علی اور عبداللہ اور اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور اس کا باپ صحابی ہے اور یہ ثقہ قلیل الحدیث ہیں طبقات کبریٰ ۱/۱۸۱

وقال الحافظ العسقلانی شتیر بن شکل ثقة من الثالثة تقریب التہذیب ۱۴۳

وقال الحافظ العسقلانی.... قال النسائی ثقة وذکرہ ابن حبان فی الثقات....وقال ابن سعد وکان ثقة قلیل الحدیث وقال العجلی ثقة من اصحاب عبداللہ. التہذیب ۴/ ۳۱۱ و ۳۱۲

قال الحافظ محمد طاہر. شتیر بن شکل من اہل الکوفة ولابیه شکل صحبة سمع شتیر علی بن ابی طالب فی الصلوٰة وحفصة فی الصوم روی عنه مسلم کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/ ۲۲۰

قال الامام الخزرجی. شتیر بن شکل. وثقه النسائی. خلاصة تذهیب الکمال ۱۶۳

قال الحافظ العجلی شتیر بن شکل. من اصحاب عبد اللہ ثقة

تاریخ الثقات ۲۱۵ رقم ۶۵۵

حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ شتیر بن شکل طبقہ ثالثہ کے ثقہ ہیں تقریب التہذیب ۱۴۳

اور حافظ فرماتے ہیں کہ نسائی نے ثقہ کہا ہے۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ابن سعد نے ثقہ قلیل الحدیث بتایا ہے۔ اور عجلی نے ثقہ کہا ہے کہ یہ اصحاب عبداللہ سے تھے۔ تہذیب التہذیب ۴/ ۳۱۱ و ۳۱۲

حافظ محمد طاہر فرماتے ہیں شتیر بن شکل کوفہ کے ہیں اور اس کے باپ شکل صحابی ہیں اور شتیر نے علیؓ سے صلوٰۃ میں اور حفصہؓ سے رمضان میں حدیث سنی ہے اور اس سے امام مسلمؒ نے روایت کی ہے۔ کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/ ۲۲۰

امام خزرجی فرماتے ہیں۔ شتیر بن شکل۔ نسائی نے ثقہ کہا ہے۔ خلاصہ تذہیب الکمال ۱۶۳

حافظ عجلی فرماتے ہیں۔ شتیر بن شکل اصحاب عبداللہ کے ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔

تاریخ الثقات ۲۱۵ رقم ۶۵۵

انه كان يؤمهم في شهر رمضان بعشرين ركعة ويوتر بثلاث وفي ذلك قوة له

وقال الحافظ ابن حبان ۔ شتیر بن شکل من جلة الكوفيين ممن صحب عليا و عبد الله مات في ولاية ابن الزبير ۔ مشاهير علماء الامصار ۱۰٤ رقم ۷۷۷

وقال الحافظ ابن حبان شتير بن شكل من اهل الكوفة يروى عن علي وابن مسعود

ثقات ابن حبان ٤/۳۷۰

له السنن الكبرى ۲/٤۹٦ • المصنف لابن ابی شیبة ۲/۳۹۲ و ۳۹۳

• المهذب للذهبي ۲/٤٦۱

• تحفة الاخيار ۱۹۲ للامام عبد الحیؒ • مختصر قیام اللیل ۲۰۱ للمروزی

وہ ان کو مہینہ رمضان میں بیس تراویح اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے اور اس روایت میں قوت ہے سله جیسا کہ سنن کبریٰ میں یہ روایت مذکور ہے۔

• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں شتیر بن شکل کوفہ کے بڑے ائمہ میں سے تھے جو علیؓ اور عبد اللہؓ سے ملنے والوں میں تھے۔ ابن الزبیر کی ولایت میں وفات پا گئے ہیں مشاہیر علماء الامصار ۱۰۴ رقم ۷۷۷

• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ شتیر بن شکل کوفہ کا ہے۔ علیؓ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ثقات ابن حبان ۴/۳۷۰



والعاشر منها ما قال الامام ابوبکر بن شیبة حدثنا ابن نمیر [1]

قال الامام ابن سعد ۔ عبد اللہ بن نمیر ۔ وکان ثقة کثیر الحدیث صدوقا
الطبقات الکبری ۶/۳۹۴

• قال الحافظ ابن ابی حاتم ۔ عبد اللہ بن نمیر سألت عنه فقال هو مستقیم الحدیث
وقال عثمان بن سعید قلت لیحیی بن معین ابن ادریس احب الیک فی الاعمش
او ابن نمیر فقال کلاهما ثقتان الجرح والتعدیل ۵/۱۸۶

• قال الحافظ ابن حبان ۔ عبد اللہ بن نمیر من المتقنین ۔ مشاهیر علماء الامصار ۱۷۳

• قال الحافظ المزی ۔۔ عبد اللہ بن نمیر ۔۔ عن ابی نعیم سئل سفیان عن ابی خالد
الاحمر فقال نعم الرجل عبد اللہ بن نمیر قال عثمان بن سعید قلت لیحیی بن
معین ابن ادریس احب الیک فی الاعمش او ابن نمیر فقال کلاهما ثقة ۔

دسویں دلیل ان میں سے وہ ہے جو ابوبکر بن ابی شیبہ نے فرمایا ہے کہ ہم کو ابن نمیر [1] نے بیان کیا ہے ۔

---

[1] امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں ۔ عبد اللہ بن نمیر ثقہ کثیر الحدیث اور صدوق تھے ۔ الطبقات الکبری ۶/۳۹۴

• حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ عبد اللہ بن نمیر ۔۔ میں نے اس کے بارے پوچھا فرمایا کہ مستقیم الحدیث ہیں ۔
عثمان بن سعید ، یحیی بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا کہ ابن ادریس اور ابن نمیر دونوں ثقہ
ہیں ۔ الجرح والتعدیل ۵/۱۸۶

• حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں ۔ عبد اللہ بن نمیر متقنین سے ہیں ۔ مشاهیر علماء الامصار ۱۷۳

• حافظ مزیؒ فرماتے ہیں ۔ ابو نعیم سے روایت ہے کہ سفیان نے ابو خالد احمر سے ابن نمیر کے بارے پوچھا تو اس
نے فرمایا کہ عبد اللہ بن نمیر اچھا آدمی ہے ۔ عثمان بن سعید نے یحیی بن معین کا قول نقل کیا ہے کہ

تهذیب الکمال ۹ ۷۴

قال الحافظ الذهبیؒ ۔ عبد اللہ بن نمیر حجۃ توفی سنۃ ۱۹۹ ۔ الکاشف ۲/۱۹۸

قال الحافظ الذہبیؒ ۔ عبد اللہ بن نمیر الحافظ الامام ۔ وثقہ یحییٰ بن معین وغیرہ وکان من کبار اصحاب الحدیث ۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۲۷

قال الحافظ الذہبیؒ ۔ عبد اللہ بن نمیر ۔ الحافظ الثقۃ الامام ۔ وکان من اوعیۃ العلم ۔ وثقہ یحییٰ بن معین وغیرہ ۔ سیر اعلام النبلاء ۹/۲۴۴، ۲۴۵

ابن ادریس اور ابن نمیر (اعمش میں) ثقہ ہیں ۔

تہذیب الکمال ۹/۷۴

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔ عبد اللہ بن نمیر حجت ہے ۔ اس کی وفات ۱۹۹ھ میں ہوئی ہے الکاشف ۲/۱۹۸

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔ عبد اللہ بن نمیر حافظ امام یحییٰ بن معین وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے یہ اصحاب الحدیث کے بڑوں میں سے تھے ۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۲۷

حافظ ذہبی فرماتے ہیں عبد اللہ بن نمیر حافظ ثقہ امام ، اوعیۃ العلم سے تھے ۔ یحییٰ بن معین نے اس کی توثیق کی ہے

سیر اعلام النبلاء ۹/۲۴۴، ۲۴۵



قال الحافظ العسقلانی - عبد اللہ بن نمیر... قال عثمان الدارمی قلت لیحیی بن معین ابن ادریس احب الیک فی الاعمش او ابن نمیر فقال کلاهما ثقة وقال ابوحاتم کان مستقیم الحدیث قلت ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی ثقة صالح الحدیث وقال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث صدوق. تهذیب التهذیب ۶/۵۷ و ۵۸

ضع التاریخ الکبیر ۵/۲۱۶ • التاریخ الصغیر ۲/۲۸۶ • النجوم الزاهرة ۲/۱۶۵

خلاصة تذهیب الکمال ۲۱۷ • شذرات الذهب ۱/۳۵۷

تضمینات الحافظ ابن حجر علی ثقات العجلی ۲۸۲ رقم ۹۰۱

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ عبد اللہ بن نمیر۔ عثمان دارمی فرماتے ہیں کہ میں نے یحیی بن معین سے ابن ادریس اور ابن نمیر کے بارے پوچھا اس نے فرمایا کہ دونوں ثقہ ہیں اور ابوحاتم مستقیم الحدیث کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن حبان نے ثقات میں اس کو ذکر کیا ہے اور عجلی ثقہ صالح الحدیث کہتے ہیں اور ابن سعد ثقہ کثیر الحدیث صداق کہتے ہیں۔ تہذیب التہذیب ۶/۵۷ و ۵۸

مطالعہ کریں تاریخ کبیر ۵/۲۱۶ • تاریخ صغیر ۲/۲۸۶ • نجوم زاہرة ۲/۱۶۵

خلاصہ تذہیب الکمال ۲۱۷ • شذرات الذہب ۱/۳۵۷

تضمینات حافظ ابن حجر بر ثقات العجلی ۲۸۲ رقم ۹۰۱

- قال الحافظ العجلیؒ - عبد الملک بن ابی سلیمان کوفی ثقة ثبت فی الحدیث تاریخ الثقات ۳۰۹
- قال الحافظ المزیؒ - عبد الملک بن ابی سلیمان - قال عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن ابیه ثقة وقال محمد بن عبد اللہ بن عمار ثقة حجة - وقال احمد ابن عبد اللہ العجلی ثقة ثبت فی الحدیث وقال النسائی ثقة طالع تهذیب الکمال ۸۵٤
- قال الحافظ الذهبیؒ - عبد الملک بن ابی سلیمان الحافظ الکبیر وکان من الحفاظ الاثبات وقال احمد بن حنبل ثقة وکذا وثقه النسائی تذکرة الحفاظ ۱۵۵
- قال الحافظ الذهبی عبد الملک بن ابی سلیمان - روی عبد اللہ بن احمد عن ابیه انه ثقة

ابن نمیرؒ عبدالملکؒ سے روایت کرتے ہیں

- حافظ عجلیؒ فرماتے ہیں۔ عبدالملک بن ابی سلیمان کوفی ثقہ ثبت فی الحدیث ہے۔ تاریخ الثقات ۳۰۹
- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ عبدالملک بن ابی سلیمان ... عبداللہ بن احمد بن حنبل باپ سے ثقہ نقل کرتے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمار کہتے ہیں کہ ثقہ حجت ہیں۔ احمد بن عبداللہ عجلی ثقہ ثبت فی الحدیث کہتے ہیں۔ نسائی ثقہ کہتے ہیں۔ تہذیب الکمال ۸۵۴
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں عبدالملک بن ابی سلیمان حافظ کبیر حفاظ سے تھے۔ احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور نسائی نے بھی توثیق فرمائی ہے تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۵۵
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں، عبدالملک بن ابی سلیمان۔ عبداللہ بن احمد باپ سے ثقہ نقل کرتے

وقال العجلی ثقة ثبت وقال ابن عمار ثقة حجة وقال ابونعیم حدثنا سفیان عن عبد المالك ثم قال الفسوی ثقة متقن فقیه

سیر اعلام النبلاء ۶/۱۰۷ الی ۱۱۰

- قال الامام السمعانی عبد المالك بن ابی سلیمان . وثقه احمد بن حنبل ویحیی بن معین قال ابوحاتم بن حبان کان عبد المالك من خیار اهل الکوفة وحفاظهم ثم قال ابوحاتم) ولیس من الانصاف ترك حدیث شیخ ثبت عدالته باوهام یهم فی روایته ولوسلکنا هذا المسلك یلزمنا ترك حدیث الزهری وابن جریج والثوری والشعبة لانهم اهل حفظ واتقان وکانوا یحدثون من حفظهم

اور عجلی ثقہ ثبت کہتے ہیں اور ابن عمار ثقہ حجت کہتے ہیں اور فسوی ثقہ متقن فقیہ کہتے ہیں

سیر اعلام النبلاء ۶/۱۰۷ تا ۱۱۰

- امام سمعانی فرماتے ہیں ۔ عبد المالک بن ابی سلیمان ، احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے اس کی توثیق کی ہے اور ابوحاتم بن حبان فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ کے حفاظ سے تھے پھر ابوحاتم فرماتے ہیں کہ یہ انصاف کی بات نہیں کہ جس شیخ کی عدالت ثابت ہو اس کی احادیث وہم کی وجہ سے ترک کی جائیں اگر ہم اس طریقہ پر چلیں تو پھر لازم ہے کہ زہری ، ابن جریج ، ثوری ، شعبہ کی احادیث چھوڑ دیں کیونکہ یہ اہل حفظ اور اتقان ہیں اور اپنے حافظ سے احادیث بیان کرتے تھے ۔

ولم يكونوا معصومين حتى لا يهموا فى الروايات بل الاحتياط والاولى فى مثل هذا قبول مايروى بتثبت من الروايات - طالع التفصيل فى الانساب ۹/۲۷۲،۲۷۳
• اللباب ۲/۳۳٤

قال الحافظ البغدادیؒ ... عبد الملک بن ابی سلیمان ... عن ابن عمار قال عبد الملک ثقة حجة قال العجلی ثقة ثبت فى الحديث طالع تاريخ بغداد ۱۰/۳۹۳ الى ۳۹۸ و ۱٤/٤۲ • ميزان الاعتدال ۲/٦٥٦ • الكاشف ۲/۱۸٤ • التاريخ الكبير ۳/۱/٤۱۸
• التاريخ الصغير ۲/۸۳ • تهذيب التهذيب ٦/۳۹٦ الى ۳۹۸
المعرفة والتاريخ ۱/۱۲۸ • مشاهير علماء الامصار ۱٦٦ • كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ۱/۳۱٦
خلاصة تذهيب الكمال ۲٤٤ • شذرات الذهب ۱/۲۱٦
ثقات ابن حبان ۲/۹۷ و ۹۸ • تاريخ ابن معين ۲/۳۷۱

اور یہ تو معصوم نہیں تھے حتیٰ کہ روایات میں وہم کا شکار کبھی نہ ہوتے اور ایسے حالات میں بہتر یہ ہے کہ جو ثقہ راویوں سے روایات ہوں ان کو قبول کیا جائے۔
مطالعہ کریں تفصیل کے لئے الانساب ۹/۲۷۲، ۲۷۳ • اللباب ۲/۳۳٤
حافظ بغدادی فرماتے ہیں۔ عبدالملک بن ابی سلیمان .. ابن عمار عبدالملک کے بارے ثقہ حجت کہتے ہیں اور عجلی ثقہ ثبت فی الحدیث کہتے ہیں۔ مطالعہ کریں تاریخ بغداد ۱۰/۳۹۳ تا ۳۹۸ و ۱٤/٤۲
• میزان اعتدال ۲/٦٥٦ • کاشف ۲/۱۸٤
نوٹ، مندرجہ بالا کتابوں میں اس کی توثیق مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قال الحافظ ابن حبان ... عن عطاء بن ابی رباح . كان من سادات التابعين وكان الفقه فی الصالحين مع الفقه والورع مشاهير علماء الامصار ص ۸۱ رقم ۵۸۹

• قال الحافظ ابن ابی حاتم - عطاء بن ابی رباح . ذكره ابی عن اسحاق بن منصور عن يحيی بن معين قال عطاء ثقة . قال سئل ابو زرعة عن عطاء بن ابی رباح فقال موثقة الجرح والتعديل ۶/۳۳۰ و ۳۳۱

• قال الحافظ العجلی . عطاء بن ابی رباح تابعی ثقة وكان مفتی اهل مكة فی زمانه تاريخ الثقات ۳۳۲

• قال الحافظ الذهبی . عطاء بن ابی رباح . الامام شيخ الاسلام مفتی الحرم ابو محمد القرشی .. عن قتادة فيما يظن الرزی قال اذا اجتمع لی اربعة لو التفت الی غيرهم ولو ابال من خالفهم الحسن . ابن المسيب . ابراهيم . عطاء هؤلاء ائمة الامصار . طالع سير اعلام النبلاء ۵/۷۸ الی ۸۸

عبدالمالک عطاء سے روایت کرتے ہیں

• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح - سادات تابعین سے تھے اور فقہ اور پرہیزگاری میں صالحین میں مقدم تھے ۔

مشاهیر علماء الامصار ۸۱ رقم ۵۸۹

• حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ عطاء بن ابی رباح ۔ میرے باپ اسحاق بن منصور سے وہ یحیی بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ ثقہ ہیں ۔ ابو زرعہ سے اس کے بارے پوچھا گیا اس نے فرمایا کہ ثقہ ہیں

الجرح والتعدیل ۶/۳۳۰ ، ۳۳۱

• حافظ عجلی فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح "ثقہ" تابعی ہیں اور اپنے زمانہ میں مکہ کے مفتی تھے "تاریخ الثقات ۳۳۲
حافظ ذہبی فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح امام شیخ الاسلام مفتی الحرم تھے ... قتادہ سے روایت ہے کہ جب حسن . ابن المسیب ، ابراہیم ، عطاء بن ابی رباح جمع ہو جاتے تو ان سے مخالف کی پروا نہیں کرتا یہ شہروں کے ائمہ ہیں
سیر اعلام النبلاء ۵/۷۸

- وقال الحافظ الذهبیؒ۔ عطاء بن ابی رباح سید التابعین علماً وعملاً واتقاناً فی زمانہ بمکۃ المیزان ۳/۷۰
- وقال الحافظ المزیؒ۔ عطاء بن ابی رباح۔ وکان ثقۃ فقیہا عالما کثیر الحدیث وقال عطاء ادرکت مائتین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طالع تہذیب الکمال ۹۳۳ و ۹۳٤
- قال الامام تقی الدین الفاسیؒ... عطاء بن ابی رباح۔ احد الاعلام قال ابوحنیفۃ ما رأیت فیمن لقیت افضل من عطاء بن ابی رباح وکان ثقۃ کثیر الحدیث ومناقب عطاء کثیرۃ العقد الثمین ٦/٨٤ الی ٩٣

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح علم اور عمل اور زمانہ کے متقن اور سید التابعین مکہ میں ہیں میزان ۳/۷۰
- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح ثقہ فقیہ عالم کثیر الحدیث تھے اور عطاء کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو صحابہؓ کو میں نے پایا ہے "تہذیب الکمال ۹۳۳، ۹۳۴
- امام تقی الدین فاسیؒ کہتے ہیں۔ عطاء بن ابی رباح۔ احد الاعلام تھے ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جن سے میں ملا ہوں تو میں نے عطاء بن ابی رباح سے زیادہ بہتر نہیں پایا ہے۔ اور یہ ثقہ کثیر الحدیث تھے۔
العقد الثمین ٦/٨٤ تا ٩٣

قال الحافظ ابن کثیرؒ عطاء بن ابی رباح احد کبار التابعین الثقات الرفعاء ویقال انه ادرک مائتی صحابی. قال ابن سعد کان ثقة فقیها عالما کثیر الحدیث. وقال قتادة کان سعید بن المسیب والحسن وابراهیم وعطاء هؤلاء ائمة الامصار البدایة والنهایة ٩/٣٠٦

قال الامام محمد بن محمد الجزریؒ- عطاء بن ابی رباح احد الاعلام. غایة النهایة فی طبقات القراء ١/٥١٣

قال الحافظ العسقلانیؒ عطاء بن ابی رباح وکان ثقة فقیها عالما کثیر الحدیث- ذکره ابن حبان فی الثقات وکان من سادات التابعین.

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں. عطاء بن ابی رباح ثقہ اور بلند پایہ کبار ربیں سے تھے اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے دو سو صحابہؓ پائے ہیں ابن سعد ثقہ فقیہ عالم کثیر الحدیث کہتے ہیں اور قتادہ کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب اور حسن اور ابراہیم اور عطاء شہروں کے ائمہ ہیں - البدایۃ والنہایۃ ٩/٣٠٦

حافظ محمد بن محمد الجزری فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح احد الاعلام ہیں غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء ١/٥١٣

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں- عطاء بن ابی رباح ثقہ فقیہ عالم کثیر الحدیث تھے- ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور یہ تابعین کے سادات میں سے ہیں (پھر حافظ عسقلانیؒ نے

قال ادركت الناس وهم يصلون ثلاثة وعشرين ركعة بالوتر له

(ثم قال الحافظ بعد دفع

الاعتراض) بل هو ثبت حجة امام كبير الشان التهذيب ٧/١٩٩ الى ٢٠٣
طالع المعرفة والتاريخ ١/٧٠١ • وفيات الاعيان ٣/٢٦١ • التاريخ الكبير ٣/٤٦٣
• التاريخ الصغير ١/٢٧٧ • المعارف لابن قتيبة ١٩٦ • كتاب الجمع بين رجال الصحيحين
١/٣٨٥ • النجوم الزاهرة ١/٢٧٣ • حلية الاولياء ٣/٣١٠ الى ٣٢٦
• مفتاح السعادة ٢/١٧، ٦٥ • خلاصة تذهيب الكمال ٢٦٦ • التقريب ٢٣٩
• شذرات الذهب ١/١٤٧ • طبقات ابى اسحاق الشيرازى ٥٧

له المصنف ٢/٣٦٣ • قال النيموى اسناده حسن ٢٥٣ آثار السنن

عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے آدمیوں کو پایا کہ وہ وتر کے ساتھ ۲۳ رکعات پڑھا کرتے تھے له

•

اعتراض کا جواب کرکے فرمایا ہے) بلکہ یہ ثبت حجت امام کبیر الشان تھے۔
التہذیب ۷/۱۹۹ تا ۲۰۳

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں توثیق دیکھ لیں۔
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں

اور عطاء کا قول مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳ میں ہے اور نیموی فرماتے ہیں کہ
اس کی اسناد حسن ہے آثار السنن ۲۵۳

والحادی عشر منها ما قال الحافظ ابن ابی شیبة حدثنا الفضل بن دکین له

* قال الحافظ ابن حبانؒ - ابونعیم الفضل بن دکین - کان حافظا متقنا ثبتا -
مشاهیر علماء الامصار ١٧٤
* قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ سألت ابی عن ابی نعیم الفضل بن دکین فقال ثقة
وقال ابوحاتم) کان حافظا متقنا - (وقال ابن ابی حاتم) سئل ابی عن ابی نعیم
وقبیصة فقال ابو نعیم اتقن الرجلین
الجرح والتعدیل ٧/٦١ و ٦٢

قال ابو العباس - سألت یحیی وسئل عن اصحاب سفیان من هم فقال المشهورون وکیع، یحیی،
عبدالرحمن، ابن المبارک وابونعیم - هولاء ثقات - معرفة الرجال ١٠٩ رقم ٥٠٤ للحافظ الناقد
یحیی بن معین -

اور یہ گیارھویں دلیل رد ہے جو حافظ ابن ابی شیبہؒ نے فرمایا ہے کہ ہم کو فضل بن دکین نے بیان کیا ہے

---

* حافظ ابن حبان فرماتے ہیں ابونعیم فضل بن دکین حافظ متقن ثبت تھے مشاہیر علماء الامصار ١٧٣
* حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں میں نے باپ سے اس کے بارے پوچھا اس نے فرمایا کہ فضل بن دکین ثقہ ہیں
ابوحاتم فرماتے ہیں کہ حافظ متقن تھے، حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے ابونعیم اور قبیصہ کے
بارے پوچھا گیا فرمایا کہ یہ دونوں میں اتقن ہیں۔
الجرح والتعدیل ٧/٦١ و ٦٢
ابوالعباس فرماتے ہیں کہ میں نے یحیٰی ابن معین سے پوچھا اور اس سے سفیان کے اصحاب کے بارے پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں فرمایا۔
وکیع، یحیٰی، عبدالرحمٰن، ابن المبارک، ابونعیم یہ تمام ثقات ہیں ۔ معرفۃ الرجال ١٠٩ رقم ٥٠٤

قال الحافظ المزی۔ الفضل بن دکین۔ قال یعقوب بن شیبۃ ابونعیم ثقۃ ثبت صدوق
قال ابوعبداللہ یحیی وعبدالرحمٰن وابونعیم الحجۃ الثبت کان ابونعیم ثبتاً
وقال محمد بن عبداللہ بن عمار ابونعیم متقن حافظ اذا روی عن الثقات
فحدیثہ حجۃ وقال العجلی ابونعیم کوفی ثقۃ ثبت فی الحدیث وقال الآجری
ثبت لابی داود کان ابونعیم حافظا قال جداً قال یعقوب بن سفیان اجمع اصحابنا
ان ابانعیم کان غایۃ فی الاتقان طالع تھذیب الکمال ۱۰۹۶ الی ۱۰۹۸

قال الحافظ الذھبی۔ ابونعیم الفضل بن دکین۔ الحافظ الکبیر شیخ الاسلام وقال
یعقوب بن شیبۃ سمعت احمد یقول ابونعیم اثبت من وکیع قال یعقوب الفسوی
اجمع اصحابنا ان ابانعیم کان غایۃ فی الاتقان۔ وقال ابوحاتم کان حافظاً متقناً
لم ار من المحدثین من یحفظ ویاتی بالحدیث علی لفظ واحد لا یغیرہ سوی قبیصۃ
وابی نعیم فی حدیث الثوری۔ طالع سیر اعلام النبلاء ۱۰/۱۴۲ الی ۱۵۷

حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ فضل بن دکین، یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں کہ ابونعیم ثقہ ثبت صدوق ہیں
ابوعبداللہ فرماتے ہیں یحیی، عبدالرحمٰن، ابونعیم، حجت ثبت ہیں ابونعیم ثبت ہیں، محمد بن عبداللہ بن عمار
فرماتے ہیں ابونعیم متقن حافظ ہیں جبکہ ثقہ راوی سے روایت کریں تو اس کی حدیث حجت ہے، عجلی کہتے ہیں
ابونعیم کوفی ثقہ ثبت فی الحدیث ہیں۔ آجری نے ابوداود کا قول نقل کیا ہے کہ ابونعیم حافظ جداً ہے۔ یعقوب بن سفیان
کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ ابونعیم اتقان میں نہایت کو پہنچا ہے۔ مطالعہ کریں تہذیب الکمال
۱۰۹۶ تا ۱۰۹۸

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ابونعیم فضل بن دکین حافظ کبیر شیخ الاسلام ہیں یعقوب بن شیبہ احمد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابونعیم
وکیع سے اثبت ہیں یعقوب فسوی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے کہ ابونعیم اتقان میں نہایت کو پہنچا ہے ابوحاتم
حافظ متقن فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے ایسے محدثین نہیں دیکھے ہیں جو حدیث کو ایک لفظ سے ذکر کرتے ہیں
جس میں تغیر نہیں کرتے ہیں سوی قبیصہ اور ابونعیم ثوری کی حدیث میں۔
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۰/۱۴۲ تا ۱۵۷

• قال الامام ابن سعد : ابو نعيم الفضل بن دكين - كان ثقة ماموناكثير الحديث حجة الطبقات الكبرى ٦/٤٠٠

• قال الامام السمعاني : ابو نعيم الفضل بن دكين - كان ثقة و اماما الانساب ١٢/٥١١

• قال الحافظ العجلى - الفضل بن دكين - ثقة ثبت فى الحديث تاريخ الثقات ٣٨٣ رقم ١٣٥١

• طالع توثيقه فى الكتب التالية

• تذكرة الحفاظ ١/٣٧٢ • الميزان ٣/٣٥٠ • الكاشف ٢/٣٢٨ • التاريخ الكبير ٧/١١٨

• التاريخ الصغير ٢/٤٠ • الكامل لابن الاثير ٥/٢٣٣ • تاريخ بغداد ١٢/٣٤٦ الى ٣٥٧ • الفهرست للنديم ٣٨٣ الفن السادس من المقالة السادسة

• تهذيب التهذيب ٨/٢٧٠

• التقريب ٢٧٥ • شذرات الذهب ٢/٤٦ • خلاصة تذهيب الكمال ٣٠٨

• اللباب لابن الاثير ٣/٢٣٧ • الجمع بين رجال الصحيحين ٢/٤١٢

• تاريخ ابن معين ٢/٤٧٣

• امام ابن سعد فرماتے ہیں ، ابونعیم فضل بن دکین ۔ ثقہ مامون کثیر الحدیث حجت ہیں طبقات کبری ٦/٤٠٠
• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں ۔ ابونعیم فضل بن دکین ثقہ امام ہیں انساب ١٢/٥١١
• امام عجلی فرماتے ہیں ۔ فضل بن دکین ثقہ ثبت ۔ فی الحدیث ہیں تاریخ الثقات ٣٨٣ رقم ١٣٥١
الموٹے) مندرجہ بالاکتابوں میں فضل بن دکین کی توثیق مطالعہ کریں
دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

عن سعید بن عبید [1]

قال الحافظ ابن ابی حاتم۔ سعید بن عبید۔ قال ابو طالب سألت عن احمد بن حنبل عن سعید بن عبید فقال ثقة۔ ذکرہ ابی عن اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین انه قال ثقه

الجرح والتعدیل ٤/٤٦

• قال الحافظ المزی۔ سعید بن عبید۔ قال ابو طالب عن احمد بن حنبل و اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین والنسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات

فضل بن دکین، سعید بن عبید سے روایت کرتے ہیں۔

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ سعید بن عبید، ابو طالب احمد بن حنبل سے ثقہ نقل کرتے ہیں، ابو حاتم بواسطہ اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں الجرح والتعدیل ۴/۴۶

• حافظ مزی فرماتے ہیں۔ سعید ابن عبید۔ ابو طالب احمد بن حنبل سے اور اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں۔ نسائی ثقہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ابن ماجہ

روی لہ الجماعۃ سوی ابن ماجۃ تہذیب الکمال ۴۹۸

قال الحافظ ابو الفضل۔ سعید بن عبید ... روی عنہ الفضل بن موسی وابو نعیم عند البخاری ووکیع وعبد اللہ بن نمیر ومروان الفزاری عند مسلم کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۱۷۳

قال الذہبی سعید بن عبید ثقۃ الکاشف ۱/۲۹۱

قال الحافظ العسقلانیؒ سعید بن عبید قال احمد وابن معین ثقۃ و قال ابو حاتم یکتب حدیثہ وقال الآجری عن ابی داود کان شعبۃ یتمنی لقاءہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات ووثقہ العجلی ویعقوب بن سفیان وابن نمیر وغیرہم۔ تہذیب التہذیب ۶۲/۶ • التقریب ۱۲۴

ص ع ثقات العجلی ۱۸۷ رقم ۵۵۷ • ثقات ابن حبان ۳۶۶/۶

• خلاصۃ تذہیب الکمال ۱۴۱

کامل لابن الاثیر ۱۱۵/۳ • ثقات ابن شاہین رقم ۴۱۲

ت سوا باقی ائمہ حدیث نے اس کی روایت نقل کی ہے۔ "تہذیب الکمال ۴۹۸

حافظ ابو الفضل۔ سعید بن عبید۔ بخاریؒ کے نزدیک اس سے فضل بن موسیٰ اور ابو نعیم نے روایت کی ہے اور مسلم کے نزدیک وکیع، عبد اللہ بن نمیر اور مروان فزاری نے روایت کی ہے

کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۱۷۳

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ سعید بن عبید ثقہ ہیں الکاشف ۱/۲۹۱

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں سعید بن عبید۔ احمد اور ابن معین کہتے ہیں ثقہ ہیں اور ابو حاتم یکتب حدیثہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور عجلی اور یعقوب بن سفیان اور ابن نمیر وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے۔

التہذیب ۶۲/۶ • التقریب ۱۲۴

نوٹ: مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ کریں۔

ان علی بن ربیعہ لہ

لہ قال الحافظ ابن حبان ۔ علی بن ربیعۃ ۔ من جلۃ الکوفیین وقدماء مشائخہم
مشاهیر علماء الامصار ١٠٤

• قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ ۔ علی بن ربیعۃ ۔ ذکرہ ابی عن اسحق بن منصور
عن یحیی بن معین قال علی بن ربیعۃ ثقۃ ۔ سألت ابی عن علی
ابن ربیعۃ فقال هو صالح الحدیث ۔ الجرح والتعدیل ٦/١٨٥

• قال الحافظ العجلیؒ ۔ علی بن ربیعۃ کوفی تابعی ثقۃ تاریخ الثقات ٣٤٦ رقم
قال الحافظ المزیؒ ۔ علی بن ربیعۃ ۔ قال اسحق بن منصور عن یحیی بن معین
ثقۃ وکذا قال النسائی وقال ابو حاتم صالح الحدیث تهذیب الکمال ٩٠٧
قال الحافظ الذهبیؒ ۔ علی بن ربیعۃ ۔ وثقہ یحیی بن معین ۔ سیر اعلام النبلاء
٤/٤٨٦

لہ حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں علی بن ربیعہ کوفہ کے بڑے اور قدیم مشائخ سے تھے مشاهیر علماء الامصار ١٠٤

• حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں ۔ علی بن ربیعہ ۔ یحیی بن معین کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں ۔ ابو حاتم صالح الحدیث کہتے ہیں
الجرح والتعدیل ٦/١٨٥

• حافظ عجلیؒ کہتے ہیں علی بن ربیعہ کوفی تابعی ثقہ ہیں تاریخ الثقات ٣٤٦ رقم ١١٨٥

حافظ مزیؒ فرماتے ہیں ۔ علی بن ربیعہ ۔ ۔ یحیی بن معین ثقہ کہتے ہیں اور اسی طرح نسائی ثقہ کہتے ہیں
تهذیب الکمال ٩٦٧

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔ علی بن ربیعہ اس کی توثیق یحیی بن معین نے کی ہے سیر اعلام النبلاء ٤/٤٨٦

كان يصلي بهم في رمضان خمس ترويحات ويوتر بثلاث ؎

- قال الإمام ابن سعد - علي بن ربيعة - وكان ثقة معروفًا الطبقات الكبرى ٦/ ٢٢٦
- قال الحافظ العسقلاني علي بن ربيعة - قال ابن المغيرة والنسائي ثقة وقال ابوحاتم صالح الحديث قال ابن سعد كان ثقة معروفًا وقال العجلي كوفي تابعي ثقة وثقه ابن نمير وغيره التهذيب ٧/ ٣٢٠، ٣٢١

طالع التاريخ الكبير ٦/ ٢٧٣ • الكاشف ٢/ ٢٤٨ • الأنساب ١٣/ ٢٧٥
خلاصة تذهيب الكمال ٢٧٤ • اللباب لابن الاثير ٣/ ٣٥٠ • ثقات ابن حبان ٥/ ١٦٠

؎ علی بن ربیعہؒ ان کو رمضان میں بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے ۔

؎ المصنف ٢/ ٣٩٣ قال النيموي اخرجه ابوبكر بن ابي شيبة واسناده صحيح آثار السنن ٢٥٤

- ابن سعدؒ فرماتے ہیں ۔ علی بن ربیعہ ثقہ معروف ہیں طبقات کبریٰ ٦/ ٢٢٦
- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں ۔ علی بن ربیعہ ابن المغیرہ اور نسائی ثقہ کہتے ہیں اور ابو حاتم صالح الحدیث اور ابن سعد ثقہ معروف اور عجلی کوفی تابعی ثقہ کہتے ہیں ۔ ابن نمیر وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے

التہذیب ٧/ ٣٢٠ و ٣٢١

نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

والثانی عشر منها ما قال الحافظ ابن حجرؒ روی محمد بن نصر له

له قال الحافظ ابن جوزیؒ۔ محمد بن نصر ابو عبد اللہ المروزی الفقیہ کان من اعلم الناس باختلاف الصحابہؓ ومن بعدھم فی الاحکام۔
المنتظم ۶/۶۳ الی ۶۶

- قال الحافظ الذہبیؒ۔ محمد بن نصر بن الحجاج المروزی الامام شیخ الاسلام ابو عبد اللہ الحافظ مولدہ ببغداد فی سنۃ اثنتین ومائتین برع فی علوم الاسلام وکان اماما مجتھدا علامۃ من اعلم زمانہ باختلاف الصحابۃ والتابعین قل ان تری العیون مثلہ ... قلت یقال انہ کان اعلم الائمۃ باختلاف العلماء علی الاطلاق ... قال ابو محمد بن حزمؒ فی بعض تو الیفہ

ان میں سے بارہویں دلیل بیس تراویح کیلئے وہ ہے جو حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے۔ کہ محمد بن نصرؒ نے روایت کی ہے۔

له حافظ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں محمد بن نصر ابو عبد اللہ المروزی الفقیہ صحابہ کرامؓ سے اختلاف اور ان کے بعد الحکام کو لوگوں سے زیادہ جاننے والے تھے المنتظم ۶/۶۳ تا ۶۶

- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ محمد بن نصر مروزی امام شیخ الاسلام ابو عبد اللہ الحافظ تھے اور ۲۰۲ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے ہیں علوم اسلامیہ میں بلند اور امام مجتہد علامہ اور صحابہ اور تابعین کے اختلاف کو اپنے زمانہ کے لوگوں سے زیادہ جاننے والے تھے، اس جیسے آدمی کو کم آنکھوں نے دیکھا ہوگا، ابن حزمؒ نے بعض تالیفات میں کہا

اعلم الناس من كان اجمعهم للسنن واضبطهم لها واذكرهم لمعانيها وادراهم بصحتها وبما اجمع الناس عليه مما اختلفوا فيه - قال وما نعلم هذه الصفة بعد الصحابة اتم منها في محمد بن نصر المروزي فلو قال قائل ليس لرسول الله صلى الله عليه وسلم حديث ولا لاصحابه الا وهو عند محمد بن نصر لما ابعد من الصدق -
سير اعلام النبلاء ١٤/٣٣ الى ٤٠

قال الحافظ العسقلاني - محمد بن نصر المروزي - قال ابن حبان في الثقات كان احد الائمة في الدنيا ممن جمع وصنف وكان من اعلم زمانه بالاختلاف -
تهذيب التهذيب ٩/٤٨٩ و ٤٩٠

لوگوں میں زیادہ عالم وہ ہیں جو سنن کا جامع اور حافظ اور معانی اور صحیح کو جاننے والا ہو فرماتے ہیں کہ میں صحابہ کے بعد اس صفت کو نہیں جانتا جو محمد بن نصر مروزی سے زیادہ اس میں موجود ہو اور اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہؓ کی کوئی حدیث نہیں جو محمد بن نصر کے پاس نہ ہو تو صدق سے زیادہ دور نہیں

سیر اعلام النبلاء ۱۴/۳۳ تا ۴۰

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں محمد بن نصر مروزی ... ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے کہ دنیا میں جس نے جمع اور تصنیف کیا ہے ان ائمہ میں سے یہ ایک امام ہیں اور اختلاف کو اپنے زمانہ میں زیادہ جاننے والے تھے -

التہذیب ۹/۴۸۹ و ۴۹۰

Scanned by PDFer

من طريق عطاء[1] قال ادركتهم في رمضان يصلون عشرين ركعة وثلاث ركعات الوتر[2]

- قال الحافظ ابن كثير محمد بن نصر المروزي كان من اعلم الناس باختلاف الصحابة و التابعين فمن بعدهم من ائمة الاسلام وكان عالما بالاحكام وكان امام عصره في حفظ الحديث ومعرفة الرجال وكان ثقة متقنا شديد الورع

البداية والنهاية ١١/١٠٢ و١٠٣

- طالع الكتب التالية لتوثيقه.
- تذكرة الحفاظ ٢/٦٥٠ إلى ٦٥٣ • دول الاسلام ١/١٧٨ • التقريب ٣٢١
- طبقات السبكي ٢/٢٤٦ الى ٢٥٥ • النجوم الزاهرة ٣/١٦١ • تاريخ بغداد ٣/٣١٥ إلى ٣١٨ • تهذيب الاسماء واللغات ١/٩٢ • الرسالة المستطرفة ٤٦

---

[1] فتح الباري ٤/٣٠٤ ونسخة ثانية ٤/٢٥٣

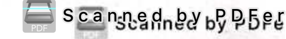
عطاء کے طریقہ سے [1] وہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو رمضان میں پایا ہے کہ وہ بیس تراویح اور تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے [2] جیسا کہ فتح الباری ۴/۳۰۴ اور دوم نسخہ ۴/۲۵۳ میں ہے

- حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔

محمد بن نصر مروزی صحابہؓ، تابعین اور مابعد کے اختلاف کو لوگوں سے زیادہ جاننے والے تھے اور احکام کو جاننے والے تھے اور حفظ الحدیث اور معرفۃ الرجال میں اپنے زمانہ کے امام تھے اور یہ ثقہ متقن زیادہ پرہیزگار تھے۔

البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۱۰۲ و ۱۰۳

مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں



ما عطاء نقل مر ذکرہ فی الدلیل العاشرہ قال الحافظ المروزی . قال عطاء ادرکتہم یصلون فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر ثلاث رکعات مختصر قیام اللیل ۲۰۰

قال الحافظ ابن ابی شیبۃ عن ابی اسحٰق

عن الحرث انہ کان یؤم الناس فی رمضان باللیل بعشرین رکعۃ ویوتر بثلاث ویقنت قبل الرکوع المصنف ۲/۳۹۳

نوٹ: عطاء کا ذکر دلیل دہم میں گذر چکا ہے اور حافظ مروزی فرماتے ہیں کہ عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ رمضان میں بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔

مختصر قیام اللیل ۲۰۰

اور حافظ ابن ابی شیبہ نے بھی حارث سے روایت نقل کی ہے کہ ماہ رمضان میں وہ بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھا کرتے تھے اور رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے تھے۔

المصنف ۲/۳۹۳

والثالث عشر منها ما روى الامام البیهقی - انبأ ابو زکریا بن ابی اسحٰق له

له قال الحافظ الذهبیؒ - المزکی الشیخ الامام الصدوق القدوۃ الصالح ابو زکریا یحیی المحدث المزکی املی مدۃ علی ورع واتقان - وکان شیخا ثقۃ نبیلا خیرا زاھدا ورعا متقنا -

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۷/۲۹۵ الی ۲۹۷

- وقال الحافظ الذھبیؒ - المزکی ابو زکریا کان صالحا زاھدا صاحب حدیث کابیه ابی اسحٰق العبر ۲/۲۱۸
- طالع تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۰۵۸ • شذرات الذھب ۳/۲۰۲
- طبقات الاسنوی ۲/۳۹۶، ۳۹۷

تیرھویں دلیل ان میں سے وہ ہے جو امام بیہقیؒ نے روایت کی ہے کہ ہم کو ابوزکریا بن ابی اسحاق لہ نے خبر دی

له حافظ ذھبیؒ فرماتے ہیں، المزکی الشیخ الامام الصدوق القدوۃ الصالح ابوزکریا یحیی المحدث المزکی نے پرہیزگاری اور اتقان کے ساتھ کافی زمانہ املاء کیا ہے اور یہ شیخ ثقہ نبیل خیر زاھد پرہیزگار اور متقن تھے -

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۷/۲۹۵ تا ۲۹۷

- حافظ ذھبیؒ فرماتے ہیں المزکی ابوزکریا نیک زاھد صاحب حدیث باپ جیسے تھے -
  العبر ۲/۲۱۸
- مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۰۵۸ • شذرات الذھب ۳/۲۰۲
- طبقات الاسنوی ۲/۳۹۶، ۳۹۷



انبأ ابو عبد الله محمد بن یعقوب [1]

---

[1] قال الحافظ الذهبی ابن الاخرم الامام الحافظ المتقن الحجة ابو عبد الله محمد ابن یعقوب بن یوسف قال الحاکم کان صدر اهل الحدیث ببلدنا بعد ابن الشرقی یحفظ ویفهم۔

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۵/۴۶۶ الی ۴۷۰

• وقال الحافظ الذهبی۔ ابن الاخرم الحافظ الکبیر ابو عبد الله محمد بن یعقوب بن یوسف وکان من ائمة هذا الشان۔

طالع تذکرة الحفاظ ۳/۸۶۴

• وقال الحافظ الذهبی ابو عبد الله محمد بن یعقوب الحافظ محدث نیسابور صنف المسند الکبیر ومع براعته فی الحدیث والعلل والرجال لو یرحل من نیسابور

العبر ۲/۶۸

• طالع النجوم الزاهرة ۳/۳۱۲ • شذرات الذهب ۲/۳۶۸ • مراة الجنان ۲/۳۳۶

• طبقات الحفاظ ۳۵٤

وہ کہتے ہیں کہ ہم کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب [1] نے خبر دی ہے

---

[1] حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابن الاخرم الامام الحافظ المتقن الحجۃ ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب بن یوسف تھے۔ حاکم فرماتے ہیں کہ ابن شرقی کے بعد ہمارے شہر میں صدر اہل حدیث تھے سمجھتے تھے اور حفظ کرتے تھے

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۵/۴۶۶ تا ۴۷۰

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابن الاخرم الحافظ الکبیر ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب بن یوسف تھے اور یہ بڑے ائمہ میں سے تھے۔

مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ۳/۸۶۴

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ نیسابور کے محدث تھے۔ اور مسند کبیر تصنیف کی ہے اس کے باوجود اس کے کہ حدیث اور علل اور رجال میں بلند پایہ رکھتے تھے نیسابور سے رحلت نہیں فرمائی العبر ۲/۶۸

• مطالعہ کریں النجوم الزاهرۃ ۳/۳۱۲ • شذرات الذهب ۲/۳۶۸

• مراۃ الجنان ۲/۳۳۶ • طبقات الحفاظ ۳۵۴

له قال الحافظ المزيؒ .. محمد بن عبد الوهاب بن حبيب قال النسائي ثقة وذكره ابن حبان في الثقات وقال الحاكم ابو عبد الله ... محمد بن عبد الوهاب .. الفقيه المحدث المعروف بالفراء ... وكان من اعقل مشائخنا .. طالع التفصيل في تهذيب الكمال ۱۲۳۶

- قال الحافظ الذهبيؒ ابو احمد الفراء الامام العلامة الحافظ الاديب ابو احمد محمد ابن عبد الوهاب كان وجه مشائخنا بنيسابور عقلاً وعلماً وجلالة وحشمة. قال الحاكم كان يفتي في الفقه والحديث والعربية ويرجع اليه فيها. قال علي بن الحسن. ابو احمد عندي ثقة مامون.

طالع سير اعلام النبلاء ۱۲/۶۰۶ إلى ۶۰۸

- قال الحافظ العسقلانيؒ. محمد بن عبد الوهاب قال النسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات. قال مسلم بن الحجاج. محمد بن عبد الوهاب ثقة صدوق

طالع التهذيب ۹/۳۱۹

- طالع تذكرة الحفاظ ۲/۷۹۹ ● الجرح والتعديل ۸/۱۳ ● خلاصة تذهيب الكمال ۳۴۹
- شذرات الذهب ۲/۱۶۳، العبر ۱/۳۹۳، البداية والنهاية ۱۱/۵۱، الوافي بالوفيات ۴/۷۴

محمد بن یعقوب فرماتے ہیں کہ ہم کو محمد بن عبد الوہاب نے بیان کیا ہے۔

له حافظ مزیؒ فرماتے ہیں محمد بن عبد الوہاب، نسائی ثقہ کہتے ہیں اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور حاکم ابو عبد اللہ کہتے ہیں محمد بن عبد الوہاب فقیہ محدث فراء کے ساتھ معروف تھے اور ہمارے مشائخ میں زیادہ سمجھدار تھے مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۲۳۶

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ ابو احمد فراء امام علامہ حافظ ادیب ابو احمد محمد بن عبد الوہاب تھے اور ہمارے نیشاپور کے شیوخ میں عقل اور علم اور جلالت میں مشہور تھے اور حاکم کہتے ہیں کہ فقہ حدیث عربیت میں فتویٰ دیتے تھے اور ان میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور علی بن حسن فرماتے ہیں کہ ابو احمد میرے نزدیک ثقہ اور مامون ہیں

سیر اعلام النبلاء ۱۲/۶۰۶ تا ۶۰۸ مطالعہ کریں

- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن عبد الوہاب۔ نسائی ثقہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور مسلم بن حجاج فرماتے ہیں، محمد بن عبد الوہاب ثقہ صدوق ہیں تہذیب ۹/۳۱۹ مطالعہ کریں

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔

انبا جعفر بن عون له

قال الامام ابن سعدؒ ۔ جعفر بن عون .. كان ثقة كثير الحديث ... الطبقات الكبرى ٦/٣٩٦

قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ ... جعفر بن عون .. قال عثمان بن سعيد الدارمی سألت يحيى بن معين عن جعفر بن عون فقال ثقة ۔ الجرح والتعديل ٢/٤٨٥

قال الحافظ المزیؒ ۔ جعفر بن عون قال عثمان بن سعيد عن يحيى بن معين ثقة وقال ابو حاتم صدوق ۔ تهذيب الكمال ١٩٩ نسخة ثانية ٥/٧٠ الى ٧٣

قال الحافظ الذهبی ۔ جعفر بن عون ثقة توفی سنة ٢٠٦ ۔ الكاشف ١/١٣٠

قال الحافظ العسقلانیؒ ۔ جعفر بن عون ۔ قال ابن معين ثقة قال ابو حاتم صدوق و قال البخاری مات سنة (٢٠٦) وقال ابو داود بسنة (٧) قلت ذكره ابن حبان فی الثقات ۔ وقال ابن قانع فی الوفيات كان ثقة ۔ طالع التهذيب ٢/١٠١ ،

طالع الكتب التالية

• سير اعلام النبلاء ٩/٤٣٩ الى ٤٤١ • دول الاسلام ١/١٣٨ • التاريخ الكبير ٢/١٥٧
• تاريخ الصغير ٢/٣١٠ • مشاهير علماء الامصار ١٧٤ لابن حبان
• تاريخ خليفة بن خياط ٣٧٢ • علل الحديث لابن المدينی ٨٦ • المعرفة والتاريخ ١/١٩٦
• خلاصة تذهيب الكمال ٦٣ • التقريب ٥٦ • الكامل لابن الاثير ٥/٢٠٥
• شذرات الذهب ٢/١٧ • طبقات خليفة ١٣١١ • العبر ١/٢٨٦ • البداية والنهاية ١٠/٢٦١

محمد بن عبد الوہاب فرماتے ہیں کہ ہم کو جعفر بن عون نے خبر دی ہے

امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں کہ جعفر بن عون ثقہ کثیر الحدیث ہیں طبقات کبریٰ ٦/٣٩٦

حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ عثمان بن سعید یحییٰ بن معین جعفر بن عون کے بارے ثقہ نقل کرتے ہیں الجرح والتعدیل ٢/٤٨٥

حافظ مزی فرماتے ہیں ۔ عثمان بن سعید یحییٰ بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور ابو حاتم صدوق کہتے ہیں تہذیب الکمال ١٩٩ نسخہ دوم ٥/٧٠ تا ٧٣

حافظ ذہبی فرماتے ہیں جعفر بن عون ثقہ ہیں ٢٠٦ھ میں وفات پاگئے ہیں الکاشف ١/١٣٠

حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۔ جعفر بن عون ۔ ابن معین ثقہ کہتے ہیں اور ابو حاتم صدوق ، اور بخاری کے ہاں سن وفات ٢٠٦ اور ابو داود ٢٠٧ بتلاتے ہیں میں کہتا ہوں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ، اور ابن قانع وفیات میں فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں مطالعہ کریں تہذیب ٢/١٠١

اور مندرجہ بالا کتابیں بھی دیکھیں ۔ [illegible]

انبأ ابو الخصیب[1]

---

[1] قال الحافظ المزیؒ ابو الخصیب القیسی اسمہ زیاد بن عبد الرحمن روی عن ابن عمر روی عنہ حقبیل بن طلحۃ۔ تہذیب الکمال ۱۶۱۲

• وقال الحافظ المزیؒ زیاد بن عبد الرحمن۔ روی عن عبد اللہ بن عمر بن الخطابؓ ذکرہ ابن حبان فی کتاب الثقات روی لہ ابو داؤد حدیثا واحدا وقد وقع لنا عالیا من روایتہ۔ تہذیب الکمال ۴۴۳

• قال الامام السمعانیؒ القیسی بفتح القاف وسکون الیاء وکسر السین ھذہ النسبۃ الی جماعۃ اسمھم قیس والمشہور بھا ابو الخصیب زیاد بن عبد الرحمن القیسی قال ابو حاتم ابن حبان وھو من ۔ ر قیس بن ثعلبۃ ... عدادہ فی اھل البصرۃ الانساب ۱۰/ ۵۳۸

جعفر بن عون کہتے ہیں کہ ہم کو ابو الخصیب نے خبر دی ہے۔

---

[1] حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ ابو الخصیب القیسی نام اس کا زیاد بن عبدالرحمن ہے اور ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور اس سے عقیل بن طلحہ ۔۔ تہذیب الکمال ۱۶۰۲

• حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ زیاد بن عبدالرحمن، عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے ابو داؤد نے اس کی ایک روایت ذکر کی ہے اور اس کی اعلیٰ روایات ہمارے پاس ہیں تہذیب الکمال ۴۴۳

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں۔ القیسی، فتح قاف اور سکون یاء اور کسرہ سین کے ساتھ ہے، یہ نسبت ایک جماعت (محدثین) کی طرف ہے جن کا نام قیس ہے اور مشہور اس کے ساتھ ابو الخصیب زیاد بن عبدالرحمن القیسی ہے۔ الانساب ۱۰/ ۵۳۸



- قال الحافظ الذهبی زیاد بن عبد الرحمن وثق الکاشف ۱/۲۶۱
- قال الحافظ العسقلانی ... ذکرہ ابن حبان فی الثقات .. التہذیب ۳/۳۷۹
- قال الحافظ العسقلانی ... ابو الخصیب اسمہ زیاد بن عبد الرحمن وثقہ ابن حبان لسان المیزان ۷/۳۶۲
- طالع التقریب ۱۱۰ • التہذیب ۱۲/۸۵ • خلاصۃ تذہیب الکمال ۱۲۵

- حافظ ذہبی فرماتے ہیں
زیاد بن عبد الرحمن کی توثیق کی گئی ہے الکاشف ۱/۲۶۱
- حافظ عسقلانی فرماتے ہیں۔ ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے
التہذیب ۳/۳۷۹
- اور لسان المیزان ۷/۳۶۲ اور تقریب ۱۰۰ • تہذیب ۱۲/۸۵
• خلاصہ تذہیب الکمال ۱۲۵ مطالعہ کریں

Scanned by P

قال یؤمنا سوید بن غفلة [1]

---

[1] قال الامام ابن سعدؒ۔ سوید بن غفلة کان ثقة .... الطبقات الکبریٰ ۶/۶۸ الی ۷۵

- قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ۔ سوید بن غفلة ذکرہ ابی عن اسحٰق بن منصور عن یحیی ابن معین انہ قال سوید بن غفلة ثقة ... الجرح و التعدیل ۲/۲۳۴
- قال الحافظ المزیؒ۔ سوید بن غفلة ... قال اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین واحمد بن عبد اللہ العجلی ثقة۔ تھذیب الکمال ۵۶۱
- قال الحافظ الذھبیؒ۔ سوید بن غفلة الامام القدوۃ وقیل لہ صحبة ولم یصح بل اسلم فی حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسمع کتابہ الیھم وشھد الیرموک وحدث عن ابی بکر الصدیق وعمر وعثمان وعلی وابی بن کعب وابی ذر وابن مسعود وطائفة رضی اللہ عنھم۔ عن میسرۃ عن سوید بن غفلة

ابو الخصیب فرماتے ہیں کہ ہم کو سوید بن غفلہ [1] رمضان میں امامت کرتے تھے۔

---

[1] امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں۔ سوید بن غفلہ ثقہ ہیں۔ طبقات کبریٰ ۶/۶۸ ، ۷۵

- حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں سوید بن غفلہ۔ ابو حاتم بواسطہ اسحٰق بن منصور یحیی بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ ثقہ ہیں الجرح والتعدیل ۲/۲۳۴
- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ سوید بن غفلہ ... یحیی بن معین۔ اور احمد بن عبد اللہ العجلی ثقہ کہتے ہیں تہذیب الکمال ۵۶۱
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں سوید بن غفلہ امام قدوہ ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مسلمان ہوگئے تھے اور دیکھا نہیں اور یرموک میں حاضر تھے اور ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی اور ابی بن کعب اور ابو ذر اور ابن مسعود وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے

قال صليت مع مصدق النبي
صلى الله عليه وسلم لما اتانا - وروى الوليد بن علی عن ابیه قال کان سوید بن غفلة
یؤمنا فی شهر رمضان فی القیام وقد اتی علیه عشرون ومائة سنة -
طالع سیر اعلام النبلاء ٤/ ٦٩ الی ٧٣
قال الحافظ الذهبی . سوید بن غفلة کان ثقة نبیلاً عابداً قانتاً بالیسیر کبیر الشان
رحمه الله تعالی - تذکرة الحفاظ ١/ ٥٣

پیچھے نماز پڑھی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے والے تھے اور ولید بن علی اپنے باپ
سے نقل کرتے ہیں کہ سوید بن غفلہ مہینہ رمضان میں ہم کو نماز پڑھاتے تھے اور اس کی عمر ١٢٠ سال
تھی۔
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ٤/ ٦٩ تا ٧٣
حافظ ذہبی فرماتے ہیں سوید بن غفلہ ثقہ نبیل عابد صابر کبیر الشان تھے۔
تذکرۃ الحفاظ ١/ ٥٣



فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة [1]

- قال الحافظ ابن کثیرؒ - سوید بن غفلة ... شھد الیرموک وحدث عن جماعة من الصحابة
  البدایة والنھایة ۹/۲۷
- قال الحافظ العسقلانیؒ - سوید بن غفلة - قال ابن معین والعجلی ثقة
  التھذیب ۴/۲۷۸، ۲۷۹
- طالع الکتب التالیة -
  الاستیعاب لابن عبد البر ۲/۱۱۶ • الاصابة ۲/۱۰۰ • التاریخ الکبیر ۴/۱۴۲
  • اسد الغابة ۲/۳۷۹
- تھذیب الاسماء واللغات ۱/۲۴۰ • المعارف لابن قتیبة ۱۸۹ • نسخة اخریٰ ۲۷۴
- النجوم الزاھرة ۲/۲۰۳ • حلیة الاولیاء ۴/۱۷۴ • شذرات الذھب ۱/۹۰
- فوات الوفیات ۴/۱۲۳ • مشاھیر علماء الامصار ۱۰۰ • خلاصة تذھیب الکمال ۱۵۹

---

[1] السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ • المھذب للذھبی ۲/۴۶۱
قال فی الھامش اسنادہ صالح من ھامش الاصل

- قال الحافظ ابن ابی شیبة عن الولید بن علی عن ابیہ قال کان سوید بن غفلة یؤمنا فیقوم بنا فی شھر رمضان وھو ابن عشرین ومائة سنة
  المصنف ۲/۳۹۵

بیس تراویح پڑھاتے تھے [1] یہ حوالہ سنن کبریٰ ۲/۴۹۶ اور مہذب ۲/۴۶۱ میں اور مہذب کے حاشیہ پر ہے کہ اصل کی اسناد صالح ہے۔ ابن ابی شیبہ نے ولید بن علی سے نقل کیا ہے اور وہ اپنے باپ علی سے نقل کرتے ہیں کہ سوید بن غفلہ ۱۲۰ سال کے تھے ہم کو رمضان میں تراویح پڑھاتے تھے
المصنف ۲/۳۹۵

- حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں سوید بن غفلہ یرموک میں حاضر تھے اور صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث بیان کی ہے
  البدایہ والنہایہ ۹/۲۷
- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں سوید بن غفلہ، ابن معین اور عجلی ثقہ کہتے ہیں التہذیب ۴/۲۷۸، ۲۷۹

(نوٹ) سوید بن غفلہ کے لئے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں

اعلم وفقني الله وإياك لما يحب ويرضى اني ذكرت فيما سبق من الروايات ثلاثة عشر
وهي تكفي لمن يحتطي ويهتد برويتذ كر

وقد اثبتنا بالروايات الصحيحة ان التراويح العشرين ثابتة من سنن الخلفاء الراشدين المهديين وبينت توثيق الرواة ورددت على توهمات الالباني فاياك ثم اياك بان ترتكب الجهالة مثل الالباني والصنعاني والمباركفوري بانهم افتوا بكون التراويح العشرين بدعة ضلالة۔

ولا شك فيه ولا مرية بان عدد العشرين في التراويح ثابتة من سنن الخلفاء الراشدين وقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين

فمن يؤديها عشرين ركعة فهو عامل بحديث سيد المرسلين فاطلاق البدعة عليها من فعل الجاهلين الحاسدين، نعوذ بالله ان نكون من الجاهلين۔

جان لو۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھے توفیق عطا فرمائے اس کی طرف جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو اور جس پر وہ راضی ہو کہ میں نے تیرہ روایات ماسبق میں ذکر کیں ہیں اور یہ اس شخص کو کافی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اور ذکر اور سوچ کرتا اور نصیحت حاصل کرتا ہے۔

اور میں نے صحیح روایات سے ثابت کیا کہ بیس تراویح سنن خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں سے ثابت ہیں اور البانی کے توہمات کی تردید کی۔ آپ اپنے آپ کو جہالت کے ارتکاب جیسا کہ البانی، صنعانی اور مبارکپوری نے کیا ہے سے بچ جاؤ کہ انہوں نے بیس تراویح پر بدعت ضلالہ کا فتویٰ لگایا ہے۔

اور اس میں شک اور شبہ نہیں کہ بیس تراویح خلفاء راشدین کی سنتوں سے ثابت ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کی اتباع کرنا تو جو بیس تراویح پڑھتے ہیں تو وہ سید المرسلین کی حدیث پر عمل کرنے والے ہیں تو اس بیس تراویح پر بدعت کا اطلاق کرنا یہ جاہلوں حاسدوں کے فعل سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتے ہیں کہ
ہم جاہلوں سے ہو جائیں۔

و يقول لهم كما قيل ؎

- تدبر كلام الله واعتمد الخبر — ودع عنك رأيا لا يلائمه الاثر
- ونهج الهدى فالزمه واقتد بالألى — هم شهدوا التنزيل علك تنجبر
- وكن موقنا انا وكل مكلف — امرنا بقفو الحق والأخذ بالحذر
- فمن خالف الوحي المبين بعقله — فذاك امرؤ قد خاب حقا وخسر
- وفي ترك امر المصطفى فتنة فذر — خلاف الذي قد قال واسأله واعتبر
- وما اجمعت فيه الصحابة حجة — كما في شذوذ القول نوع من الخطر

كما في تذكرة الحفاظ ٣/ ١١٧٨

فالآن نذكر لكم انشاء الله تعالى تصريحات فقهاء المذاهب الاربعة حتى تعلم باليقين بان الالباني والصنعاني والمبارکفوري مخالفون عن جميع ائمة الدين

وبالله استعين

ان لوگوں کو میں وہی بات کہتا ہوں جو کہی گئی ہے

- اللہ تعالیٰ کے کلام میں فکر کر اور حدیث پر اعتماد کر
- اور اس نظریہ کو چھوڑ جس کی تائید میں اثر (صحابی کا قول بھی) نہ ہو
- سیدھی راہ پر چل کر اسی کو لازم پکڑ کر اور متقدمین (سلف صالحین) کی اقتدا کر
- اور وہی حضرات تو قرآن کریم کے نزول کے وقت موجود تھے
- ہمارا موقف اور ہر شخص کا موقف یہی ہونا چاہیئے۔
- کہ ہم حق کی اتباع کریں اور احتیاط پر عمل کریں
- اور جس نے ظاہر وحی سے بوجہ عقل خلاف کی
- تو یہ شخص یقیناً خسارہ اور نقصان اٹھانے والا ہے
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کو چھوڑنے میں فتنہ اور فساد ہے تو اس کو چھوڑ کر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے خلاف ہو پوچھ لیں اور عبرت حاصل کر (جیسا تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۱۱۷۸)

ابھی میں چار مذاہب کے فقہاء کرام کی تصریحات ذکر کرتا ہوں تاکہ تجھ کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ البانی، صنعانی، مبارکپوری تمام ائمہ دین سے مخالفت کر رہے ہیں

اور خاص کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں۔

الفصل الثانی

فی بیان التراویح بانها عشرون رکعۃ عند الاحناف رحمہم اللہ تعالیٰ

• قال الامام ابو الحسین احمد بن محمد بن احمد القدوری المتوفی سنہ ۴۲۸ھ لہ

لہ قال الامام السمعانیؒ القدوری بضم القاف والدال المہملۃ والراء بعد الواو هذه النسبۃ الی القدور واشتہر بہذه النسبۃ ابو الحسین احمد بن محمد ابن جعفر ... کان فقیہا صدوقا وممن انجب فی الفقہ۔ الانساب ۱۰/۲۵۲

• قال الامام الخطیب البغدادیؒ ... احمد بن محمد۔ المعروف بالقدوری ... کتبت عنہ وکان ممن انجب فی الفقہ لذکائہ وانتہت الیہ بالعراق ریاسۃ اصحاب ابی حنیفۃ وعظم عندهم قدره وارتفع جاهہ وکان حسن النظر فی العبادۃ جری اللسان مدیما لتلاوۃ القرآن تاریخ بغداد ۴/۳۷۷

فصل دوم - احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیس تراویح ہیں ہے

• امام ابو الحسین احمد بن محمد بن احمد القدوری المتوفی ۴۲۸ھ لہ فرماتے ہیں

لہ امام سمعانی فرماتے ہیں کہ قدوری قاف کے ضمہ اور دال مہملہ (بغیر نقطہ) اور واو کے بعد کسرہ کے ساتھ ہے۔ یہ نہ ور کی طرف نسبت ہے اور اس کے ساتھ ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر مشہور رہے۔ اور یہ فقیہ اور صدوق تھے اور فقہ میں ممتاز تھے۔ الانساب ۱۰/۳۵۲

• امام خطیب بغدادی فرماتے ہیں احمد بن محمد معروف بالقدوری۔ اس سے میں نے لکھا ہے اور یہ فقہ میں ذکاوت کی وجہ سے فقہ میں ممتاز تھے اور عراق میں ابو حنیفہؒ کے اصحاب کی ریاست اس کو منتہی تھی اور ان کے نزدیک معزز اور بڑے مرتبہ والے تھے اور اچھے خاصے عابد تھے فصیح اللسان اور قرآن کریم کی تلاوت پر مداومت کرنے والے تھے۔ تاریخ بغداد ۴/۳۷۷

• قال الحافظ الذهبی .. القدوری شیخ الحنفیة ابو الحسین احمد بن محمد ثم ذکر ما قاله الخطیب البغدادی / طالع سیر اعلام النبلاء ۵۷۴/۱۷

• تذکرۃ الحفاظ ۱۰۸۶/۳ • دول الاسلام ۲۵۵/۱ • المختصر فی اخبار البشر ۱۶۱/۲ للحافظ ابن کثیر

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ القدوری احناف کا شیخ ابو الحسین احمد بن محمد تھے (پھر خطیب بغدادی کا قول ذکر کیا ہے مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۵۷۴/۱۷

تذکرۃ الحفاظ ۱۰۸۶/۳ • دول الاسلام ۲۵۵/۱

• المختصر فی اخبار البشر ۱۶۱/۲ للحافظ ابن کثیرؒ

ویستحب ان یجتمع الناس فی شہر رمضان بعد العشاء فیصلی بہم امامہم خمس ترویحات فی کل ترویحۃ تسلیمتان ثم یوتر بہم [1]

طالع تتمۃ المختصر لابن الوردی ۱/ ۵۱۹ • اللباب لابن الاثیر ۳/ ۱۹
وفیات الاعیان ۱/ ۷۸ • الجواہر المضیئۃ ۱/ ۲۴۷ • النجوم الزاہرۃ ۵/ ۲۴، ۲۵
البدایۃ والنہایۃ ۱۲/ ۴۰ • مفتاح السعادۃ ۲/ ۲۵۳ نسخۃ ثانیۃ ۲/ ۲۸۰
شذرات الذہب ۳/ ۲۳۳ • کشف الظنون ۱/ ۳۴۶ و ۳۶۶ و ۲/ ۱۶۳۱
ہدیۃ العارفین ۱/ ۷۴ • الفوائد البہیۃ ۳۰ و ۳۱ • العبر ۲/ ۲۵۸
• الوافی بالوفیات ۷/ ۳۲۰ و ۳۲۱ • مرآۃ الجنان ۳/ ۷۴ •
• الکامل لابن الاثیر ۸/ ۱۴

---

[1] القدوری مع شرحہ اللباب ۱/ ۱۲۳

مستحب ہیں کہ عشاء کے بعد ماہ رمضان میں جمع ہو جائیں اور امام ان کو بیس تراویح پڑھائے پھر ان کو وتر پڑھائے قدوری مع شرح اللباب ۱/ ۱۲۳

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں آپ کا ترجمہ مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

٢- قال شيخ الاسلام ابوالحسن السغدیؒ المتوفی سنہ ٤٦١ھ

- قال الامام السمعانیؒ . السغدی بضم السین المهملة سکون الغین المعجمة وفی آخرها الدال المهملة هذه النسبة الی السغد وهی ناحیة کثیرة المیاه حسنة الاشجار نزهة الحضر والبساتین یضربها بحسنها المثل وهی من نواحی سمرقند قد خرج منها جماعة کثیرة من العلماء منهم القاضی ابوالحسن علی بن الحسین السغدی .. کان اماما فاضلا مناظرا سمع جماعة من العلماء وتوفی ببخارا سنة احدی وستین واربعمائة - الانساب ٧/١٤٥ و ١٤٦
- طالع اللباب ٢/١١٩ و ١٢٠ • هامش الاکمال ٤/٥٦٥ • معجم البلدان ٣/٢٢٢
- قال الامام محی الدین ابومحمد عبد القادر القرشیؒ .. علی بن الحسین السغدی الملقب شیخ الاسلام کان اماما فاضلا فقیها مناظرا سمع الحدیث وروی عن شمس الائمة السرخسی الکبیر . طالع الجواهر المضیئة ٢/٥٦٧ نسخة ثانیة ١/٣٦١ • الفوائد البهیة ١٢١

٢- شیخ الاسلام ابوالحسن السغدی متوفی ٤٦١ھ فرماتے ہیں

- امام سمعانیؒ فرماتے ہیں کہ سغدی سین مہملہ (بغیر نقطہ) اور غین معجمہ (بالنقطہ) اور آخر میں دال مہملہ ہے یہ سغد کی طرف نسبت ہے یہ ایک جگہ ہے کہ جس میں پانی زیادہ ہے اور سبز درخت اور باغ زیادہ ہیں، اور اس کے حسن مثال کے طور پر پیش کی جاتی ہے اور یہ سمرقند کے اطراف سے ہے اور اس سے علماء کی جماعت نکلی ہے ان میں سے قاضی ابوالحسن علی بن سغدی ہے۔ اور یہ امام فاضل مناظر تھے اس نے علماء کی جماعت سے سنا اور ٤٦١ھ میں بخارا میں وفات پاگئے ہیں۔ الانساب ٧/١٤٥ و ١٤٦
- مطالعہ کریں اللباب ٢/١١٩ و ١٢٠ • هامش الاکمال ٤/٥٦٥ • معجم البلدان ٣/٢٢٢
- امام محی الدین ابومحمد عبدالقادر القرشی فرماتے ہیں۔ علی بن الحسین السغدی جس کا لقب شیخ الاسلام ہے امام فقیہ مناظر تھے اور احادیث سنی ہیں اور اس سے شمس الائمہ سرخسیؒ روایت کرتے ہیں مطالعہ کریں
جواہر مضیہ ٢/٥٦٧ نسخہ دوم ١/٣٦١ • فوائد بہیہ ١٢١

صلوٰة التراویح - وانما عشرون رکعة فی کل لیلة من شهر رمضان فی کل رکعتین بسلم[1]

• قال الامام حاجی خلیفۃ - شیخ الاسلام علی بن الحسین السغدی المتوفیٰ سنة احدی وستین واربعمائة . طالع کشف الظنون ۱/۴۶ ۰ ۲/۱۰۱۴

• قال الامام اسماعیل باشا بغدادی - السغدی علی بن الحسین بن محمد القاضی رکن الاسلام ابوالحسن السغدی الفقیه توفی سنة ۴۶۱ھ صنف شرح الجامع الکبیر للشیبانی فی الفروع و نتف فی الفتاوی مشهور هدیة العارفین ۱/۶۹۱

• قال الحافظ الذهبی - القاضی ابوالحسن علی بن الحسین السغدی عن ابراهیم بن مسلم البخاری وعنه ابوبکر بن نصر الکرابیسی توفی سنة ۴۶۱ھ ببخاری المشتبه ۱/۳۶۰ ۰ طالع تبصیر المنتبه ۲/۷۳۴ للحافظ العسقلانی

---

[1] النتف فی الفتاوی ۱/۱۰۶

تراویح کی نماز - یہ ماہ رمضان میں ہر رات بیس رکعات ہیں اور ہر دو رکعت میں سلام پھیریں جیسا کہ النتف فی الفتاوی ۱/۱۰۶ میں ہے

• حاجی خلیفہ فرماتے ہیں - شیخ الاسلام علی بن الحسین السغدی ۴۶۱ھ میں وفات پا گئے ہیں - مطالعہ کریں کشف الظنون ۱/۴۶ و ۲/۱۰۱۴

• امام اسماعیل باشا بغدادی فرماتے ہیں - السغدی علی بن الحسین بن محمد القاضی رکن الاسلام ابوالحسن السغدی الفقیہ ۴۶۱ھ میں وفات پا گئے ہیں اور شرح الجامع الکبیر شیبانی کی لکھی ہے اور النتف فی الفتاوی مشہور ہے هدیة العارفین ۱/۶۹۱

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں - القاضی ابوالحسن علی بن الحسین السغدی ابراہیم بن مسلم بخاری سے روایت کرتے ہیں اور اس سے ابوبکر بن نصر الکرابیسی ۴۶۱ھ بخاری میں وفات پا گئے ہیں - المشتبہ ۱/۳۶۰ ۰ مطالعہ کریں تبصیر المنتبہ ۲/۷۳۴ للحافظ العسقلانی -

٣- قال الامام شمس الدين السرخسي المتوفى سنة ٤٩٠ھ [1]

---

[1] قال الامام السمعاني - السرخسي هذه النسبة الى بلدة قديمة من بلاد خراسان يقال لها سرخس و سُرخس. الانساب ١١٨/٧ • طالع اللباب • معجم البلدان ٣٠٨/٣

• قال الحافظ العسقلاني - السرخسي بفتحتين وسكون الخاء المعجمة ثم سين مهملة . طالع تبصير المنتبه بتحرير المشتبه ٧٣١/٢

• قال الامام احمد طاش كبرى. شمس الائمة هو محمد بن احمد بن ابي سهل ابوبكر السرخسي شمس الائمة صاحب المبسوط كان علماً اصولياً مناظراً شاع انه املى المبسوط من غير مراجعة الى شيء من الكتب يدل عليه ما ذكر فيه هو قوله انتهى ربع البيوع من المبتهل الى الله تعالى بالخضوع والدموع المنقطع عن الاهل والكتاب المجموع الى غير ذلك من اماكن يترجم هذا من السجع وعدته عشرة اجزاء ضخمة .

مفتاح السعادة ١٦٥/٢ و ١٦٦ • نسخة اخرى ١٨٦

(٣- امام شمس الدین سرخسی متوفی سنہ ۴۹۰ھ [1] فرماتے ہیں .

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں السرخسی یہ خراسان کے ایک پرانے گاؤں کی طرف نسبت ہے جس کو سرخس اور سُرخس کہتے ہیں الانساب ۱۱۸/۷ • مطالعہ کریں اللباب ج ۲/ ۱۱۳ • معجم البلدان ۳/ ۳۰۸

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں السرخسی دونوں فتحہ اور خاء معجمہ کے سکون اور سین مہملہ کے ساتھ ہے

مطالعہ کریں تبصیر المنتبہ تحریر المشتبہ ۲/ ۷۳۱

• امام طاش کبری زادہ فرماتے ہیں. شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل ابوبکر السرخسی صاحب المبسوط ہے یہ عالم اصولی اور مناظر تھے اور مشہور ہے کہ اس نے مبسوط کی املاء ایسی حالت میں کی ہے کہ اس کے پاس کوئی کتاب نہ تھی تاکہ اس کی طرف رجوع کرتا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ بیوع کا چوتھا ختم ہوگیا ہے اور میں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں کیونکہ میں اہل وعیال اور کتابوں سے جدا ہوں اور دیگر جگہوں سے بھی معلوم ہو جیسے جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پاس اس حالت میں کتابیں نہیں تھیں اور یہ مبسوط دس اجزاء ہیں مطالعہ کریں مفتاح السعادۃ ۲/ ۱۶۵ نسخہ دوم ۱۸۶ . آج کل سولہ جلدیں اور تیس اجزاء میں شائع ہوچکی ہے

عشرون ركعة سوى الوتر عندنا

(أي التراويح)

الإمام ابن عابدين ... المبسوط للإمام الكبير محمد بن احمد بن أبي سهل أحد الأئمة الكبار المتكلم الفقيه الأصولي لزم شمس الأئمة عبدالعزيز الحلواني حتى صار أنظر أهل زمانه وأخذ بالتصنيف وأملى المبسوط نحو خمسة عشر مجلداً وهو في السجن بأوزجند مجموعة رسائل ابن عابدين ١/٢٠

الإمام أبو محمد عبدالقادر القرشي ... محمد بن احمد بن أبي سهل أبوبكر السرخسي تكرر ذكره في الهداية الإمام الكبير شمس الأئمة صاحب المبسوط وغيره أحد الفحول الأئمة الكبار أصحاب الفنون كان إماماً علامة حجة متكلماً فقيهاً أصولياً مناظراً. طالع الجواهر المضية ٣/٢٨ الى ٨٢

هدية العارفين ٢/٨٦ • كشف الظنون ١/١١٢ و ٤٦ ، ٥٦١ و ٢/٩٦٣ ، ١٠١٤ ، ١٠٧٩ ، ١٤٤٤ ، ١٥٨٠ ، ١٦٢٠ ، ١٦٢٨ • تاريخ التراث العربي ١/١٢١ • الفوائد البهية ٥٨ الأعلام ٥٢ ، ٥٣ • طبقات الفقهاء طاش كبرى ٨٥

مبسوط ٢/١٤٤ و ١٤٥

وتر کے علاوہ بیس رکعات ہیں جیسا کہ مبسوط ۲/۱۴۴ و ۱۴۵ میں ہے

ابن عابدین فرماتے ہیں مبسوط للامام الکبیر محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی کی ہے جو ائمہ کبار سے ایک امام فقیہ اصولی ہیں شمس الائمہ عبدالعزیز الحلوانی کے پاس تھے اور ان سے علم حاصل کرتے یہاں تک کہ زمانہ میں ایک بینظیر ہوگئے اور تصنیف شروع کی اور یہ اوزجند کے جیل میں تھے پندرہ جلدوں میں مبسوط کا املا کیا۔

مجموعہ رسائل ابن عابدین ۱/۲۰

ابو محمد عبدالقادر قرشی فرماتے ہیں کہ محمد بن احمد بن ابی سہل ابوبکر سرخسی جس کا ذکر ھدایہ میں بار بار آتا ہے یہ امام کبیر شمس الائمہ مبسوط وغیرہ کا مصنف ہے کہ ائمہ کبار اصحاب الفنون میں سے ایک جوان تھے اور یہ امام حجت اصولی متکلم مناظر تھے

مطالعہ کریں جواہر مضیہ ۳/۲۸ تا ۸۲ ھدیۃ العارفین ۲/۸۶

[illegible] دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں

(٤) قال الامام علاء الدين الكاسانیؒ المتوفی سنہ ۵۸۷ھ له

له قال الامام السمعانیؒ - الكاسانی بفتح الكاف والسين المهملة بينهما الالف والكاف الاخرى وفی اخرها النون هذه النسبة الى كاسان وهی قرية من قری كازرون فارس
الانساب ١١/١٦

- قال الحافظ الذهبیؒ قاسان ايضا بلد كبير بتركستان خلف سيحون واهلها يقولون كاسان وكانت من محاسن الدنيا ومنها العلامة علاء الدين - الكاسانی من ائمة الحنفية بدمشق ايام الملك نور الدين . المشتبه ٢/٤٩٦
- قال الامام احمد بن مصطفى . كتاب البدائع للكاسانی وهو علاء الدين ملك العلماء ابوبكر ابن مسعود بن احمد الكاسانی صاحب كتاب البدائع حكی انه قدم دمشق فحضر اليه الفقهاء وطلبوا منه الكلام فی مسألة خلافية بين الشافعية والحنفية فعينوا مسائل كثيرة فجعل يقول يذهب اليها من اصحابنا فلان وفلان فنزل كذلك حتى انهم لوعيد واسألة

(٤) امام علاء الدین کاسانیؒ متوفی سنہ ۵۸۷ھ فرماتے ہیں ۔

له امام سمعانیؒ فرماتے ہیں کاسانی کاف کا فتحہ اور سین مہملہ اور درمیان میں الف کے ساتھ ہے اور آخر میں نون ہے یہ کاسانی کی طرف نسبت ہے اور یہ کازرون فارس دیہاتوں سے ایک گاؤں ہے ۔ الانساب ۱۱/۱۶
حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں قاسان ، سیحون کے پیچھے ترکستان میں ایک گاؤں ہے اور وہاں کے لوگ کاسان کہتے ہیں اور دنیا میں ایک بہترین حسین جگہ ہے اور اس گاؤں سے علامہ علاء الدین الکاسانیؒ ہے جو احناف کے ائمہ سے ہیں ۔ اور بادشاہ نورالدین کے زمانہ میں دمشق میں تھے المشتبہ ۲/۴۹۶
امام احمد بن مصطفےٰ طاش کبریٰ فرماتے ہیں ۔ کتاب البدائع کاسانی کی ہے یہ علاء الدین جو علماء کا بادشاہ ابوبکر ابن مسعود بن احمد الکاسانی صاحب کتاب البدائع ہے اور حکایت ہے کہ یہ دمشق آیا تو وہاں کے فقہاء آپ کے پاس آئیں تو ان سے شوافع اور احناف کے نزدیک اختلافی مسائل میں گفتگو طلب کی تو آپ نے کافی مسائل کی تعین کی پھر شروع کیا فرماتے تھے کہ ہمارے اصحاب سے اس قول پر فلاں اور فلاں نے قول کیا ۔ اور اس پر بیان کرتا رہا ۔ یہاں تک ان کو ایسا مسئلہ ملا جس پر امام

الا وقد ذهب اليها واحد من اصحاب ابی حنیفة
رضی الله عنه فانقضی المجلس ولم يتكلموا معه

قال محمد بن جيس الحنفی حضرت الكاسانی عند موته فشرع فی قراءة
سورة ابراهيم حتى انتهى الى قوله تعالى (يثبت الله الذين آمنوا
بالقول الثابت فی الحيوٰة الدنيا و فی الآخرة) فخرجت روحه عند فراغه
من قوله فی الآخرة و دفن داخل مقام ابراهيم الخليل عليه السلام
بظاهر حلب . مفتاح السعادة ۲/۲۴۷ و ۲۴۸
طالع الجواهر المضيئة ۴/۲۵ الیٰ ۲۸ ● كشف الظنون ۱/۳۷۱ و ۲/۹۹۶

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے کسی نے قول نہ کیا ہو تو مجلس ختم ہو گئی اور
آپ کے ساتھ اور گفتگو نہ کی ۔

محمد بن جیس حنفی فرماتے ہیں کہ میں مرنے کے وقت کاسانی کے پاس تھا تو آپ نے سورۃ ابراہیم کا پڑھنا شروع کیا تو
جب اس آیت (یثبت اللہ الذین آمنوا الخ) پر پہنچے تو فی الآخرۃ سے فارغ ہوتے آپ کی روح جسد عنصری سے
پرواز کر گئی اور حلب میں ابراہیم خلیل اللہ کے مقام میں دفن ہوئے ۔ مفتاح السعادۃ ۲/۲۴۷ و ۲۴۸
الجواہر المضیئہ ۴/۲۵ تا ۲۸ و کشف الظنون ۱/۳۷۱ و ۲/۹۹۶
کا مطالعہ کریں

واما قدرها التراويح فعشرون ركعة فى عشر تسليمات فى خمس ترويحات كل تسليمتين ترويحة وهذا قول عامة العلماء وقال مالك فى قول ستة وثلاثون ركعة و فى قول ستة وعشرون ركعة والصحيح قول العامة لما روى ان عمر رضى الله عنه جمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فى شهر رمضان على ابى بن كعب فصلى بهم كل ليلة عشرين ركعة ولم ينكر عليه احد فيكون اجماعا منهم على ذلك [1]

---

[1] بدائع الصنائع ١/ ٢٨٨

مقدار تراویح کی یہ ہے کہ دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعات پڑھیں اور یہ عام علماء کا مسلک ہے اور امام مالکؒ کے ایک قول میں ۳۶ اور ایک قول میں ۲۶ رکعات ہیں اور صحیح قول عام علماء کا ہے اس لئے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مہینہ رمضان میں ابی بن کعبؓ کے پاس جمع کیا تو آپ ان کو ہر رات بیس تراویح پڑھاتے تھے اور کسی نے اس پر انکار نہ کیا تو یہ ان کا اجماع تھا۔ جیسا کہ بدائع الصنائع ۱/ ۲۸۸ میں ہے۔

قال الامام فخر الدين ابو المحاسن الحسن بن منصور بن محمود الاوزجندی الفرغانی المتوفی ۵۹۲ھ ؎

؎ قال الامام السمعانی: الفرغانی بفتح الفاء وسکون الراء وفتح الغین المعجمة وفی آخرها النون هذه النسبة الی موضعین احدهما فرغانة وهو ولایة وراء الشاش من بلاد الشرق وراء نهر جیحون وسیحون وفیهم کثرة وشهرة فی کل فن ونوع من العلوم استغنینا عن ذکرهم واما الثانی فهو فرغان قریة من قری فارس. طالع الانساب ۱۰/۱۸۸ واللباب ۲/۴۲۲ ، معجم البلدان ۴/۳۵۳

، قال الحافظ الذهبی. قاضی خان. هو العلامة شیخ الحنفیة ابو المحاسن حسن بن منصور بن محمود البخاری الحنفی الاوزجندی صاحب التصانیف سمع الکثیر من الامام ظهیر الدین الحسن بن علی بن عبد العزیز ومن ابراهیم بن عثمان الصفاری وطائفة واملی مجالس کثیرة روی عنه العلامة جمال الدین محمود بن احمد الحصیری تلامذته بقی الی سنة تسع وثمانین وخمسمائة فانه ملی فی هذا العام. سیر اعلام النبلاء ۲۱/۲۳۱ و ۲۳۲

، امام فخر الدین ابو المحاسن الحسن بن منصور بن محمود اوزجندی متوفی ۵۹۲ھ ؎ فرماتے ہیں

؎ امام سمعانی فرماتے ہیں۔ الفرغانی فتح فاء اور سکون راء اور نقطہ والا غین کے فتح کے ساتھ اور اخیر میں نون ہے یہ دو جگہوں کی طرف منسوب ہے ایک فرغانہ ہے یہ بلاد شرق جیحون اور سیحون نہر کے شاش کے پار کی طرف ولایت حکومت ہے اور اس میں ہر فن اور ہر علم کی شہرت ہے۔ دوسرا فرغان فارس کے گاؤں سے ایک گاؤں ہے۔ مطالعہ کریں انساب ۱۰/۱۸۸ ، اللباب ۲/۴۲۲ ، معجم البلدان ۴/۳۵۳

، علامہ ذہبی فرماتے ہیں۔ قاضی خان۔ یہ علامہ شیخ الحنفیہ ابو المحاسن حسن بن منصور بن محمود بخاری حنفی اوزجندی صاحب تصانیف ہیں اور کثیر ظہیر الدین حسن بن علی بن عبد العزیز اور ابراہیم بن عثمان صفاری اور جماعت سے سنا ہے اور اس سے علامہ جمال الدین محمود بن احمد الحصیری روایت کرتے ہیں جو آپ کے شاگرد ہیں سے ہیں اور ۵۸۹ھ تک رہ گئے تھے اور اسی سال املا کیا ہے۔
[illegible] ۲۳۲

قال الامام احمد بن مصطفى ... (فتاوى قاضيخان) وهو فخر الدين ابو المفاخر او ابو المحاسن
الحسن بن منصور بن محمود بن عبد العزيز الاوزجندي الفرغاني المشهور بقاضيخان واوزجند
مدينة بنواحي اصبهان بقرب فرغانة .. تفقه على ابي اسحق ابراهيم بن اسماعيل بن ابي نصر الصفار
وظهير الدين ابي الحسن علي بن عبد العزيز المرغيناني وغيرهما
وله الفتاوى في اربعة اسفار
وشرح الجامع الصغير وشرح الزيادات وسماه الملتقط
شرح اداب القاضي للخصاف
توفي ليلة النصف من رمضان سنة اثنتين وتسعين وخمسمائة   مفتاح السعادة ۲/۲۵۲
• نسخة اخرى ۲/۲۷۸

تراویح ہمارے اصحاب اور شافعیؒ کے نزدیک وہ ہیں جو حسن نے ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے فرمایا ہے کہ ماہ رمضان میں قیام کرنا جس کا چھوڑنا مناسب نہیں تو وتر کے سوا بیس رکعات ہیں اور دس سلام کے ساتھ اور ہر دو رکعتوں میں سلام پھیرے جیسا کہ فتاوی قاضیخان ۱/۳۳۴ میں ہے

امام احمد بن مصطفیٰ فرماتے ہیں (فتاوی قاضیخان) یہ فخر الدین ابو المفاخر ابو المحاسن الحسن بن منصور بن محمود بن عبد العزیز اوزجندی فرغانی مشہور قاضی خان سے ہیں اوزجند فرغانہ کے قریب اصبہان کے اطراف سے ساتھ شہر ہے۔ اس نے تفقہ حاصل کیا ہے ابو اسحاق ابراہیم بن اسماعیل اور ظہیر الدین ابی الحسن علی بن عبد العزیز مرغینانی وغیرہ سے۔ اس کا تصنیفات۔ ۔ چار جلدوں میں فتاوی ہے
اور شرح جامع صغیر اور شرح زیادات جس کا نام ملتقط رکھا ہے
شرح اداب القاضی للخصاف ہے۔ مصنف رمضان مبارک سنہ ۵۹۲ھ میں وفات ہو گئے۔
مفتاح السعادۃ ۲/۲۵۲ ، نسخہ دوم ۲/۲۷۸

الغرائع عند اصحابنا والشافعی ماوردی الحسن عن ابی حنیفة۔ قال القیام فی شہر رمضان لاینبغی ترکہا کل لیلة سوی الوتر عشرین رکعة خمس ترویحات بعشر تسلیمات یسلم فی کل رکعتین[1]

قال الامام عبد القادر القرشی: الحسن بن منصور۔ الامام الکبیر المعروف بقاضی خان الامام فخرالدین تفقه علی الامام ابی اسحاق وذکرہ ابو المحاسن الحصیری شیخ الاسلام فقال هو سیدنا القاضی الاستاذ الامام فخر الملة رکن الاسلام بقیة السلف مفتی الشرق توفی لیلة الاثنین خامس عشر رمضان سنة اثنین وتسعین وخمسمائة۔ الجواهر المضیئة ۲/۹۳، ۹۴

قال الامام ابن العماد (سنة اثنین وتسعین وخمسمائة) وفیها توفی الامام فخرالدین قاضی خان الحسن بن منصور الامام الکبیر بقیة السلف مفتی الشرق من طبقة المجتهدین فی المسائل۔ شذرات الذهب ۴/۳۰۸

قال الامام ابن عابدین۔ ان اول الاقوال الواقعة فی فتاوی الامام قاضی خان له مزید فضل علی غیرہ۔ مجموعة رسائل ابن عابدین ۱/۳۶

کشف الظنون ۱/۴۷، ۱۶۵، ۵۶۲، ۵۶۴ ● هدیة العارفین ۱/۲۸۰، ۲/۱۲۷، ۵۶ ● الفوائد البهیة ۶۴، ۶۵ ● الاعلام للزرکلی ۲/۲۳۸

طبقات الفقهاء ۹ للامام عبد الحی۔

---

[1] فتاوی قاضیخان علی هامش الفتاوی العالمکیریة ۱/۲۳۴

امام عبدالقادر قرشی فرماتے ہیں، الحسن بن منصور۔ الامام الکبیر جو قاضی خان سے مشہور ہیں اور فخرالدین نے فقہ امام ابواسحاق سے پڑھی ہے اور ابوالمحاسن الحصیری شیخ الاسلام نے ذکر کیا ہے فرمایا ہے کہ ہمارے سید استاذ فخرالملة رکن الاسلام بقیہ السلف مفتی شرق ہیں اور پندرہ رمضان ۵۹۲ھ میں وفات پاگئے ہیں الجواہر المضیئة ۲/۹۳

امام ابن العماد فرماتے ہیں کہ ۵۹۲ھ میں امام فخرالدین قاضی خان حسن بن منصور امام کبیر بقیة السلف مفتی الشرق کی وفات ہوگئی ہے جو طبقات المجتہدین فی المسائل میں سے تھے شذرات الذہب ۴/۳۰۸

امام ابن عابدین فرماتے ہیں کہ فتووں میں پہلا قول قاضی خان کا ہے اس کو دوسروں پر فضیلت ہے۔

(٦) قال الامام برهان الدين المرغيناني[1] المتوفى سنة ٥٩٣ھ ويستحب ان يجتمع الناس في شهر رمضان

---

[1] قال الامام السمعاني المرغيناني بفتح الميم وسكون الراء وكسر الغين وسكون الياء المنقوطة باثنتين من تحتها وفتح النون وفي آخرها نون اخرى هذه النسبة الى مرغينان وهي بلدة من بلاد فرغانة ومن مشاهير البلاد بها ـ طالع الانساب ١٢/ ١٩٦ اللباب ٣/ ١٩٧

قال الحافظ الذهبي ـ المرغيناني العلامة عالم ما وراء النهر برهان الدين ابوالحسن علي بن ابي بكر بن عبد الجليل المرغيناني

---

(٦) امام برہان مرغینانی متوفی سنہ ۵۹۳ھ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان میں عشاء کے وقت مستحب یہ ہے کہ لوگ

- امام سمعانی فرماتے ہیں۔ المرغینانی، فتح میم اور سکون را اور غین کے کسرہ اور یاء سکون کے ساتھ اور نون کے فتح اور اخیر میں دوسرے نون کے ساتھ یہ مرغینان کی طرف منسوب ہے اور یہ فراغنہ کے شہروں میں سے ایک شہر ہے اور یہ ایک مشہور شہر ہے۔ ملاحظہ ہو الانساب ۱۲/ ۱۹۶ واللباب ۳/ ۱۹۷
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ مرغینانی علامہ ما وراء النہر برھان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل المرغینانی

الحنفی صاحب کتابی الہدایۃ والبدایۃ فی المذہب کان فی ہذا الحین لم یبلغنا اخبارہ وکان من اوعیۃ العلم رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سیر اعلام النبلاء ۲۱/۲۳۲

قال محقق السیر: ترجم لہ الذہبیؒ فی المتوفین علی التقریب من اہل الطبقۃ التاسعۃ والخمسین من تاریخ الاسلام ثم عثر علی وفاتہ بعد ذلک لکنہ ابقی ترجمۃ فی موضعہا ولم یحولہا الی مکانہا الصحیح قال توفی رحمہ اللہ لیلۃ الثلثاء لاربع عشرۃ لیلۃ خلت من ذی الحجۃ سنۃ ثلاث وتسعین وخمسمائۃ الورقۃ ۷۲ احمد الثالث ۱۴/۲۹۱۷

قال الامام طاش کبری زادہ: الہدایۃ للشیخ الربانی والحبر الہمام الصمدانی شیخ الاسلام برہان الشریعۃ والملۃ والدین المرغینانی رحمہ اللہ تعالیٰ جعل اللہ سعیہ مشکورا ولقاہ نضرۃ وسرورا۔ طالع التفصیل فی مفتاح السعادۃ ۱/۱۷۹

حنفی اور یہ ھدایہ اور بدایہ دونوں کتابوں کا مصنف ہے اور ابھی تک ان کی اخبار ہم کو نہیں پہنچی ہیں اور یہ بڑے عالم تھے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سیر اعلام النبلاء ۲۱/۲۳۲

محقق سیر اعلام النبلاء فرماتے ہیں کہ ذہبیؒ نے طبقہ ۵۹ تاریخ اسلام میں سے اس کا ترجمہ کیا ہے اور وفات کا سن بھی معلوم ہوگیا لیکن ترجمہ اس کا نہیں ذکر کیا اور فرمایا ہے کہ شب منگل ۱۴ ذوالحجہ کے بعد ۵۹۳ھ کو وفات پاگئے ہیں الورقہ ۷۲۔ احمد ثالث ۱۴/۲۹۱۷

امام طاش کبری فرماتے ہیں البدایہ شیخ ربانی حبر ہمام صمدانی شیخ الاسلام برہان الشریعۃ والملۃ والدین المرغینانی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی سعی قبول فرماوے اور اس کو خوشی دیدے۔ تفصیل مطالعہ کریں مفتاح السعادۃ ۱/۱۷۹ میں

- وقال الامام عبد القادر القرشی: علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی شیخ الاسلام برهان الدین المرغینانی العلامة المحقق صاحب الهدایة اقرله اهل عصره بالفضل والتقدم کالامام فخر الدین قاضی خان۔ والامام زین الدین۔ الجواهر المضیئة ۲/۶۲۷ الی ۶۲۹ نسخة اخری ۱/۳۸۳

- طالع طبقات الفقهاء ۱۰۱ لطاش کبری • ومعجم المؤلفین ۷/۴۵
- احال بعض المحققین علی تاج التراجم ۴۲ • کتاب اعلام الاخیار برقم ۴۲۵
- الطبقات السنیة برقم ۱۴۵۷

- امام عبد القادر القرشی فرماتے ہیں۔ علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل فرغانی شیخ الاسلام برہان الدین مرغینانی علامہ محقق صاحب الہدایہ ہیں اور آپ کے زمانہ کے لوگوں نے اس کی فضیلت اور تقدم پر اقرار کیا ہے، جیساکہ امام فخر الدین قاضی خان اور امام زین الدین۔

جواہر مضیہ ۲/۶۲۷ نسخہ دوم ۱/۳۸۳

مطالعہ کریں طبقات الفقہاء ۱۰۱ طاش کبری • معجم المؤلفین ۷/۴۵
بعض محققین نے حوالہ دیا ہے تاج التراجم ۴۲ • کتاب اعلام الاخیار رقم ۴۲۵
- طبقات سنیہ رقم ۱۴۵۷

بعد العشاء فيصلي بهم إمامهم خمس ترويحات كل ترويحة بتسليمتين ويجلس بين كل ترويحتين مقدار ترويحة ويوتر بهم [1]

(قال الإمام الموصوف: كتاب البداية في الفقه جمع فيه (مسائل القدوري، والجامع الصغير) لمحمد بن الحسن ثم شرحها شرحا ثمانين مجلدة وسماه كفاية المنتهى، ولما تبين فيه الإطناب وخشي أن يهجر لأجله الكتاب شرحها شرحا مختصرا لطيفا نافعا وافيا بالغا في الحسن والتقرير والضبط والإتقان وسماه الهداية. مفتاح السعادة ٢/٢٣٨

طالع كشف الظنون ١/٢٧ و٢/٣٥٢ و٢/١٢٥١ و٢/١٦٢٢ و٢/١٨٣٠ • إيضاح المكنون ٢/٥٧٠ • هدية العارفين ١/٧٠٢ • الأعلام للزركلي ٥/٧٣ • الفوائد البهية ١٤١

[1] الهداية ١/١٥١ • الهداية مع فتح القدير ١/٤٠٦

جمع ہو جائیں اور امام ان کو پانچ ترویحے (بیس رکعات) پڑھائے ہر ترویحہ دو سلام کے ساتھ اور چار رکعتوں کا جلسہ کیا کریں اور ان کو وتر پڑھائے جیسا کہ ھدایہ ۱/۱۵۱ میں ہے اور ھدایہ مع فتح القدیر ۱/۴۰۶ میں ہے۔

امام موصوف فرماتے ہیں کتاب البدایہ فقہ میں ہے جس میں قدوری اور محمد بن حسن کی کتاب جامع صغیر کے مسائل جمع کئے ہیں پھر اسّی جلدوں میں شرح لکھی اور اس کا نام کفایۃ المنتہی رکھا۔ اور جب کہ اس میں طوالت زیادہ تھی اور ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے کتاب چھوڑ دی جائے تو ایک مختصر لطیف نافع وافی جو کہ اور تقریر اور ضبط اور اتقان میں نہایت کو پہنچا ہے لکھدیا اور نام اس کا الہدایہ رکھا۔

مفتاح السعادۃ ۲/۲۳۸

[illegible] دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(٧) قال الامام ابو البركات النسفی المتوفی سنہ ۷۱۰ھ

• قال الامام السمعانیؒ ۔ النسفی بفتح النون والسین المهملة وکسر الفاء هذه النسبة الی نسف وهی من بلاد ماوراء النهر یقال لها نخشب اقمت بها قریبا من شهرین وسمعت بها من جماعة خرج منها العلماء فی کل فن جماعة لا یحصون ۔ الانساب ۳/۹۲و۹۳ ۔ اللباب ۳/۳۰۸

• قال الامام عبد القادر القرشیؒ ۔ عبد الله بن احمد بن محمود حافظ الدین ابو البرکات النسفی احد الزهاد المتأخرین صاحب التصانیف المفیدة فی الفقه والاصول ۔ الجواهر المضیة ۲/۲۹۴ و ۲۹۵

• قال الحافظ العسقلانیؒ ۔ عبد الله بن احمد بن محمود النسفی علامة الدنیا ابو البرکات ذکره الحافظ عبد القادر فی طبقاته فقال احد الزهاد المتأخرین صاحب التصانیف المفیدة فی الفقه والاصول له المستصفی فی شرح المنظومة وله شرح النافع ۔ وله کنز الدقائق وله المنار فی اصول الفقه.
الدرر الکامنة ۲/۲۴۷

(٧) امام ابو البرکات نسفی متوفی سنہ ۷۱۰ھ فرماتے ہیں

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں نسفی فتح نون اور سین بدون نقطہ اور کسرہ فاء کے ساتھ یہ نسبت نسف کی طرف ہے اور یہ ماوراء النہر کے شہروں سے ہے جس کو نخشب کہتے ہیں ہیں وہاں دو مہینے ٹھہرا ہوں اور وہاں ہر فن میں علماء کی جماعت نکلی ہے جس کا شمار نہیں کیا جاتا ہے ۔ الانساب ۳/۹۲و۹۳ ۔ اللباب ۳/۳۰۸

• امام عبد القادر القرشی فرماتے ہیں، عبد اللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین ابو البرکات النسفی متأخرین میں زاہدوں میں سے ایک زاہد تھے جو فقہ اور اصول میں مفید تصنیفیں کیں ہیں ۔ الجواہر المضیہ ۲/۲۹۴، ۲۹۵

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۔ عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی علامۃ الدنیا ابو البرکات تھے اور حافظ عبد القادر القرشی نے طبقات میں ذکر کیا ہے کہ متأخرین کے زاہدوں میں ایک زاہد اور فقہ و اصول میں مفید تصنیفوں کے مصنف تھے اور اس کی شرح المنظومہ میں مستصفی ہے اور شرح نافع ہے اور کنز الدقائق اور اصول فقہ میں المنار ہے
الدرر الکامنہ ۲/۲۴۷

سن فی رمضان عشرون رکعة بعشر تسلیمات[1]

- قال الامام طاش کبریٰ - المنار لحافظ الدین النسفی وھو عبد اللہ بن احمد
- حافظ الدین النسفی ... (ثم عدد تالیفاته) - مفتاح السعادة ۲/۱۶۷، ۱۶۸
- طالع الفوائد البھیة ۱۰۱ • کشف الظنون ۲/۱۱۶۸، ۱۲۷۴، ۱۶۴۰، ۱۶۷۵
- ۱۸۴۹، ۱۸۶۷، ۱۹۲۲ • ایضاح المکنون ۱/۹۸ • ھدیة العارفین ۱/۴۶۴
- احال بعض العلماء علی تاج التراجم ۳۰ • السلوک للمقریزی ۳/۳۴۸
- کتاب اعلام الاخیار رقم ۴۷۸ • الطبقات السنیة رقم ۱۰۴۷
- طبقات الفقہا لطاش کبریٰ ۱۳ • فہرست الخدیویة ۳/۱۹۱
- تاریخ علماء بغداد ۶۵

---

[1] کنزالدقائق ۱/۶۸

ماہ رمضان میں دس سلام کے ساتھ بیس رکعات تراویح سنت ہیں جیسا کہ کنزالدقائق ۱/۶۸ میں ہے

- امام طاش کبریٰ فرماتے ہیں۔ المنار حافظ الدین النسفی عبداللہ بن احمد کی ہے پھر آپ کی تصانیف شمار کیں ہیں

مفتاح السعادة ۲/۱۶۷، ۱۶۸

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(٨) قال الإمام فخر الدين الزيلعي له المتوفى ٧٤٣هـ سن في رمضان عشرين ركعة بعشر تسليمات

له قال الإمام عبدالله بن عبدالعزيز المتوفى ٤٨٧هـ ، (زيلع) بفتح أوله وإسكان ثانيه بعده لام وعين مهملة موضع قال الهملاني هي جزيرة في بلاد الحبشة.
معجم ما استعجم ٢/٧٠٦

- قال الإمام ياقوت: زيلع بفتح أوله وسكون ثانيه وفتح اللام وآخره عين مهملة جبل من السودان في طرف أرض الحبشة وهم مسلمون .. وأرضهم تعرف بالزيلع. معجم البلدان ٣/١٦٤
- طالع هامش الأنساب ٦/٣٧٠
- قال الإمام القرشي: .. عثمان بن علي .. الملقب فخر الدين الإمام العلامة أبو محمد الزيلعي قدم القاهرة في سنة خمس وسبعمائة فاضطلع رأس بها ودرس وأفتى وصنف وانتفع الناس به ونشر الفقه. مات بقرافة مصر سنة ثلاث وأربعين وسبعمائة

الجواهر المضية ٢/٥٢٠

- امام فخرالدین الزیلعی المتوفی ۷۴۳ھ فرماتے ہیں کہ رمضان میں عشاء کے بعد اور وتر سے پہلے بیس رکعات تراویح دس سلام سے سنت ہیں

- امام عبداللہ بن عبدالعزیز الزیلعی متوفی ۴۸۷ھ فرماتے ہیں زیلع، فتح اول اور دوسرے کے سکون کے ساتھ پھر لام اور عین بدون نقطہ ہے یہ ایک جگہ کا نام ہے اور ہمدانی فرماتے ہیں کہ یہ بلاد حبشہ میں ایک جزیرہ ہے۔ معجم ما استعجم ۲/۷۰۶
- امام یاقوت فرماتے ہیں زیلع فتحہ اول اور دوسرے کے سکون اور فتح لام اور آخر میں عین بدون نقطہ کے ساتھ حبشہ کی زمین کے اطراف میں سوڈان میں ایک پہاڑ ہے اور وہاں مسلمان ہیں اور ان کی زمین زیلع کے ساتھ پہچانی جاتی ہے۔ معجم البلدان ۳/۱۶۴ • مذکورہ حاشیہ انساب
- امام قرشی فرماتے ہیں۔ عثمان بن علی جس کا لقب فخرالدین امام علامہ ابو محمد زیلعی ہے اور ۷۰۵ھ میں قاہرہ آیا تھا یہ فاضل اور وہاں کے رئیس تھے اور درس اور فتوی اور تصنیف کیا کرتے تھے اور لوگوں نے ان سے فائدہ لیا ہے اور فقہ کی اشاعت کی ہے اور ۷۴۳ھ میں مصر میں وفات پائی ہے۔ الجواہر المضیۃ ۲/۵۲۰

بعد العشاء قبل الوتر والکلام فی التراویح فی مواضع الاول فی صفتھا وھی سنۃ لانھا واظب علیھا الخلفاء الراشدون والثانی عدد رکعاتھا وھی عشرون رکعۃ. لنا ما روی البیھقی باسناد صحیح انھم کانوا یقومون علی عھد عمر وعلی رضی اللہ عنھما فصار اجماعا لہ

قال الامام حاشی کبریؒ۔ کتاب کنز الدقائق لصاحب المنار، وکتاب الوافی مع شرحہ الکافی ولہ شرح للامام فخر الدین الزیلعی۔ وھو عثمان بن علی محجر بن موسی فخر الدین ابو عمر الزیلعی، قدم القاھرۃ سنۃ خمس وسبعمائۃ فدرس والتی وکان مشھورا بمعرفۃ الفقہ والنحو والفرائض تمیین الحقائق شرح کنز الدقائق فی عدۃ مجلدات فاجاد وافاد وحرر وانتقل وصحح ما نقد توفی فی رمضان سنۃ ثلاث واربعین وسبعمائۃ۔ مفتاح السعادۃ ۲/۲۵۵ عالم کشف الظنون ۱/۵۶۹ و ۲/۱۰۲۵، ۱۵۱۵ • ایضاح المکنون ۱/۱۷۷ ھدیۃ العارفین ۱/۶۵۵ • الرسالۃ المستطرفۃ ۱۸۵ • الفوائد البھیۃ ۱۱۵ و ۱۱۶ حال بعض العلماء علی تاج التراجم ۴۱ • حسن المحاضرۃ ۱/۴۷ • طبقات الفقھاء لطاش کبری ۱۲۵ • اعلام الاخیار رقم ۶۰۷ • الطبقات السنیۃ رقم ۱۴۱۴

تبیین الحقائق ۱/۱۷۸

تراویح میں چند جگہوں میں کلام ہے اوّل اس کی صفت تو یہ سُنّت ہیں خلفاء راشدین نے اس پر مواظبت کی ہے۔ دوم اس کی رکعات تو یہ بیس رکعت ہیں ہماری دلیل یہ ہے کہ بیہقیؒ نے اسناد صحیح سے نقل کیا ہے کہ یہ عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس تراویح سے قیام کرتے تھے اور اجماع ہو گیا۔ جیسا کہ تبیین الحقائق ۱/۱۷۸ میں ہے۔

امام طاش کبری فرماتے ہیں۔ کتاب کنز الدقائق صاحب منار کی ہے اور کتاب الوافی معہ شرح الکافی ہے اور اس کی شرح امام فخر الدین زیلعی کی ہے اور یہ عثمان بن علی بن محجر بن موسیٰ فخر الدین ابو عمر الزیلعی ہے اور قاہرہ میں ۷۰۵ھ کو آئے تھے اور درس و افتاء کا کام کرتے تھے اور فقہ، نحو، فرائض (میراث) میں مشہور تھے اور تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق چند جلدوں میں ہے اور جید کتاب لکھی ہے۔۔۔ اور اپنے معتمدات کی تصحیح کی ہے اور ۷۴۳ھ میں وفات پا گئے ہیں۔ مفتاح السعادۃ ۲/۲۵۵ (نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

(٩) قال الامام محمد بن محمد الرومی[1] البابرتی[2] المتوفی سنة ٧٨٦ھ وثبات التراویح بانها عشرون رکعة ما روی.

---

[1] قال الامام السمعانی: ... الرومی بضم الراء المهملة والمیم بعد الواو هذه النسبة الی بلاد الروم. طالع الانساب ٦/ ١٩٥ • اللباب ٢/ ٤٣

[2] قال الامام السمعانی: ... البابرتی بفتح الباء المنقوطة بواحدة والالف بین البائین المفتوحتین وسکون الراء فی آخرها التاء الثالثة هذه النسبة الی بابرتی وهی قریة من اعمال الدجیل بنواحی بغداد. الانساب ٢/ ٣ • طالع معجم البلدان ١/ ٣٠٧

---

(٩) امام محمد بن محمد الرومی البابرتی المتوفی سنہ ٧٨٦ھ بیس تراویح کے اثبات کے لئے وہ روایت پیش کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں الرومی بضم راء بدون نقطہ اور واو کے بعد میم کے ساتھ یہ نسبت بلاد الروم کی طرف ہے۔ مطالعہ کریں انساب ٦/ ١٩٥ اور اللباب ٢/ ٤٣

• امام سمعانی فرماتے ہیں البابرتی دونوں بار کے فتح کے ساتھ اور درمیان الف کے ساتھ ہے۔ اور راء ساکن اور اخیر میں تاء کے ساتھ یہ نسبت بابرتی کی طرف ہے یہ بغداد کے اطراف اعمال دجیل سے ایک گاؤں ہے۔ مطالعہ کریں انساب ٢/ ٣ • معجم البلدان ١/ ٣٠٧

• قال الحافظ ابن حجر العسقلانی . محمد بن محمود بن احمد البابرتی الشیخ اکمل الدین الحنفی ویقال محمد بن محمد بن محمود ... وکان فاضلاً صاحب فنون وافر العقل

الدرر الکامنة ٤/٢٥٠

• قال الامام طاش کبری ... ومن شروح الهدایة شرح الشیخ اکمل الدین المسمی بالعنایة وهو محمد بن محمد بن محمود ... وکان قوی النفس عظیم الهمة مهابا عفیفا فی المباشرة عمر اوقاتها وزاد معالیمها وعرض علیه القضاء مرارا فامتنع وکان حسن المعاشرة بالفقه والعربیة والاصول وبرع وساد وافتی ودرس وافاد وصنف فاجاد .

طالع التفصیل فی مفتاح السعادة ٢/٢٤٣ و ٢٤٤

• حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں . محمد بن محمود بن احمد البابرتی الشیخ اکمل الدین الحنفی اور کہتے ہیں کہ محمد بن محمد بن محمود ہے یہ فاضل اور کامل عقل اور صاحب فنون تھے . الدرر الکامنة ۴/۲۵۰

• امام طاش کبری فرماتے ہیں . شروح ہدایہ سے شیخ اکمل الدین کی شرح ہے جس کا نام العنایہ ہے یہ محمد بن محمد بن محمود ہے یہ قوی النفس عظیم الہمة عفیف تھے اور قضا اس پر پیش کی گئی ہے لیکن آپ نے انکار کیا اور فقہ اور عربیت اور اصول کو اچھی طرح جاننے والے تھے اور بلند پایہ اور سردار تھے اور درس فتاوا کا کام اچھے طریقہ سے کیا کرتے تھے . مطالعہ کریں مفتاح السعادة ۲/۲۴۳ و ۲۴۴

بانه عليه الصلوٰة والسلام صلى عشرين ركعة ثم قال فكان الناس يصلونها فرادى الى زمن عمر بن الخطاب رضى الله عنه فقال عمر انى ارى ان اجمع الناس على امام واحد فجمعهم على ابى بن كعب رضى الله عنه فصلى بهم خمس ترويحات عشرين ركعة

- طالع شذرات الذ ٦/٢٩٣ و ٢٩٤ • ايضاح المكنون ٢/٣٥٣
- هدية العا ١٧١ • كشف الظنون ١/١١٢ و ١١٥، ٣٥١، ٤٤٣
- ١٠ • ٢/١١٥٨، ١٢٤٧، ١٤٢٨، ١٦٨٠، ١٨٢٤، ١٨٦، ١٩٧٧، ٢٠١٥، ٢٠٣٥

العناية على هامش فتح القدير ١/٤٠٨

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس تراویح پڑھی ہیں پھر فرماتے ہیں کہ لوگ زمانہ عمر رضی اللہ عنہ تک اکیلے کرتے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک امام پہ ان کو جمع کروں تو ابی رضی اللہ عنہ پر جمع کیا تو وہ پانچ ترویحے بیس رکعات پڑھا کرتے تھے جیسا کہ عنایہ ١/٤٠٨ میں ہے

- مطالعہ کریں شذرات الذہب ٦/٢٩٣، ٢٩٤ • ایضاح المکنون ٢/٢٥٣
- • ہدیۃ العارفین ٢/١٧١ • کشف الظنون کے مندرجہ بالا حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

ل اقول لعله اشار الی ما روی عن ابن عباسؓ بان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة والوتر کما فی مصنف ابن شیبة ۲/ ۲۹۴ لکن لایخفی علی العلماء بان هذا الحدیث ضعیف کما صرح به الامام البیهقی فی السنن الکبری ۲/ ۴۹٦ والامام ابن الهمام فی فتح القدیر ۱/ ۴۰۷ لاجل ابراهیم بن عثمان نعم وقد اشار بعض الحنابلة الی اسناد اخر ویمکن ان یکون هو صحیحا والاستدلال من الحدیث الضعیف ایضا صحیح اذا کان مؤیدا بعمل الخلفاء الراشدین والصحابة والتابعین تدبر

(تنبیه) اما ما ذکر صاحب العنایة والکفایة الفاظ الحدیث فلم اجدها فی کتب الاحادیث والله اعلم

ل میں کہتا ہوں کہ شاید مصنف نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے جو ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس تراویح اور وتر پڑھتے تھے جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ ۲/ ۲۹۴ میں ہے لیکن علماء پر پوشیدہ نہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ امام بیہقیؒ نے سنن کبریٰ ۲/ ۴۹٦ میں اور امام ابن الہمام نے فتح القدیر ۱/ ۴۰۷ میں ابراہیم بن عثمان کی وجہ سے ضعف پر تصریحات فرمائے ہیں اور بعض حنابلہ نے دوسری سند کی طرف اشارہ کیا ہے شاید وہ صحیح ہو اور استدلال ضعیف حدیث سے بھی صحیح ہے جبکہ خلفاء راشدین اور صحابہ اور تابعین کے عمل سے مؤید ہو۔ فکر کر

(تنبیہ) صاحب العنایہ اور صاحب الکفایہ نے جو حدیث کے الفاظ نقل فرمائے ہیں یہ تو میں نے احادیث کی کتابوں میں نہیں پائے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۱۰) قال الامام ابن الهمام المتوفی ۸٦۱ھ ثبت العشرون من زمن عمر رضی الله عنه ففی الموطا

• قال الامام السخاویؒ۔ محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود الكمال ابن الهمام ... كان اماماً علامةً عارفاً باصول الديانات والتفسير والفقه واصوله والجدل والادب ... وحل علم النقل والعقل متفاوت المرتبة فى ذلك مع قلة علمه فى الحديث عالم اهل الارض ومحقق اولى العصر حجة اعجوبة ذا حجج باهرة واختيارات كثيرة وترجيحات قوية بل كان يصرح بانه لولا العوارض البدنية من طول الضعف والأسقام وتراكمهما فى طول المدد لبلغ رتبة الاجتهاد۔ طالع التفصيل فى الضوء اللامع ۸/۱۲۷ إلى ۱۳۷

• قال الامام احمد طاش کبریٰؒ ... ومن شروح الهداية فتح القدير للعاجز الفقير الامام ابن الهمام

(۱۰) امام ابن الہمام المتوفی ۸٦۱ھ کہ بیس رکعات تراویح زمانہ عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے مؤطا میں ہے

• امام سخاویؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود الکمال بن الہمام یہ امام علامہ اصول الدیانات اور تفسیر اور فقہ اور اصول اور جدل اور ادب کو جاننے والے تھے اور علم النقل والعقل میں بلند ہے اور اس میں متفاوت مرتبہ والا تھا اور حدیث میں اس کا علم کم تھا اور اس کے باوجود اہل الارض میں عالم تھے اور اپنے زمانہ میں محقق حجت اعجوبہ اور دلائل واضحہ اور اختیارات کثیرہ اور قوی ترجیحات کے مالک تھے بلکہ یہ تصریح کرتے ہیں کہ عوارض بدنیہ کمزوری اور امراض بدن طویل زمانہ نہ ہوتے تو رتبہ اجتہاد کو پہنچ جاتے۔

تفصیل کے لیے الضوء اللامع ۸/۱۲۷ تا ۱۳۷

... الامام ابن الہمام

Scanned by PDFer

ابو محمد بن عبد الواحد — وتقدم على اقرانه وبرع فى العلوم وتصدى لنشر العلم
وانتفع به خلق وكان علامة فى الفقه والاصول والنحو والتصرف . محققا جدليا
نظارا وكان يقول انا لا نقلد فى المعقولات احدا۔

طالع مفتاح السعادة ۲/۲٤٤ إلى ۲٤٦

محمد بن عبد الواحد کا ہے ۔ یہ اپنے زمانہ کے ساتھیوں میں مقدم تھے اور علوم میں
بلند تھے اور علم کا نشر اور اشاعت کیا ... اور لوگوں نے اس سے فائدہ حاصل کیا اور یہ
فقہ اور اصول اور نحو وصرف میں علامہ محقق جدلی نظار تھے اور فرماتے تھے کہ ہم
معقولات میں کسی کی تقلید نہیں کرتے

مطالعہ کریں مفتاح السعادة ۲/۲۴۴ تا ۲۴۶

عن يزيد بن رومان كان الناس يقومون فى زمان عمر بن الخطابؓ بثلاث و عشرين ركعة وروى البيهقى فى المعرفة عن السائب بن يزيد قال كنا نقوم فى زمن عمر بن الخطابؓ بعشرين ركعة قال النووىؒ فى الخلاصة اسناده صحيح [1]

• قال الامام ابن العماد (سنة احدى وستين وثمانمائة) وفيها (توفى) كمال الدين محمد ابن عبدالواحد المعروف بابن الھمام الحنفى... وتقدم على اقرانه وبرع فى العلوم (ذكره ما قال طاش كبرى ...... م طالع شذرات الذهب ۲۹۸/۷

---

[1] فتح القدير ۴۰۷/۱ • طالع نصب الراية ۱۵۴/۲ للامام الزيلعىؒ

یزید بن رومان سے روایت ہے کہ لوگ زمانہ عمر رضی اللہ عنہ میں ۲۳ رکعات (مع وتر) پڑھا کرتے تھے اور بیہقی نے معرفہ میں سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ ہم زمانہ عمرؓ میں بیس تراویح پڑھا کرتے تھے اور نوویؒ نے خلاصہ میں فرمایا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے جیسا کہ فتح القدیر ۴۰۷/۱ میں ہے۔

• نصب الرایۃ ۱۵۴/۲ زیلعی کا بھی مطالعہ کریں

• امام ابن العمادؒ فرماتے ہیں کہ ۸۶۱ھ میں کمال الدین محمد بن عبدالواحد جو معروف با بن الہمام ہے کی وفات ہوئی ہے۔ اور وہ اپنے ساتھیوں میں مقدم اور علوم میں بلند پایہ کے تھے (پھر امام طاش کبری زادہ والا کی عبارت ذکر کی ہے) مطالعہ کریں شذرات الذہب ۲۹۸/۷

قال الإمام الشوكاني: محمد بن عبد الواحد ... وكان دقيق الذهن عميق الفكر بدقيق الباحث حتى يحير شيوخه فضلاً عن من عداهم ... وكان اماما في الاصول والتفسير والفقه والفرائض والحساب والتصوف والنحو والصرف والمعاني والبيان والبديع والمنطق والجدل.

طالع البدر الطالع ٢/٢٠١ و ٢٠٢ • الاعلام للزركلي ٧/١٣٤ • الفوائد البهية ١٨٠
الرسالة المستطرفة ١٩٦ • هدية العارفين ٢/٢٠١ • كشف الظنون ١/٢٣٦ و ٢٥٨ و
٨٨٢ • ٢٠/٩٤٥ و ٩٤٦، ١٢٩٢، ١٦٦٦، ٢٠٣٤
احال بعض العلماء على حسن المحاضرة ١/٢٧٠ • بغية الوعاة ٧٠، ٧١

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں - محمد بن عبدالواحد - یہ دقیق النظر عمیق الفکر اور مباحث میں باریک بین تھے یہاں تک کہ اساتذہ، کو بھی حیران کر دیتے چہ جائیکہ دوسرے لوگ ہوں - یہ اصول اور تفسیر اور فقہ اور میراث اور حساب اور تصوف اور نحو وصرف اور معانی اور بیان اور بدیع اور منطق اور جدل میں امام تھے

مطالعہ کریں البدر الطالع ۲/۲۰۱، ۲۰۲

نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

(۱۱) قال الامام الملا خسرو المتوفی ۸۸۵ھ التراویح وھی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تداصح

ك قال الامام ابن العماد (سنة خمس وثمانین وثمانمائة) وفیھا (توفی) المولی خسرو محمد بن فراموز الرومی الحنفی الامام العلامة واخذ العلوم عن برھان الدین الرومی المفتی فی بلاد الرومیة... وكان السلطان محمد یجله كثیرا ویقول لوزرائه ھذا ابوحنیفة لزمانه وكان متخشعاصاحب اخلاق حمیدة وسكینة ووقار یخدم بنفسه مع ماله من العبید والخدم الذین لا یحصون كثرة وكان مع اشتغاله بالمناصب والتدریس یكتب كل یوم ورقتین من كتب السلف بخط حسن وعمر عدة مساجد بقسطنطینیة ومن مصنفاته حواشی علی المطول وحواشی التلویح والدرر والغرر. طالع شذرات الذھب ۷/ ۳۴۲، ۳۴۳ • الضوء اللامع ۸/ ۲۷۹

---

(۱۱) امام ملا خسرو متوفی ۸۸۵ھ فرماتے ہیں کہ تراویح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہیں

• امام ابن العماد فرماتے ہیں کہ ۸۸۵ھ میں مولی خسرو محمد بن فراموز الرومی الحنفی الامام العلامہ کی وفات ہوگئی ہے اور علوم برہان الدین الرومی سے حاصل کئے ہیں اور بلاد رومیہ میں یہ مفتی تھے اور سلطان محمد اس کی عزت کیا کرتے تھے اور وزیروں کو فرماتے تھے۔

کہ یہ اس زمانہ کا ابوحنیفہؒ ہے۔ اور بڑا اچھے اخلاق اور باوقار انسان تھے اور کثرت غلاموں کے باوجود یہ خود خدمت کیا کرتے تھے اور یہ منصب اور تدریس میں مشغول ہونے کے باوجود روزانہ دو ورق سلف کی کتابوں سے خوشخطی کے ساتھ تحریر فرماتے تھے اور قسطنطنیہ میں چند مساجد تعمیر کیں ہیں۔ اور آپ کی تصانیف سے مطول اور تلویح پر حواشی ہیں۔ اور الدرر اور الغرر بھی آپ کی تصانیف سے ہیں۔

مطالعہ کریں شذرات الذھب ۷/ ۳۴۲، ۳۴۳ • الضوء اللامع ۸/ ۲۷۹

انه علیه الصلوٰة والسلام اقامها فی بعض اللیالی وبین العذر فی ترکها المواظبة علیها وهو خشیة ان تکتب علینا ثم واظب علیها الخلفاء الراشدة وهی خمس ترویحات لکل (ترویحة) تسلیمتان فتکون التسلیمات عشرة

قال الامام اسماعیل باشا البغدادی۔ ملا خسرو محمد بن فراموز الشهیر بملا خسرو شیخ الاسلام الرومی الحنفی المتوفی سنة خمس وثمانین وثمانمائة من تصانیفه درر الحکام شرح غرر الاحکام ... هدیة العارفین ۲/۲۱۱

طالع کشف الظنون ۱/۹۱، ۱۱۳، ۱۹۰، ۴۷۴، ۴۹۷، ۸۹۹، ۲/۱۱۴۴، ۱۶۵۷

• معجم المؤلفین ۱۱/۱۲۲

درر الحکام فی شرح غرر الاحکام ۱/۱۱۹ و ۱۲۰

اس لئے کہ یہ صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض راتوں میں تراویح کا قیام کیا ہے پھر ہمیشگی نہ کرنے کی وجہ بیان کی کہ ایسا نہ ہو کہ ہم پر فرض ہوجائیں پھر تراویح پر خلفاء راشدین نے مواظبت ہمیشگی کی ہے اور یہ پانچ ترویحات (بیس رکعات) ہیں ہر ترویحہ (چار رکعت) کے لئے دو سلام ہیں تو سلام تمام دس ہونگے۔ جیساکہ درر الحکام ۱/۱۱۹، ۱۲۰ میں ہے

• اسماعیل باشا البغدادی فرماتے ہیں کہ ملا خسرو محمد بن فراموز جو ملا خسرو سے مشہور ہیں یہ شیخ الاسلام الرومی الحنفی ۸۸۵ھ میں اس کی وفات ہوگئی ہے اور آپ کی تصانیف سے درر الحکام شرح غرر الاحکام ہے۔ هدیة العارفین ۲/۲۱۱

• مطالعہ کریں کشف الظنون ۱/۹۱، ۱۱۳، ۱۹۰، ۴۷۴، ۴۹۷، ۸۹۹، ۲/۱۱۴۴، ۱۶۵۷، معجم المؤلفین ۱۱/۱۲۲

(۱۲) قال الامام ابن نجیم المتوفی سنہ ۹۷۰ھ[1] وسن فی رمضان عشرون رکعۃ (ثم ذکر روایۃ الامام مالکؒ عن یزید بن رومان کما مر مفصلاً ثم قال) وعلیہ عمل الناس شرقاً وغرباً[2]

---

[1] قال الامام ابن العماد (سنۃ سبعین وتسعمائۃ) وفیھا (توفی) الشیخ زین الدین ابن ابراھیم الشھیر بابن نجیم الحنفی الامام العلامۃ قال ولدہ الشیخ احمد مولانا العالم العلامۃ البحر الفھامۃ وحید دھرہ وفرید عصرہ کان عمدۃ العلماء العاملین وقدوۃ الفضلاء الماھرین وختام المحققین والمفتین اخذ عن العلامۃ قاسم بن قطلوبغا والبرکان الکرکی ... وغیرھم والف رسائل وحوادث ووقائع فی فقہ الحنفیۃ من ابتداء امرہ یحتاج الیھا فی زماننا وشرح الکنز وسماہ بالبحر الرائق۔

طالع شذرات الذھب ۸/۳۵۸ • طالع کشف الظنون ۱/۹۸، ۳۵۶، ۷۲۷، ۸۴۷، ۹۱۰، • ۲/۱۵۱۵، ۱۲۶۱ • ھدیۃ العارفین ۱/۳۷۸

• معجم المؤلفین ۴/۱۹۲

---

[2] بحر الرائق ۲/۷۲

---

(۱۲) امام ابن نجیم متوفی ۹۷۰ھ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان میں بیس رکعات سنت ہیں پھر امام مالکؒ والی روایت یزید بن رومان کا ذکر کیا ہے پھر فرمایا ہے کہ اس پر شرقاً اور غرباً لوگوں کا عمل ہے جیسا کہ بحر الرائق ۲/۷۲ میں ہے۔

• امام ابن العمادؒ فرماتے ہیں کہ ۹۷۰ھ میں شیخ زین الدین بن ابراہیم جو ابن نجیم سے مشہور ہے یہ حنفی امام علامہ تھے اس کا بیٹا شیخ احمد فرماتے ہیں کہ یہ امام علامہ بحر فہامہ زمانہ میں یکتا عمدۃ العلماء العاملین اور قدوۃ الفضلاء الماہرین اور ختام المحققین اور مفتیین تھے اور علوم قاسم بن قطلوبغا اللہ البرکانی الکرکی وغیرہ سے حاصل کئے ہیں اور رسائل اور وقائع فقہ حنفی میں لکھے ہیں جس کو انسان ہمارے زمانہ ابتداء سے محتاج ہوتا ہے اور شرح الکنز لکھی ہے اس کا نام بحر الرائق رکھا ہے۔

مطالعہ کریں شذرات الذہب ۸/۳۵۸

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قال الامام جلال الدين الخوارزمی رحمہ اللہ کان جملتها عشرین رکعة (ثم قال) وما رويناه هو المشهور بين الصحابة رضی اللہ عنہم والتابعين رحمهم الله تعالى

قال الامام طاش کبریٰ رحمہ اللہ - الكفاية للسيد جلال الدين الكرلاني لم اقف على ترجمته
مفتاح السعادة ٢/٢٤٠ نسخة اخرى ٢/٢٦٧
وقال الامام حاجی خلیفة رحمہ اللہ الكفاية لجلال الدين السيد الكرلاني (الكرماني) المتوفى ....
كشف الظنون ٢/١٤٩٩

الكفاية على هامش فتح القدير ١/٤٠٧

امام جلال الدین الخوارزمی فرماتے ہیں کہ مجموعہ تراویح بیس رکعات ہیں (پھر فرماتے ہیں) جو ہم نے روایت کی ہے یہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کے درمیان مشہور ہے۔ جبکہ الکفایۃ ۱/۴۰۷ میں ہے۔

- امام طاش کبریٰ فرماتے ہیں کہ کفایہ سید جلال الدین الکرلانی کا ہے، اور اس کا ترجمہ مجھے معلوم نہ ہوا۔
مفتاح السعادۃ ۲/۲۴۰ نسخہ دوم ۲/۲۶۷
- حاجی خلیفہ فرماتے ہیں۔ الکفایہ سید جلال الدین کرلانی (الکرمانی) المتوفی .... کا ہے۔
کشف الظنون ۲/۱۴۹۹

(١٤) قال الامام ابراهيم القارى[١] سن فى رمضان عشرون ركعة بعشر تسليمات بعد العشاء[٢]

---

[١] قال الامام حاجى خليفة. ومن شروحه (اى الكنز) المستخلص لابراهيم بن محمد القارى الحنفى وهو شرح ممزوج فرغ عنه فى رجب سنة ٩٠٧ سبع وتسعمائة) كشف الظنون ٢/١٥١٦

---

[٢] المستخلص ١/٢٤٦

---

(١٤) امام ابراهیم القاریؒ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان میں بیس رکعات تراویح دس سلاموں کے ساتھ نماز عشاء کے بعد سنت ہیں جیسا کہ مستخلص ١/٢٤٦ میں ہے۔

• امام حاجی خلیفہؒ فرماتے ہیں کہ

کنز کی شروح سے المستخلص ہے جو ابراہیم بن محمد القاری الحنفی کی تصنیف ہے جس سے ۹۰۷ھ میں فارغ ہوئے ہیں۔

کشف الظنون ٢/١٥١٦

(۱۵) قال الامام الشیخ عبد الرحمٰن المتوفی[1] سنة ١٠٧٨ھ[1] وهی عشرون رکعة بعشر تسلیمات[2]

[1] قال الامام حاجی خلیفة[2]... المولی العلامة قاضی القضاة بالعساکر الرومیة عبد الرحمٰن بن الشیخ محمد بن سلیمان المدعو بشیخ زاده المتوفی[1] سنة ١٠٧٨ھ والف شرحا بسیطا وسماه مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر. کشف الظنون ٢/١٨١٥

[2] مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر ١/١٣٦

(۱۵) امام شیخ عبدالرحمٰن المتوفی ١٠٧٨ھ فرماتے ہیں کہ تراویح دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعات ہیں جیساکہ مجمع الانہر ١/١٣٦ میں ہے۔

١ امام حاجی خلیفہ فرماتے ہیں:-

المولی العلامہ قاضی القضاۃ لشکر رومی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن الشیخ محمد بن سلیمان جو شیخ زادہ متوفی ١٠٧٨ھ سے بلایا جاتا ہے۔ اور شرح لکھی ہے جس کا نام مجمع الانہر ہے۔

کشف الظنون ٢/١٨١٥

(١٦) قال الامام ابن عابدين المتوفى سنة ١٢٥٢ھ[1] التراويح سنة مؤكدة (ثم ذكر الاستدلال من مواظبة الخلفاء الراشدين المهديين وعامة الصحابة رضي الله عنهم ومن بعدهم الى يومنا هذا ثم قال) وهي عشرون ركعة وهو قول الجمهور وعمل الناس شرقا وغربا[2]

---

[1] قال الامام اسماعيل باشا البغدادي - ابن عابدين السيد محمد امين عابدين بن السيد عمر عابدين بن عبد العزيز الحنفي المفتي العلامة الشهير بابن عابدين (ثم ذكر تصانيفه) . هدية العارفين ٢/٣٦٧

---

[2] ردالمحتار ١/٥٢٠ • طالع شرح الاياس ١٧٥ • الكفاية لذوي العناية ص ٤٧ للعبد الناخوري

---

(١٦) امام ابن عابدین متوفی ١٢٥٢ھ فرماتے ہیں تراویح سنت مؤکدہ ہیں (پھر اس پر استدلال میں خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو ہدایت یافتہ ہیں کا دوام اور عام صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین وغیرہ اس دن تک لوگوں کا عمل پیش کیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں) کہ یہ جمہور کا قول ہے شرقاً اور غرباً ۔

جیساکہ ردالمحتار ١/٥٢٠ میں ہے۔ مطالعہ کریں شرح الایاس ١٧٥ • الکفایہ لذوی العنایہ ٤٧

• امام اسماعیل باشا الحنفی البغدادیؒ فرماتے ہیں ۔

ابن عابدین السید محمد امین عابدین بن السید عمر عابدین بن عبد العزیز الحنفی المفتی جو ابن عابدین سے مشہور ہیں پھر آپ کی تصانیف ذکر کیں ہیں

ھدیۃ العارفین ٢/٣٦٧

مطالع ترجمة الامام ابن عابدين في الكتب التالية

ايضاح المكنون ١/٧، ١٨، ٢٥، ٢٨، ١٠، ١١٤، ٢٢٩، ٢٣٢، ٢٣٤، ٢٦٠، ٣٣٤، ٤٦٩، ٥٥٢، ٥٥٦، ٥٧٩

٢/٥١، ١١٣، ١١٥، ١٣٨، ١٦٣، ٢٠٧، ٥٥٤، ٥٦٤، ٥٦٧، ٥٧٨، ٥٩٥، ٦٣١، ٦٤٤، ٦٤٧ • احال في المعجم ٩/٧٧ • على معجم المطبوعات ١٥٠، ١٥٤

منتخبات التواريخ لدمشق ٢/١٨٠ • روض البشر ٢٢٠، ٢٢٢ • فهرست الخديوية ٢/٢٣٨، ٣/٢٦٨ • الكشاف ٥٨، ٦٦، ١٨٦ • فهرست الازهرية ٢/٨٤، ٩١، ١٥٩

فهرست التيمورية ٣/١٨٧ • فهرست دار الكتب المصرية ٢/١٤٨

فهرست اصول الفقه ٢١

مندرجہ بالا کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قال الحافظ الذہبیؒ۔ الامام الشافعیؒ۔ محمد بن ادریس الامام عالم العصر ناصر الحدیث
فقیہ الملۃ ابو عبداللہ القرشی۔ طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۰/۵ الی ۹۹
تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۶۱ • الکاشف ۳/۱۹ • دول الاسلام ۱/۱۲۷
التاریخ الکبیر ۱/۴۲ • التاریخ الصغیر ۲/۳۰۲ • تاریخ بغداد ۲/۵۶ الی ۷۳
الفہرست للندیم ۲۶۳ • طبقات الحنابلۃ ۱/۲۸۰ • ترتیب المدارک ۲/۳۸۲
صفۃ الصفوۃ ۲/۹۵ • المختصر فی اخبار البشر ۲/۲۸ • تہذیب الاسماء واللغات ۱/۴۴
وفیات الاعیان ۴/۱۶۳ • الکامل ۶/۱۹۶ • تہذیب الکمال ۱۱ الی

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں:
الامام الشافعی محمد بن ادریس الامام عالم العصر ناصر الحدیث، فقیہ الملۃ ابو عبداللہ القرشی
ہے۔ مطالعہ کریں تفصیل کے لیے سیر اعلام النبلاء ۱۰/۵ تا ۹۹
(نوٹ: مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ کریں۔ ا ھا۔ د کی ضرورت نہیں

کانوا ثلاثین رکعۃ) واحب الی عشرون لانہ روی عن عمر رضی اللہ عنہ وکذلک یقومون بمکۃ ویوترون بثلاث [1]

طبقات السبکی الجزء الاول • البدایۃ والنہایۃ ۱۰/۲۵۱ • تھذیب التھذیب ۹/۲۵
خلاصۃ تذہیب الکمال ۳۲۶ • النجوم الزاہرۃ ۲/۱۷۶ • مفتاح السعادۃ ۲/۱۹۹ الی ۲۰۳
شذرات الذہب ۲/۹ الی ۱۱ • الرسالۃ المستطرفۃ ۱۷ • نہایۃ النہایۃ ۲/۹۵
طبقات ابن ہدایۃ اللہ ۱۸۷ مع طبقات الفقہاء للشیرازی • الدیباج المذہب ۲/۱۵۶ الی ۱۶۱
• طبقات الفقہاء ۶۰ الی ۶۲ للامام ابی اسحاق • کشف الظنون ۱/۱۶۴، ۴۲۲، ۵۰۰، ۸۲۳ • ۲/۱۲۷۷، ۱۳۳۹، ۱۳۸۴، ۱۴۴۸، ۱۸۳۵
ہدایۃ العارفین ۲/۹ • اعلام للزرکلی ۶/۲۴۹

کتاب الام ۱/۱۴۲ • ایہا الاخ الکریم انظر الی تجاہل الالبانی حیث یقول فی رسالتہ تضعیف الامام الشافعی لعدد العشرین ص ۵۵ ولما ینادی الامام الشافعی بعدد العشرین ویقول احب الی عشرون فکیف بتجاہل الحاسدون ہل ہو یحب الضعیف لنفسہ ویترک الصحیح للالبانی ولمتبوعہ واتباعہ - انا للہ وانا الیہ راجعون

کو وہ ۳۶ پڑھتے تھے اور مجھے بیس رکعات پسند ہیں کیونکہ یہ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور اسی طرح مکہ میں تراویح اور تین وتر پڑھتے تھے جیسا کہ کتاب الام ۱/۱۴۲ میں ہے
اے میرے بھائی البانی کی جہالت کو دیکھ لیں کہ وہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے بیس رکعات کی تضعیف کی ہے رسالہ البانی ۵۵ امام شافعیؒ اعلان فرماتے ہیں کہ بیس رکعات مجھے پسند ہیں تو حاسدین کیوں جہالت کا ارتکاب کرتے ہیں کیا امام شافعیؒ اپنے لئے ضعیف پسند کرتے ہیں اور صحیح البانی اور متبعین اور تابعین کے لئے چھوڑتے ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون

(٢٠) قال الامام ابو اسحٰق ابراهيم بن علی الفیروز آبادی الشیرازی ؒ المتوفی ٤٧٦ھ

* قال الامام السمعانیؒ - الفیروز آبادی بکسر الفاء وسکون الیاء المنقوطه باثنتین من تحتها و ضم الراء وسکون الواو و فتح الزاء والباء المنقوطة بین الالفین وفی آخرها الدال المعجمة هذه النسبة الی فیروز آباد وهی بلدة بفارس ویقال هی بلدة جور والمشهور بالنسبة الی هذه البلدة ابو اسحٰق ابراهیم بن علی بن یوسف المعروف بالشیرازی امام الدنیا علی الاطلاق والمدرس ببغداد - طالع الانساب ١٠/ ٢٢٧ و ٢٢٨
* قال الامام السمعانی - الشیرازی بکسر الشین المعجمة والیاء الساکنة آخر الحروف والراء المفتوحة بعدها الالف و فی آخرها الزاء هذه النسبة الی شیراز وهی قصبة فارس ودار الملک بها . طالع الانساب ٩/ ٢١٧
* قال الحافظ ابن عساکرؒ ... ومنهم الشیخ ابو اسحٰق ابراهیم بن علی بن یوسف الشیرازی ثم الفیروز آبادی الفقیه الزاهد العابد ذو التصانیف الحسنة والتوالیف المستحسنة سکن بغداد وسمع الحدیث بها من ابی علی بن شاذان ...

طالع تبیین کذب المفتری ٢٧٦ الی ٢٧٨

---

(٢٠) امام ابو اسحٰق ابراهیم بن علی الفیروز آبادی الشیرازی المتوفی ٤٧٦ھ فرماتے ہیں -

* امام السمعانیؒ فرماتے ہیں، الفیروز آبادی. فا کے کسرہ اور سکون یاء اور ضمہ راء اور سکون واو اور فتح زاء اور باء دو الفوں کے درمیان اور اخیر میں ذال بالنقطہ یہ نسبت فیروز آباد کی طرف ہے - یہ فارس میں شہر ہے کہا جاتا ہے کہ یہ جور کے شہر سے مسمّی کیا جاتا ہے اور اس شہر کے ساتھ مشہور ابو اسحٰق ابراہیم بن علی بن یوسف جو شیرازی سے معروف تھے اور امام الدنیا علی الاطلاق تھے اور بغداد میں مدرس تھے .

مطالعہ کریں انساب ١٠/ ٢٢٧ و ٢٢٨

* امام سمعانی فرماتے ہیں کہ شیرازی شین معجمہ کے کسرہ اور سکون یاء کے ساتھ اور راء مفتوحہ کے بعد الف واخیر میں زاء یہ شیراز کی طرف نسبت ہے یہ فارس کا قصبہ ہے وہاں دار الخلافہ ہے - مطالعہ کریں انساب ٩/ ٢١٧
* حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں. ان میں شیخ ابو اسحٰق ابراہیم بن علی بن یوسف شیرازی پھر فیروز آبادی ہے جو فقیہ زاہد، عابد بہترین تصانیف کے صاحب تھے اور بغداد میں سکونت پذیر تھے اور وہاں ابو علی بن شاذان سے حدیث سُنی ہیں - مطالعہ کریں تبیین کذب المفتری ٢٧٦ تا ٢٧٨

ومن السنن الراتبة قيام رمضان وهو عشرون ركعة بعشر تسليمات [1]

قال الحافظ ابن النجار - ابراهيم بن علی بن یوسف امام اصحاب الشافعی ومن انتشر فضله فی البلاد وفاق اھل زمانه بالعلم والزھد والسداد واقر بعلمه وورعه الموافق والمخالف والمعادی والمحالف وحاز قصب السبق - قال الحافظ السلفی سألت ابا غالب شجاع بن فارس عن ابی اسحق ابراھیم بن علی الشیرازی فقال امام اصحاب الشافعی والمقدم علیھم فی وقته ببغداد وکان ثقة ورعًا صالحًا عالمًا بمعرفة الخلاف علا لایشرکه فیه احد سمعت منه شیئا من حدیثه ومصنفاته ..

طالع المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸/۴۲ الی ۴۶

[1] المھذب فی فقه مذھب الامام الشافعیؒ ۱/۸۴

کہ سنتوں مؤکدہ سے رمضان میں قیام کرنا ہے اور یہ دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعات تراویح پڑھنا ہے جیسا کہ مہذب فی فقہ مذہب الامام الشافعیؒ ۱/۸۴ میں ہے۔

حافظ ابن نجار فرماتے ہیں - ابراہیم بن علی بن یوسف شوافع کے امام تھے اور شہروں میں اس کی فضیلت منتشر تھی اور علم زہد اور استقامت میں اہل زمانہ میں فائق بلند تھے اور اس کے علم اور پرہیزگاری کے موافق اور مخالف قائل تھے۔ حافظ سلفی کہتے ہیں کہ میں نے ابو غالب شجاع بن فارس سے ابو اسحٰق ابراہیم بن علی کے بارے پوچھا تو فرمایا شوافع کے امام تھے اور یہ ثقہ پرہیزگار اور نیک تھے اور مخالف پر ایسا علم رکھتے تھے جس میں آپ کے ساتھ کوئی شریک نہیں تھا۔ میں نے اس سے حدیث اور اس کی تصانیف سنیں۔

[illegible] المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸/۴۲ تا ۴۶

• قال الحافظ الذہبی۔ ابو اسحق الشیرازی الشیخ الامام القدوة المجتہد شیخ الاسلام ابو اسحق ابراهیم بن علی بن یوسف ۔۔ قال ابوبکر الشاشی ابو اسحق حجة الله علی ائمة العصر۔

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۸/۴۵۲ الی ٤٦٤ • طالع المنتظم ۹/۷ • البدایة والنهایة ۱۲/۱۲٤ • طبقات السبکی ٤/۲۱۵ • وفیات الاعیان ۱/۲۹ الی ۳۱
• صفة الصفوة ٤/٦٦

• الکامل ۱۰/۱۳۲ • اللباب ۲/٤۵۱ • تهذیب الاسماء واللغات ۲/۱۷۲

• المختصر فی اخبار البشر ۳/۱۹٤ • تتمة المختصر ۱/۵۷۳ • طبقات الاسنوی ۲/۸۳ • النجوم الزاهرة ۵/۱۱۷ • مفتاح السعادة ۲/۲۸۹
• طبقات ابن هدایة الله ۲۳٦ • طبقات الاولیاء لابن ملقن ٦٦۱
• شذرات الذهب ۲/۳٤۹ • هدیة العارفین ۱/۸ • کشف الظنون ۱/۳۹، ۳۹۱، ٤۸۹، ۵، ۲/۱۱۰۰، ۱۰۰۵، ۱۵٦۲، ۱۷٤۳، ۱۹۱۲، ۱۹۱۷

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ابو اسحق شیرازی امام قدوۃ مجتہد شیخ الاسلام ابو اسحق ابراہیم بن علی تھے۔ ابوبکر شاشی کہتے ہیں کہ ابو اسحاق ائمہ عصر پر حجۃ اللہ تھے مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۸/۴۵۲ تا ۴۶۴
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں اس کا ترجمہ مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قال الامام ابوبکر محمد بن احمد الشاشی رحمہ اللہ المتوفی ۵۰۷ھ من السنن الراتبة صلوٰة التراویح

قال الامام ابوعبید الاندلسیؒ .. شاش بشین معجمة بعد الالف من بلاد الترک معجم ما استعجم ۲/۷۷۵

قال الامام السمعانیؒ الشاشی بالالف الساکن بین الشینین المعجمتین هذه النسبة الی وراء نهر جیحون یقال لها شاش - الانساب ۸/۱۳ ● طالع اللباب ۲/۱۷ ● معجم البلدان ۳/۳۰۸

قال الحافظ الذهبیؒ. الشاشی الامام العلامة شیخ الشافعیة فقیه العصر فخر الاسلام ابوبکر محمد بن احمد بن الحسین الشاشی. طالع سیر اعلام النبلاء ۱۹/۳۹۳، ۳۹۴ تبیین کذب المفتری ۳۰۶، ۳۰۷ ● المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸/۴ المنتظم ۹/۱۷۹ ● وفیات الاعیان ۴/۲۱۹ ● تذکرة الحفاظ ۴/۱۲۴۱ ● دول الاسلام ۲/۳۶ ● المختصر فی اخبار البشر ۲/۲۲ ● تتمة المختصر ۲/۲۷ لابن الوردی ● طبقات السبکی ۶/۷۰ ● الکامل لابن الاثیر ۹/۹۶۸ ● ۱۰/۴۶

امام ابوبکر محمد بن احمد الشاشی المتوفی ۵۰۷ھ فرماتے ہیں کہ سنن مؤکدہ سے نماز تراویح ہے ۔

امام ابوعبید اندلسی فرماتے ہیں کہ شاش شین معجمہ الف کے بعد کے ساتھ ترک کے بلاد سے ہے ۔ معجم ما استعجم ۲/۷۷۵
امام سمعانیؒ فرماتے ہیں الشاشی دو شینوں کے درمیان الف کے ساتھ یہ نسبت ہے، جیحون کے نہر کے اس طرف جو شاش کہتے ہیں۔ الانساب ۸/۱۳ ● مطالعہ کریں لباب ۲/۱۷ ● معجم البلدان ۳/۳۰۸
حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں الشاشی الامام العلامہ شوافع کا شیخ فقیہ العصر فخر الاسلام ابوبکر محمد بن احمد بن الحسین الشاشی تھے ۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۹/۳۹۳، ۳۹۴
اور تمام مندرجہ بالا کتابوں میں اس کا ترجمہ کا مطالعہ کریں ۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

وهی عشرون رکعة بعشر تسلیمات وبه قال ابو حنیفةؒ واحمد وفعلها بالجماعة افضل نص علیه فی البویطی [1]

• النجوم الزاهرة ۵/۲۰۶ • البدایة والنهایة ۱۲/۱۷۷ • شذرات الذهب ۴/۱۶
• طبقات الاسنوی ۲/۸۶ • طبقات ابن ہدایة اللہ ۲۵ • کشف الظنون ۱/۴۰۱، ۶۹۰ • ۲/۱۰۲۵

(تنبیہ) قد وقع الخطأ عن الکاتب فی تبیین کذب المفتری ۳۰۷ حیث کتب فیہا بانہ مات سنة سبع وسبعین وخمسمائة .... مع انہ توفی سنة سبع خمسمائة فتدبر ...

[1] حلیة الاولیاء فی معرفة مذاهب الفقهاء ۲/۱۱۹

اور یہ بیس رکعات دس سلام کے ساتھ ہے اور اسی پر ابو حنیفہؒ اور احمدؒ نے قول کیا ہے، اور جماعت سے ادا کرنا بہتر ہے اور بویطی میں اس پر تصریح کی ہے۔ جیسا کہ حلیة الاولیاء فی معرفة مذاہب الفقہاء ۲/۱۱۹ میں ہے۔

(تنبیہ) تبیین کذب المفتری ۳۰۷ میں کاتب سے غلطی ہوئی ہے کہ وہاں لکھا ہے کہ یہ ۵۷۷ھ میں وفات پاگئے ہیں حالانکہ یہ ۵۰۷ھ میں وفات پا گئے ہیں، فکر کر

(٤) قال الامام المفسر محيي السنة ابو محمد الحسين بن مسعود البغوي المتوفى ٥١٦هـ وقوله ان اكثر اهل العلم

---

(٤) قال الحافظ الذهبي البغوي العلامة القدوة الحافظ شيخ الاسلام محيي السنة ابو محمد الحسين بن مسعود بن محمد الفراء البغوي الشافعي المفسر صاحب التصانيف كشرح السنة ..... الخ .... وكان البغوي يلقب بمحيي السنة وبركن الدين وكان سيدا اماما عالما علامة زاهدا قانعا باليسير ....

طالع التفصيل فى سير اعلام النبلاء ١٩/٤٣٩ الى ٤٤٣ • العبر ٤/٢٠٦ • دول الاسلام ٢/٤٣ • تذكرة الحفاظ ٤/١٢٥٧ الى ١٢٥٩ • الوافي بالوفيات ١٢/٢٦ • المختصر فى اخبار البشر ٢/٢٤٠ • النجوم الزاهرة ٥/٢٢٣، ٢٢٤ • طبقات السبكي ٧/٧٥ الى ٨٠ • طبقات الاسنوي ١/٢٠٥ و ٢٠٦ • البداية و النهاية ١٢/١٩٣ • مفتاح السعادة ١/٤٣٥ و ٢/٨ • تهذيب ابن عساكر ٤/٣٤٨ ذكره استطرادا فى ترجمة الحسين بن على البغوي • شذرات الذهب ٤/٤٨، ٤٩ كشف الظنون ١/١٩٥، ٥١٧، ٢/١٦٩٧ • دائرة المعارف ٤/٢٧

---

(٤) امام مفسر محی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ فرماتے ہیں کہ اکثر اہل العلم

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ بغوی علامہ قدوۃ حافظ شیخ الاسلام محی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی الشافعی المفسر صاحب التصانیف مثل شرح السنۃ الخ ہیں اور اس کا لقب محی السنۃ اور رکن الدین تھا اور یہ سید امام عالم علامہ زاہد معمولی چیز کے ساتھ صبر کر لیتے ...

مطالعہ کریں تفصیل سیر اعلام النبلاء ، ۱۹/۴۳۹ تا ۴۴۳ ...

الخ منددجہ بالا کتابوں میں ترجمہ مطالعہ کریں

دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

فعلى عشرين ركعة يروى ذلك عن عمر و علي و غيرهما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وهو قول الثوري وابن المبارك[1] والشافعي واصحاب الرأي وقال الشافعي هكذا ادركت ببلدنا مكة يصلون عشرين ركعة[2]

---

[1] قال الحافظ العجلي . عبد الله بن المبارك (خراساني) ثقة ثبت في الحديث رجل صالح وكان يقول الشعر وكان جامعًا للعلم. تاريخ الثقات ٢٧٥ رقم ٨٧٦

- قال الحافظ الذهبي . عبد الله بن المبارك . الامام شيخ الاسلام عالم زمانه وامير الاتقياء في وقته . . . . وحديثه حجة بالاجماع وهو في المسانيد والاصول. طالع التفصيل في سير اعلام النبلاء ٨/٣٧٨ الى ٣٢١
- طالع طبقات خليفة ٣٢٢ • التاريخ الكبير ٥/٢١٢ • التاريخ الصغير ٢/٢٢٥
- الجرح والتعديل ٥/١٧٩ • حلية الاولياء ٨/١٦٢ • الانتفاء لابن عبد البر ٣٢
- تاريخ بغداد ١٠/١٥٢ • طبقات ابي اسحٰق الشيرازي ١٠٧ • صفة الصفوة ٤/١٣٤ الى ١٤٧ • وفيات الاعيان ٣/٣٢ • تهذيب الكمال ٧٣٠
- تذكرة الحفاظ ١/٢٧٤ • التهذيب ٥/٣٨٢ • غاية النهاية ١/٤٤٦
- النجوم الزاهرة ٢/٢٧ • خلاصة تذهيب الكمال ٢١١ • العبر ١/٢١٧
- شذرات الذهب ١/٢٩٥

---

[2] شرح السنة ٤/١٢٣

جیسا تراویح بیس ہیں اور یہ عمرؓ اور علیؓ وغیرہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اور یہ قول ثوریؒ اور ابن المبارکؒ[1] اور شافعی اور اصحاب الرائے کا ہے اور شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شہر مکہ معظمہ میں یہی پایا ہے کہ بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے جیسا کہ شرح السنۃ ۴/۱۲۳ میں ہے

[1] حافظ عجلیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن المبارک (خراسانی) ثقہ ثبت فی الحدیث رجل صالح جامع العلم تھے اور شعر فرماتے تھے۔ تاریخ الثقات ۲۷۵ رقم ۸۷۶

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن المبارک امام شیخ الاسلام، اپنے زمانہ کا عالم اور اپنے وقت میں امیر الاتقیاء تھے اور اس کی احادیث بالاتفاق حجت ہیں اور مسانید اور اصول میں آپ کی احادیث ہیں۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۸/۳۷۸ تا ۴۲۱

[illegible] ترجمہ مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۵) قال الامام محیی الدین یحیی بن شرف النووی لہ المتوفی سنہ ۶۷۶ھ ؎ مذهبنا انها عشرون رکعة۔

لہ قال الامام السمعانی ۔ النووی بفتح النون وفی آخرها الواو هذه النسبة الی نو وهی قریة من ناحیة دهستان ۔ الانساب ۱۳/۲۱۴ • طالع اللباب ۳/۳۲۷

• معجم البلدان ۵/۳۰۶

• قال الحافظ الذهبیؒ ۔ النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوة شیخ الاسلام علم الاولیاء محیی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف النووی... قال قطب الدین کان اوحد زمانه فی العلم والورع والعبادة والتقلل... وقال الشیخ شمس الدین ... کان اماما بارعا حافظا متقنا اتقن علوما جمة وصنف التصانیف الجمة ... طالع تذکرة الحفاظ ۴/۱۴۸۰ الی ۱۴۸۴

• قال الحافظ ابن کثیرؒ... الشیخ محیی الدین النووی یحیی بن شرف النووی (ثم ذکر تصانیفه وقال)

---

(۵) امام محی الدین یحیی بن شرف النووی ؎ المتوفی ۶۷۶ھ فرماتے ہیں کہ تراویح وتر کے علاوہ دس سلام کے ساتھ بیس رکعات ہیں۔

لہ امام سمعانیؒ فرماتے ہیں النووی فتح نون اور آخر میں واو کے ساتھ نو کی طرف نسبت ہے اور یہ دهستان کے اطراف سے گاؤں ہے۔ انساب ۱۳/۲۱۴ • مطالعہ کریں لباب ۳/۳۲۷

• معجم البلدان ۵/۳۰۶

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ النواوی الامام الحافظ یکتا القدوة شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف النووی تھے۔ قطب الدین فرماتے ہیں کہ علم اور پرہیزگاری اور عبادت میں یگانہ آدمی تھے شیخ شمس الدین فرماتے ہیں کہ یہ امام بارع حافظ متقن تھے اور تصانیف کثیرہ کے صاحب تھے۔ مطالعہ کریں "تذکرة الحفاظ ۴/۱۴۸۰ تا ۱۴۸۴

• حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں الشیخ محی الدین یحیی بن شرف النووی۔ (پھر آپ کی تصانیف ذکر کرکے فرماتے ہیں)

شرح المهذب الذی سماہ المجموع وصل فیه إلی کتاب الربٰوا فابدع فیه واجاد وافاد واحسن الانتقاد وحرر الفقه فیه فی المذاهب وغیرہ...

البدایة والنهایة ۱۳/ ۲۷۸ و ۲۷۹

- قال الامام طاش کبری - ابو زکریا یحیی بن شرف النووی، امام اهل زمانه کان عالماً فاضلاً متورعاً فقیهاً محدثاً ثبتاً حجة له مصنفات کثیرة

طالع مفتاح السعادة ۲/ ۱۲۸، ۱۲۹

- طالع طبقات السبکی ۸/ ۳۹۵ • شذرات الذهب ۵/ ۳۵٤ • النجوم الزاهرة ۷/ ۲۷۶
- کشف الظنون ۱/ ۵۹، ۸۰، ۹۶، ۱۱۵، ۲۱۰، ۲٤٤، ۵۵۰، ۹۳۶
- ۲/ ۱۰۳۹، ۱۱۸۸، ۱۸۵۹، ۱۸۷۳،
- هدیة العارفین ۲/ ۵۲ • الرسالة المستطرفة ۲۰۶
- ایضاح المکنون ۱/ ۲۵۲ • ۲/ ۱۹۹، ٤۲۵

شرح المہذب وہ ہے جس کا نام المجموع رکھا ہے کتاب الربوا تک پہنچی ہے۔ عجیب اعلیٰ طریقہ سے اس کی تصنیف کی ہے اور اس میں فقہ تحریر کی ہے مذاہب وغیرہ میں۔

البدایہ والنہایہ ۱۳/ ۲۷۸ و ۲۷۹

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں ترجمہ مطالعہ کریں۔

دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

بعشر تسليمات غير الوتر وذلك خمس ترويحات والترويحة اربع ركعات هذا مذهبنا وبه قال ابو حنيفة واصحابه واحمد وداؤد وغيرهم ونقله القاضي عياض عن جمهور العلماء (ثم نقل مذهب الامام مالك وقال) واحتج اصحابنا بما رواه البيهقي وغيره بالاسناد الصحيح عن السائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب في شهر رمضان بعشرين ركعة و كانوا يقرأون بالمئين .... ثم ذكر رواية يزيد بن رومان [1]

---

[1] المجموع شرح المهذب ٤/ ٣٣، ٣٤

اور یہ پانچ ترویحے ہیں اور ترویحہ چار رکعات ہیں یہ ہمارا مذہب ہے اور اس پر ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب اور احمد اور داؤد وغیرہ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاض جمہور علماء سے (بیس تراویح کا) نقل کیا ہے پھر مذہب امام مالکؒ نقل کر کے فرماتے ہیں، کہ ہمارے اصحاب استدلال اس روایت سے کرتے ہیں کہ جو بیہقی وغیرہ نے صحیح اسناد کے ساتھ سائب بن یزید سے نقل کیا ہے کہ ماہ رمضان میں عہد عمر رضی اللہ عنہ میں بیس رکعات پڑھا کرتے تھے اور کئی سو آیات پڑھا کرتے تھے پھر یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے جیسا کہ المجموع شرح المہذب ۴/ ۳۳، ۳۴ میں ہے ۔

اقول العجب كل العجب على تجاهل الالبانى

بانه قال فى رسالته بعد ذكره رواية يزيد بن رومان. كذا ضعفه
النووى فى المجموع ٤/٣٣ ، لعله ماوقع نظره على مايقول النووى واحتج
اصحابنا بما رواه البيهقى وغيره بالاسناد الصحيح الخ واحسن ما قيل ـه
نظروا بعين العداوة لو انها ـ بعين الهوى لاستحسنوا ما استقبحوا. فما قال
الالبانى فكذب وبهتان صريح لان النووى وان قال بكون رواية يزيد بن رومان
مرسلة لكن الارسال ليس مستلزما للضعف علاوه ان النووىؒ اثبت دعوى العشرين
بالاسناد الصحيح فتدبر ولا تغتر بقول الالبانى.

نوٹ) میں کہتا ہوں کہ البانی کی جہالت پر تعجب ہے کہ یزید بن رومان کی روایت کو ذکر کرکے لکھتے ہیں
اس کو نووی نے المجموع ۴/۳۳ میں ضعیف کہا ہے۔ شاید اس کی نظر اس قول پر نہیں گذری کہ نووی فرما
ہیں کہ ہمارے اصحاب نے بیہقی وغیرہ کی صحیح اسناد سے استدلال کیا ہے۔ اور صحیح فرمایا ہے کہ عدا
کی آنکھوں سے دیکھا اگر وہ محبت کی آنکھوں سے دیکھ لیتے تو جو قبیح سمجھتے ہیں اس کو حسن کہتے تھے تو البانی نے
لکھا ہے، یہ جھوٹ اور بہتان ہے اس لیے کہ نوویؒ نے اگرچہ یزید بن رومان کی روایت کو مرسل کہا ہے لیکن
مرسل ہونا ضعیف ہونے کو مستلزم نہیں علاوہ نوویؒ نے بیس تراویح کا دعوی صحیح اسناد سے ثابت کیا ہے
فکر کر اور البانی کے قول سے دھوکہ نہ ہو جائے۔

(۶) قال الامام ابو زکریا الانصاری المتوفی ۹۲۵ھ له وھی عشرون رکعة بعشر تسلیمات فی کل لیلة۔

---

۵ قال الامام السخاوی ۰۰۰ زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا الشافعی القاضی ولد فی سنة ست و عشرین وثمانمائة - طالع التفصیل فی الضوء اللامع ۳/۲۳۴ الی ۲۳۸

• وقال الامام ابن العماد (سنة خمس وعشرین وتسعمائة) وفیها (توفی) شیخ الاسلام قاضی القضاة زین الدین الحافظ زکریا بن محمد الانصاری ... قال ابن حجر الهیثمی فی معجم مشائخه وقدمت شیخنا زکریا لانه اجل من وقع علیه بصری من العلماء والعاملین والائمة الوارثین واعلی من عنه رویت ودریت من الفقهاء الحکماء المهندسین فهو عمدة العلماء الاعلام حجة الله علی الانام حامل لواء المذهب الشافعی علی کاهله ومحرر مشکلاته. طالع التفصیل فی شذرات الذهب ۸/۱۳۴ الی ۱۳۶

---

(۶) حافظ ابو زکریا المتوفی ۹۲۵ھ فرماتے ہیں کہ تراویح بیس رکعات ہیں کہ ماہ رمضان میں دس سلام کے ساتھ بیس رکعات پڑھیں۔

---

۵ امام سخاوی فرماتے ہیں زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا الشافعی القاضی ۸۲۶ھ میں پیدا ہوئے تفصیل مطالعہ کریں الضوء اللامع ۳/۲۳۴ تا ۲۳۸

• امام ابن العماد فرماتے ہیں ۹۲۵ھ میں شیخ الاسلام قاضی القضاۃ زین الدین الحافظ زکریا بن محمد الانصاری کی وفات ہوئی تھی - ابن حجر ہیثمی معجم المشائخ میں فرماتے ہیں کہ میں شیخ زکریا کے پاس آیا کیونکہ وہ ان عاملین علماء اور ائمہ وارثین میں سے بلند پایہ تھے جن کو ہم نے دیکھے ہیں اور جن حکماء مہندسین فقہاء سے ہم نے روایت کی ہے ان سے بہت اعلیٰ درجہ رکھتے تھے یہ عمدۃ العلماء الاعلام اور مخلوق پر حجۃ اللہ تھے امام شافعی کے مذہب کا جھنڈا اپنے کندھوں پر رکھا تھا اور مشکلات کو حل کرنے والے تھے۔
تفصیل مطالعہ کریں شذرات الذہب ۸/۱۳۴ تا ۱۳۶

• قال العلامة عبد الحی الکتانی ... زکریا الانصاری قاضی القضاة بالدیار المصریة وسندها شیخ الاسلام بها الامام الصدر الی المعمر المتوفی ۹۲۵ھ عن نحو ماۃ سنة ترجمه تلمیذه ابن حجر الهیتمی وترجمه السخاوی فی الضوء اللامع مع انه مات قبله. طالع فهرس الفهارس ۴۵۷/۱ الی ۴۵۹

• علامہ عبد الحی الکتانی فرماتے ہیں زکریا الانصاری مصر کے شہروں میں قاضی القضاۃ اور شیخ الاسلام تھے اور ۹۲۵ھ میں ایک سو سال کی عمر کے ہوکر وفات پاگئے تھے۔ اس کا ترجمہ ابن حجر ہیتمی نے کیا ہے اور سخاوی نے الضوء اللامع میں حالانکہ یہ اُس سے قبل وفات پاگئے تھے

مطالعہ کریں فہرس الفہارس ۵۷/۱ ۴ تا ۵۹ ۴

في شهر رمضان بعشرين ركعة .. وروى الإمام البيهقي باسناد صحيح انهم كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطابؓ في شهر رمضان بعشرين ركعة ـــ وكذا ذكر رواية يزيد بن رومان له

طالع البدر الطالع ١/٣٥٢، ٣٥٣ • كشف الظنون ١/٤١، ٤٧، ٩٢، ١٥٥، ١٨٨، ٢٠٨، ٣٧٢، ٥٥٨، ٦٢٦، ٨٦٨، ٩١٩، ١٠٢١، ١٠٣٠، ١٠٣٥، ١١١٢، ١١٣٦، ١٢٣٢، ١٢٣٦، ١٢٦٥، ١٢٧٢، ١٣٢٥، ١٣٣٦، ١٣٤٦، ١٤٩٧، ١٥٤٢، ١٥٥٩، ١٥٧١، ١٦٣٦، ١٧٩٩، ١٨٧٤، ١٨٨٠

إيضاح المكنون ١/١٠١، ٢٥٥، ٢٦١، ٤٣٦ • ٢/١٤٤، ١٦٧، ١٧٧، ١٩٥، ٥٤٢

المعجم ٤/١٨٢، ١٨٣

شرح روض الطالب من أسنى المطالب ١/٢٠٠ و ٢٠١

طالع شرح المنهج على هامش حاشية سليمان الجمل ١/٤٨٩، ٤٩٠

• حاشية سليمان الجمل ١/٤٨٩

• مطالعہ کریں البدر الطالع ١/٣٥٢ و ٣٥٣

(نوٹ) مندرجہ بالا حوالجات دیکھ لیں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اور امام بیہقیؒ نے اسناد صحیح سے روایت کی ہے کہ عمر بن الخطابؓ کے زمانہ میں بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے جیسا کہ شرح روض الطالب ١/٢٠٠، ٢٠١ میں ہے

مطالعہ کریں شرح المنہج بر حاشیہ حاشیہ سلیمان الجمل ١/٤٨٩، ٤٩٠

• حاشیہ سلیمان الجمل ١/ ...٤

(۷) قال الامام عبد الوهاب الشعرانیؒ المتوفی ۹۷۳ھ [له]. عن ابن عباس رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی التراویح فی غیر جماعة عشرین رکعة [له] ثم قال بان ثلاث عشرة رکعة فی اول عهد

[له] قال الامام ابن العماد (سنة ثلاث وسبعین وتسعمائة) وفیها (توفی) الشیخ عبد الوهاب ابن احمد الشعرانی الشافعیؒ. قال الشیخ عبد الرؤف المناوی فی طبقاته هو شیخنا الامام العامل العابد الزاهد الفقیه المحدث الاصولی الصوفی المربی ..... الخ هو فقیه النظر صوفی الخبر له درجة باقوال السلف ومذاهب الخلف .. وکان مواظبا علی السنة مبالغا فی الورع مؤثرا لذوی الفاقة علی نفسه.
طالع شذرات الذهب ۸/۳۷۲ الی ۳۷۵

[له] وقد مر الکلام علی هذه الروایة بانها ضعیفة ونحن نستدل من الروایات الصحیحة الاخری تدبر
وقد ذکر الحافظ ابن حجرؒ هذه الروایة فی المطالب العالیة ۱/۱۴۶

---

(۷) امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر جماعت بیس رکعات تراویح پڑھی ہیں پھر فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ابتداء دور خلافت میں تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

• امام ابن العماد فرماتے ہیں کہ ۹۷۳ھ میں شیخ عبد الوہاب بن احمد شعرانی شافعیؒ کی وفات ہوگئی ہے۔ شیخ عبد الرؤف مناوی اپنے طبقات میں کہتے ہیں کہ یہ ہمارے شیخ عامل عابد زاہد فقیہ محدث اصولی اور صوفی اور مربی الخ تھے اور یہ فقیہ النظر اور حدیث اقوال السلف اور مذاہب خلف سے اس کا تجربہ تھا اور سنت پر قائم تھے اور پرہیزگاری میں مبالغہ کرنے والے تھے۔
مطالعہ کریں شذرات الذہب ۸/۳۷۲ تا ۳۷۵

(نوٹ) ابن عباسؓ کی روایت ضعیف ہے ہم نے اس سے استدلال نہیں کیا ہے۔ بلکہ ہم دوسری صحیح روایات سے استدلال کرتے ہیں اور یہ روایت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے المطالب العالیہ ۱/۱۴۶ میں بھی ذکر کیا ہے۔

…اع كشف الظنون ١٥/١٢ ، ٦٧ ، ١٩٤ ، ٢٤٠ ، ٤٨٨ ، ٥٩٦ ، ٦١٨ ،
٦٧٣ ، ٧٠٦ ،
٢/١١٨ ، ١٢٢٤ ،
… ، ١٢٣٦ ، ١٣٥٦ ، ١٣٦٠ ، ١٣٨٢ ، ١٤٤١ ، ١٤٨٨ ، ١٤٩٣ ،
١٢٢… ، ١٥٥٥ ، ١٥٦٧ ، ١٥٦٧ ، ١٥٧٣ ، ١٦٤٠ ، ١٦٨٧ ، ١٨٩٤ ،
١٨٠… ، ١٨٦٩ ، ١٨٨٣ ، ١٩١٨

…هدية العارفين ١/٤١٦ • ايضاح المكنون ١/٣٢٣ ، ٤٦٧ ، ٤٦٩ ،
٥٥٧ ، ٢/١١ ، ٨١ ، ٨٩ ، ١٠٧ ، ١٨٤ ، ٢٤٢ ، ٢٥١ ،
٥٥٢ ، ٥٩٩ ، ٦٨٦ ، ٧١٥

الاعلام للزركلي ٤/٣٣١ • احال فى المعجم ٦/٢١٩ • على جامع الكرامات ١٢٨
…فهرست المخطوطات الظاهريه ٦/٢٨٨ • تاريخ الادب اللغة العربية
٣/٣٣٥
المخطوطات المصورة ١٤٠ • فهرست الخديوية ٢/٥٥ • ٥/١٢٣ ، ١٢٤

نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں آپ کا ترجمہ دیکھ لیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں

عمر رضی اللہ عنہ، بان القاری یقرأ بالمئین من الآیات حتی کان
الناس یعتمدون علی العصی من طول القیام وکان امامهم
ابی بن کعب وتمیم الداری رضی اللہ عنهما ثم ان عمر امر بفعلها ثلاث
وعشرین رکعة ثلاث منها وتر واستقر الامر علی ذلک فی الامصار[1]

---

[1] کشف الغمہ ۱/۴۶، ۱۴۷

اس طرح کہ قاری کئی سو آیات پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ طول قیام کی وجہ سے لوگ لاٹھیوں کا
سہارا لیتے تھے اور ان کا امام اُبی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے
۲۳ رکعات کا حکم فرمایا۔ اور تمام شہروں میں اس پر عمل درآمد رہا جیسا کہ کشف الغمہ ۱/۱۳۶، ۱۴۷ میں ہے۔

قال الامام محمد بن احمد الشربيني المتوفى ٩٧٧ھ وهي عشرون ركعة بعشر تسليمات في كل ليلة من رمضان. ثم ذكر حديث السائب بن يزيد ويزيد ابن رومان ـ

قال الامام ابن العماد (سنة سبع وسبعين وتسعمائة) وفيها (توفي) شمس الدين محمد بن محمد الشربيني القاهري الشافعي الخطيب الامام العلامة . . . . واجمع اهل مصر على صلاحه ووصفوه بالعلم والعمل والزهد والورع وكثرة النسك والعبادة وبالجملة كان اية من ايات الله وحجة من حججه على خلقه وتوفي بعد عصر يوم الخميس ثاني شعبان سنة سبع وسبعين وتسعمائة . شذرات الذهب ٨/٣٨٤

• طالع كشف الظنون ١/٤٩٢ • ٢/١٣٩، ١٨٧٢، ١٨٧٦ • ايضاح المكنون ٢/١٦١، ٥٨٧، ٥٨٥

• هدية العارفين ٢/٢٥٠ • المعجم ٨/٢٦٩

• مغني المحتاج الى معرفة معاني الفاظ المحتاج ١/٢٢٦

امام محمد بن احمد شربینی متوفی ۹۷۷ھ فرماتے ہیں کہ تراویح ماہ رمضان میں دس سلام کے ساتھ بیس رکعات ہیں پھر سائب بن یزید اور یزید بن رومان کی روایت پیش کی ہے۔

جیسا کہ مغنی المحتاج ۱/۲۲۶ میں ہے

امام ابن العماد فرماتے ہیں سنہ ۹۷۷ھ میں شمس الدین محمد بن محمد شربینی قاہری شافعی خطیب امام علامہ وفات پا گئے ہیں اور مصر والوں نے اس کی صلاح پر اتفاق کیا ہے اور علم وعمل اور زہد وپرہیزگاری اور زیادہ عبادت کرنے والے کے ساتھ موصوف کیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ایک نشانی اور مخلوق پر ایک حجت تھی اور بروز جمعرات دو شعبان ۹۷۷ھ میں وفات پا گئے ہیں۔ مطالعہ کریں شذرات الذهب ۸/۳۸۴

کشف الظنون ۱/۴۹۲، ۲/۱۱۳۹، ۱۸۷۲، ۱۸۷۶

ایضاح المکنون ۲/۱۶۱، ۵۸۷، ۶۸۵

[illegible] ۸/۲۶۹

(۹) قال العلامة شمس الدين محمد بن احمد الرملی المتوفی ۱۰۰۴ھ ان الجماعة تسن فی التراویح لما مران النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاھا لیالی و اجمع علیہ الصحابة او اکثرھم رضی اللہ عنہم واصل مشروعیتھا مجمع علیہ وھی عشرون رکعة بعشر تسلیمات فی کل لیلة من رمضان ثم ذکر حدیث یزید بن رومان [۱]

---

[۱] نہایة المحتاج الی شرح المنہاج فی الفقہ علی المذھب الشافعی ۲/۱۲۱، ۱۲۲

- وقد صرح العلامة عثمان محمد البکری علی التراویح العشرین فی کتابہ اغاثة الطالبین ۱/۲۵۵ طالع التفصیل ھناک

- علامہ شمس الدین محمد بن احمد الرملی متوفی ۱۰۰۴ھ فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ تراویح میں جماعت سُنّت ہے اس لیے کہ پہلے گذر چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند راتیں تراویح پڑھائیں اور صحابہ کرام نے اجماع کیا ہے یا اکثر نے یا یہ ہے کہ مشروعیت تراویح تو اتفاقی امر ہے اور یہ بیس رکعات تراویح ہیں دس سلام کے ساتھ۔

پھر یزید بن رومان کی روایت پیش کی ہے جیساکہ نہایۃ المحتاج ۲/۱۲۱، ۱۲۲ ہے اور علامہ عثمان محمد بکری نے بھی اغاثۃ الطالبین ۱/۲۵۵ میں بیس رکعات پر تصریح فرمائی ہے۔

قال العلامة المحبي ... محمد بن احمد بن حمزه الملقب شمس الدين شهاب الدين الرملي وذهب جماعة من العلماء الى انه مجدد القرن العاشر ووقع الاتفاق على المغالاة بمدحه وهو استاذ الاستاذين واحد اساطين العلماء واعلام مخاديرهم محي السنة وعمدة الفقهاء فی الآفاق.

طالع التفصيل فی خلاصة الاثر ۳/۳۴۲ الی ۳۴۸

قال العلامة الزركلي ـ شمس الدين الرملي ... محمد بن احمد .. فقيه الديار المصرية فی عصره ومرجعها فی الفتوی يقال له الشافعی الصغير.

الاعلام ۶/۲۳۵

علامہ محبیؒ فرماتے ہیں ـ محمد بن احمد بن حمزہ ملقب شمس الدین الرملی کے ساتھ ہے اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ دسویں قرن کے مجدد تھے اور اس کی صفت میں غلو کیا ہے ـ اور یہ استاد الاساتذہ اور احد اساطین العلماء محی السنۃ عمدۃ الفقہاء تھے ـ

مطالعہ کریں خلاصۃ الاثر ۳/۳۴۲ تا ۳۴۸

علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں ـ شمس الدین الرملی، محمد بن احمد اپنے زمانہ میں دیار مصریہ کے فقیہ اور فتووں میں مرجع تھے اور اس کو چھوٹا شافعی کہتے تھے ـ الاعلام ۶/۲۳۵

(۱۰) قال الامام تقی الدین ابوبکر بن محمد الحصنی من القرن التاسع الهجری[1]. واما صلوٰۃ التراویح، فلا شک فی سُنّیتہا. وانعقد الاجماع علی ذلک قالہ غیر واحد ولا عبرۃ بشواذ الاقوال (ثم ذکر الحدیث الذی فیہ ... بانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال انی خشیت ان تفرض علیکم ثم قال المؤلف) انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام استمر علی ذلک وکذا الصدیق رضی اللہ عنہ وصدرا من خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ ثم رای الناس یصلونہا فی المسجد فرادی واثنین اثنین وثلاثۃ ثلاثۃ فجمعہم علی ابی رضی اللہ عنہ وواظب لہم عشرین رکعۃ واجمع الصحابۃ معہ علی ذلک[2]

---

[1] ابوبکر الحصنی الفقیہ الشافعی طالع ترجمتہ فی شذرات الذہب ۷/۱۸۸
• البدر الطالع ۱/۱۶۶ • کشف الظنون ۱/۲۰۳، ۴۰۸، ۴۹۱، ۵۵۸، ۲/۱۰۳۳، ۱۰۱۳، ۱۳۵۶، ۱۶۲۵، المعجم ۳/۷۴

---

[2] کتاب الاخیار فی حل غایۃ الاختصار ۱/۱۷۲

• امام تقی الدین ابوبکر بن محمد الحصنی المتوفی ۸۲۹ھ[1] فرماتے ہیں صلوٰۃ تراویح اس کی سُنّیت میں شک نہیں اور اس پر اجماع منعقد ہے اور شاذ اقوال کا کوئی اعتبار نہیں (پھر وہ حدیث اس نے ذکر کی ہے جس میں ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور پھر مصنف فرماتے ہیں) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر استمرار کیا ہے (یعنی انفرادی طور پر ادا فرماتے تھے) اور اسی طرح صدیق رضی اللہ عنہ اور ابتدار دورِ خلافت عمرؓ میں پھر جب (عمر رضی اللہ عنہ نے) لوگوں کو اکیلا اکیلا دو دو اور تین تین کو نماز پڑھتے مسجد میں دیکھا تو انہیں ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا اور بیس تراویح پر مداومت فرمائی اور اسی پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوگیا جیسا کہ کتاب الاخیار ۱/۱۷۲ میں ہے۔

---

[1] امام تقی الدین ابوبکر بن الحصنی متوفی ۸۲۹ھ کا ترجمہ مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں۔

الفصل الرابع

فی بیان التراویح بانها عشرون رکعة عند الحنابلة رحمهم الله تعالیٰ

قال الامام موفق الدین ابن قدامة المتوفی سنہ ۶۲۰ھ [1]

---

[1] قال الامام ابوشامة الدمشقی المتوفی سنہ ۶۶۵ھ . واما شیخ الحنابلة فهو ابومحمد عبد الله بن احمد بن محمد الملقب بموفق الدین - کان اماما من ائمة المسلمین وعلما من اعلام الدین فی العلم والعمل .

طالع الذیل علی الروضتین ۱۳۹

چوتھا فصل ہیں تراویح کے بیان میں ہے حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

امام موفق الدین ابن قدامہ متوفی سنہ ۶۲۰ھ [1] فرماتے ہیں۔

---

[1] امام ابوشامہ دمشقی متوفی سنہ ۶۶۵ھ فرماتے ہیں کہ شیخ الحنابلہ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد جن کا لقب موفق الدین ہے۔ ائمہ مسلمین سے امام اور علم وعمل میں اعلام الدین سے ایک نشانی تھے

مطالعہ کریں الذیل علی الروضتین ۱۳۹

• قال الحافظ الذهبي. ابن قدامة الشيخ الامام القدوة العلامة المجتهد شيخ الاسلام موفق الدين ابو محمد عبد الله بن احمد... قال ابن النجار كان امام الحنابلة بجامع دمشق وكان ثقة حجة نبيلا غزيرا لفضل نزها ورعا عابدا على قانون السلف عليه النور والوقار. طالع سير اعلام النبلاء ٢٢/١٦٥ الى ١٧٣

• طالع البداية والنهاية ١٣/٩٩، ١٠٠ • فوات الوفيات ٢/١٥٨ • النجوم الزاهرة ٦/٢٥٦ • دول الاسلام ٢/٩٣ • الذيل لابن رجب ٢/١٣٣ الى ١٤٩

• شذرات الذهب ٥/٨٨ • معجم البلدان ٢/١٦٠ • هدية العارفين ١/٤٥٩

• كشف الظنون ١/٣٤٣، ٨٢٨، ٩٢٤ • ٢/١١٦٤، ١٣٧٨، ١٤٠٦، ١٤١٥، ١٤٢٠، ١٦٢٦، ١٨٠٩

• هامش الانساب ٣/٢٠٩ • ايضاح المكنون ١/ ، ٥٤٤ • ٢/٢٤١، ٥٨٩

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ ابن قدامہ شیخ امام قدوۃ علامہ مجتہد شیخ الاسلام موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد تھے۔

ابن نجار فرماتے ہیں کہ جامع دمشق میں امام الحنابلہ تھے اور یہ ثقہ حجت نبیل عزیز الفضل تقویٰ اور عبادت میں سلف صالحین کے قانون پر تھے اس پر نور اور روشنی تھی

مطالعہ کریں۔ سیر اعلام النبلاء ۲۲/۱۶۵ تا ۱۷۳ • البدایہ والنہایہ ۱۳/۹۹، ۱۰۰

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

المختار عند ابی عبد الله رحمه الله فیها عشرون رکعة

قال الحافظ الذهبی ..... احمد بن حنبل هو الامام حقا و شیخ الاسلام صدقا ابوعبدالله احمد بن محمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ). ثم بین الحافظ الذهبی توثیقه من ائمة النقاد وبین المحن والمظالم علیه بما لا مزید علیه طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۷۷ الی ۳۵۸

وقال الحافظ الذهبی - احمد بن حنبل شیخ الاسلام سید المسلمین فی عصره کما فی تذکرة الحفاظ ۲/۴۳۱

ذکر الحافظ ابن کثیر ... المحن والتکالیف علی هذا الامام المجتهد وصبره و توکله علی الله تعالی. طالع البدایة والنهایة ۱۰/۳۲۵ الی ۳۴۳

طالع الطبقات الکبری لابن سعد ۷/۳۵۴ • التاریخ الکبیر ۲/۵ • التاریخ الصغیر ۲/۳۷۵ • المعرفة والتاریخ ۱/۲۱۲ • الجرح والتعدیل ۱/۲۹۲ الی ۳۱۳ • ۲/۶۸ الی ۷۰ • تاریخ بغداد ۴/۴۱۲ • الفهرست للندیم ۲۸۵ • حلیة الاولیاء ۹/۱۶۱ الی ۲۳۳ • وفیات الاعیان ۱/۶۳ • طبقات الحنابلة ۱/۴ الی ۲۰ • تهذیب الاسماء واللغات ۱/۱۱۰ • طبقات السبکی ۲/۲۷ الی ۳۷ • التهذیب ۱/۲۲ • النجوم الزاهرة ۲/۳۰۴ • شذرات الذهب ۲/۹۶ • مفتاح السعادة ۲/۳۲ • کشف الظنون ۲/۱۳۹۷، ۱۴۰۱، ۱۴۲۲، ۱۶۸۰

ابو عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مختار بیس رکعات ہیں۔

حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل سچے امام اور شیخ الاسلام تھے پھر حافظ ذہبی نے ائمہ نقاد سے ان کی توثیق بیان کی ہے اور آپ پر جو تکالیف اور ظلم گذر چکے ہیں وہ تفصیلی طور پر اعلام النبلاء ۱۱/۱۷۷ تا ۳۵۸ دیکھئے۔ حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل شیخ الاسلام سید المسلمین تھے جیسا کہ تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۳۱ میں ہے

حافظ ابن کثیر نے آپ پر جو تکالیف گزری ہیں اور ان پر جو ظلم کئے گئے ہیں اور آپ کا توکل اور صبر اللہ تعالیٰ پر وہ مکمل تفصیل سے البدایۃ والنہایۃ ۱۰/۳۲۵ تا ۳۴۳ میں دیکھ لیں۔ • مطالعہ کریں طبقات کبریٰ ابن سعد ۷/۳۵۴ و ما بعد والے مندرجہ بالا حوالہ جات میں آپ کی توثیق اور آپ پر جو ظلم کئے گئے ہیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی

وبهذا قال الثوری رحمہ اللہ تعالیٰ[1]

---

[1] قال الحافظ الذهبی... سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب . ھو شیخ الاسلام امام الحفاظ سید العلماء العاملین فی زمانہ ابو عبداللہ الثوری الکوفی المجتہد مصنف کتاب الجامع طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۷/۲۲۹ الی ۲۸۰ • طبقات ابن سعد ۶/۳۷۱ الی ۳۷۴ • طبقات خلیفۃ ۳۱۹ الی ۴۳۷ • التاریخ الکبیر ۴/۹۲ و ۹۳
• التاریخ الصغیر ۲/۱۵۴ • المعارف ۴۹۷ و ۴۹۸ • المدلجۃ والتاریخ ۱/۷۱۳ الی ۷۲۸ • الجرح والتعدیل ۴/۲۲۲ • مشاہیر علماء الامصار ۱۶۹
• حلیۃ الاولیاء ۶/۳۵۶ الی ۷/۱۴۴ • تاریخ بغداد ۹/۱۵۱ الی ۱۷۴ • تہذیب الاسماء واللغات ۱/۲۲۲ و ۲۲۳ • وفیات الاعیان ۲/۳۸۶ الی ۳۹۱ تہذیب الکمال ۵۱۲ و ۵۱۳
• تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۰۳ الی ۲۰۷ طبقات القراء لابن الجزری ۱/۳۰۸ • التہذیب ۱۱۱ الی ۱۱۵ • خلاصۃ تذہیب الکمال ۱۴۵ • شذرات الذہب ۱/۲۵۰، ۲۵۱
• الفہرست للندیم المقالۃ السادسۃ الفن السادس •

اسی پر ثوری[1] نے قول کیا ہے

---

[1] حافظ ذہبی فرماتے ہیں . سفیان بن سعید بن مسروق . شیخ الاسلام امام الحفاظ اپنے زمانہ سید العلماء العاملین ابو عبداللہ کوفی مجتہد مصنف کتاب الجامع تھے ۔ تفصیل سیر اعلام النبلاء ۷/۲۲۹ تا ۲۸۰ •
طبقات ابن سعد ۶/ ۳۷۱ تا ۳۷۴ • طبقات خلیفہ ۳۱۹ تا ۴۳۷
التاریخ الکبیر ۴/ ۹۲، ۹۳ میں دیکھ لیں ۔
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں امام ثوریؒ کی توثیق مطالعہ کریں ۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں

وابوحنيفةؒ والشافعیؒ (واستدل بما) روی ان عمر رضی الله عنه لما جمع الناس علی ابی بن کعب رضی الله عنه فکان یصلی عشرین رکعة ویروی عنه من طرق ، یروی مالکؒ [1]

---

[1] قال الحافظ الذهبیؒ... مالك الامام هو شیخ الاسلام حجة الامة امام دار الهجرة ابوعبدالله مالك بن انس بن مالكؒ... تلت کان عالم المدینة فی زمانه بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم وصاحبیه زید بن ثابت ، عائشة ، ثم ابن عمر ثم سعید ابن المسیب ثم الزهری ثم عبید الله بن عمر ثم مالكؒ .طالع سیر اعلام النبلاء ۸/۴۸ الی ۱۳۵ • تاریخ خلیفة ۴۵۱ • المعارف لابن قتیبة ۲۱۸ • مشاهیر علماء الامصار ۱۴۰ • الفهرست للندیم ۲۵۱ • الکامل لابن الاثیر ۵/۱۰۱ • تهذیب الاسماء واللغات ۲/۷۵ الی ۷۹ • وفیات الاعیان ۴/۱۳۵ • تهذیب الکمال ۱۲۹۶ • تذکرة الحفاظ ۱/۲۰۷ الی ۲۱۳ • العبر ۱/۲۱۰ للذهبی • البدایة والنهایة ۱۰/۱۷۴ • الدیباج المذهب ۱/۵۵ الی ۱۳۹ • التمهید ۱/۵ • النجوم الزاهرة ۲/۹۶، ۹۷ • ارشاد الساری ۱/۷ • مفتاح السعادة ۲/۱۹۵ • التاریخ الکبیر ۷/۳۱۰ • التاریخ الصغیر ۲/۲۲۰ • شذرات الذهب ۲/۱۲ الی ۱۵ • الانساب ۱/۲۰۰ • الرسالة المستطرفة ۱۳ • مروج الذهب ۳/۳۵۰ • طبقات القراء ۲/۳۵ للجزری • کشف الظنون ۲/۱۹۰۷ • اعلام للزرکلی ۶/۱۲۸ • اللباب لابن الاثیر ۱/۶۹ • طبقات الشیرازی ۵۳ • ترتیب المدارك ۱/۱۰۲ الی ۲۵۴ • الکاشف ۳/۹۹ • حلیة الاولیاء ۶/۳۱۶ الی ۴۲۶

ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ نے بھی قول کیا ہے اور استدلال اس روایت سے کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعبؓ پر جمع کیا اور وہ بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے اور کئی طریقوں سے آپ سے یہ منقول ہے۔ امام مالکؒ

---

[1] حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں مالک امام شیخ الاسلام حجۃ الامۃ امام دارالہجرۃ ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالکؒ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے زمانہ میں صاحبین اور زید بن ثابت اور عائشہ پھر ابن عمر، پھر سعید بن المسیب پھر زہری پھر عبیداللہ بن عمر پھر مالکؒ تھے۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۸/۴۸ تا ۱۳۵ الغرض بالا کتابوں میں امام مالکؒ کی ترجمہ مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

عن يزيد بن رومان قال كان الناس يقومون فی زمن عمرؓ فی رمضان بثلاث وعشرين ركعة وعن علیؓ انه امر رجلا يصلی بهم فی رمضان عشرين ركعة وهذا كالاجماع ثم يرد علی رواية احد وابحين وقال بان فيه صالحا وهو ضعيف[1] ثم قال لكان مافعله عمرؓ واجمع عليه الصحابة فی عصره اولی بالاتباع[2]

---

[1] اقول ان الامام النسائی يقول صالح بن نبهان مولی التوأمة ضعيف الضعفاء والمتروكين ۱۱۲ مع الكتب الاخری ۲۹۶

• قال الحافظ ابن حبان - صالح بن نبهان - تغير فی سنة خمس وعشرين ومائة وجعل يأتی بالاشياء التی تشبه الموضوعات عن الاثمة الثقات فاختلط بحديثه القديم ولم يتميز فاستحق الترك كتاب مجروحين ۱/۳۶۶

---

[2] المغنی مع الشرح الكبير ۱/۷۹۹

• یزید بن رومانؒ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مہینہ رمضان میں ۲۳ رکعات پڑھا کرتے تھے اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہینہ رمضان میں ایک شخص کو حکم فرمایا کہ ان کو بیس رکعات پڑھائیں اور یہ اجماع جیسے ہے پھر امام رکعات والی روایت کی تردید کی ہے کہ اس میں صالح راوی ضعیف ہے پھر فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جو کیا ہے اور جس پر صحابہ کرام کا اپنے وقت میں اجماع ہے اس کی اتباع کرنا اولیٰ ہے جیسا کہ المغنی مع الشرح الکبیر ۱/۷۹۹ میں ہے۔

---

[1] میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ امام نسائی فرماتے ہیں کہ صالح بن نبہان ضعیف ہے۔ الضعفاء والمتروکین دوسری کتابوں کے ساتھ ص ۲۹۶

• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں صالح بن نبہان اس کا حافظہ ۱۲۵ھ میں خراب ہوگیا تھا اور ثقہ ائمہ سے ایسے روایات نقل کرلیتا جو موضوعات کے مشابہ ہیں تو پیچھے کی احادیث متقدم احادیث سے خلط ہوگئیں تو یہ چھوڑنے کا مستحق ہوگیا۔ کتاب المجروحین ۱/۳۶۶

قال الحافظ ابن الجوزی. صالح بن نبہان کان شعبۃ لا یروی عنہ وقال مالک لیس
بثقۃ وقال السعدی تغیر وقال النسائی ضعیف. الضعفاء والمتروکین ۲/۵۱
صالح دیوان الضعفاء للذہبی ۱۴۸ • احوال الرجال رقم ۲۵۰ للحافظ الجوزجانی
تہذیب الکمال ۶۰۱ للحافظ المزی • الضعفاء الکبیر ۲/۲۰۴ للحافظ العقیلی
میزان الاعتدال ۲/۳۰۲ • التقریب ۱۵۰ ر ۱۵۱ • التہذیب ۴/۴۰۵ الی ۴۰۷
خلاصۃ تذہیب الکمال ۱۷۲
وعلی کل حال انہ اختلط فی آخر عمرہ فالاحادیث المتقدمۃ صحیحۃ والمتأخرۃ
ضعیفۃ دون البعض ولقوہ وضعفہ بعض

حافظ ابن الجوزی فرماتے ہیں صالح بن نبہان ۔ شعبہ اس سے روایت نہیں کرتا تھا اور مالک کہتے ہیں کہ
ثقہ نہیں اور سعدی کہتے ہیں کہ حافظہ خراب ہو گیا تھا اور نسائی ضعیف کہتے ہیں. الضعفاء والمتروکین
بہرحال اخیر عمر میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا تو اس کے متقدم احادیث صحیح ہیں اور متأخر احادیث ضعیف
ہیں کیونکہ بعضوں نے توثیق کی ہے اور بعضوں نے تضعیف ۔
(نوٹ: مندرجہ کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

• قال الامام ابن قدامة في تاليفه الاخر ثم التراويح وهي عشرون ركعة يقوم بها في رمضان في جماعة [1]

• وقال الامام الموصوف " القسم الثاني ما سن له الجماعة من التراويح وهو قيام رمضان وهو سنة مؤكدة لان النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان [2] او قامه ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه

وقام النبي صلى الله عليه وسلم باصحابه ثلاث ليال ثم تركها خشية ان تفترض فكان الناس يصلون لانفسهم حتى خرج عمر وهم اوزاع يصلون فجمعهم على ابي بن كعب قال السائب بن يزيد

[1] المقنع ۱/۱۸۷

[2] روى البخاري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه طالع البخاري ۱/۲۵۵ • صحيح مسلم ۱/... على حاشية ارشاد الساري • سنن النسائي ۴/۱۵۷ مع شرح السيوطي • رياض الصالحين ۳۶۳

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ تراویح بیس رکعات ہیں رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھا کریں، جیسا کہ مقنع ۱/۱۸۷ میں ہے اور امام موصوف فرماتے ہیں کہ دوسری قسم جس کے لئے جماعت سنت ہے تو وہ قیام رمضان ہے اور یہ سنت مؤکدہ ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان کا روزہ رکھا یا قیام کیا [1] ایمان اور تصدیق اور اجر کے عقیدہ سے تو اس کے پہلے گناہ معاف کئے جائیں۔ متفق علیہ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات صحابہ کرام کو قیام (تراویح) کیا پھر چھوڑ دیا اس ڈر سے کہ فرض نہ ہو جائے تو لوگ اپنے لئے (انفرادی طور پر) نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور یہ جدا جدا تراویح پڑھتے تھے تو انہیں ابی بن کعب پر جمع کیا ... سائب بن یزید فرماتے ہیں۔

[1] من صام رمضان کی روایت بخاری ۱/۲۵۵ • صحیح مسلم ۱/۳۰ برحاشیہ ارشاد الساری • سنن نسائی ۴/۱۵۷ مع شرح جلال الدین سیوطی • ریاض الصالحین ۳۶۳

ك روى الامام البخاري عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام رمضان إيمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه طالع البخاري ١/٢٦٩ • صحيح مسلم ٤/٢٩، ٣٠ على حاشية ارشاد الساري
• سنن النسائي ٤/١٥٦ • صحيح مسلم مع شرحه السراج الوهاج ٣/١٠٠
• رياض الصالحين ٣٥٥

له من قام رمضان کی روایت بخاری ۱/ ۲۶۹ • صحیح مسلم ۴/ ۲۹ و ۳۰
• سُنن نسائی ۴/ ۱۵۶ • صحیح مسلم مع شرح السراج الوھاج ۳/ ۱۰۰
• ریاض الصالحین ۳۵۵

لما جمع عمرؓ الناس على ابی بن کعب کان یصلی بهم عشرین رکعة فالسُنّة ان یصلی بهم عشرین رکعة فی الجماعة لذالك ویوتر الامام بهم بثلاث رکعات لما روی مالك عن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی عهد عمرؓ بثلاث وعشرین رکعة لہ

لہ الکافی فی فقه الامام احمد ۱/۱۹۸ و ۱۹۹

جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا تو وہ بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے تو سنت طریقہ یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ بیس رکعات تراویح پڑھیں۔ اور امام ان کو تین رکعات وتر پڑھایا کرے۔ اس لئے کہ امام مالکؒ نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۲۳ رکعات (مع وتر) پڑھا کرتے تھے جیساکہ الکافی فی فقہ الامام احمد ۱/۱۹۸، ۱۹۹ میں ہے۔

(۲) قال شیخ الاسلام ابن تیمیۃ المتوفی ۷۲۸ھ ان نفس قیام رمضان لم یوقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ عددا معینا

۱ قال الحافظ الذہبیؒ - ابن تیمیۃ شیخ الاسلام العلامۃ الحافظ الناقد الفقیہ المجتہد المفسر البارع شیخ الاسلام علم الزہاد نادر العصر تقی الدین ابو العباس احمد بن المفتی شہاب الدین عبد الحلیم بن الامام المجتہد شیخ الاسلام مجد الدین عبد السلام ... عنی بالحدیث ونسخ الاجزاء ودار علی الشیوخ وخرج وانتقی وبرع فی الرجال وعلل الحدیث وفقہہ فی علوم الاسلام وعلم الکلام وغیر ذلک وکان من بحور العلم ومن الاذکیاء المعدودین والزہاد الافراد والشجعان الکبار والکرماء الاجواد اثنی علیہ الموافق والمخالف وسارت بتصانیفہ الرکبان لعلہا ثلاثمائۃ مجلد طالع التفصیل فی تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۴۹۶ و ۱۴۹۷۔

• وقال الحافظ الذہبیؒ ... فی طبقۃ تالیۃ والی بضع وعشرین وسبعمائۃ رقم ۲۴۲۱، والحافظ العلامۃ القدوۃ شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن عبد الحلیم ابن عبد السلام بن عبد اللہ بن تیمیۃ الحرانی

کتاب المعین فی طبقات المحدثین ۲۳۷

(۲) شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ متوفی ۷۲۸ھ فرماتے ہیں کہ نفس قیام رمضان میں عدد معین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر نہیں فرمایا۔

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ شیخ امام علامہ حافظ ناقد فقیہ مجتہد مفسر بارع شیخ الاسلام علم الزہاد نادر العصر تقی الدین ابو العباس احمد بن مفتی شہاب الدین عبد الحلیم بن امام مجتہد شیخ الاسلام مجد الدین عبد السلام تھے ... یہ رجال اور علل الحدیث میں اونچے طبقہ کے تھے اور علوم اسلامیہ اور علم کلام وغیرہ میں فقیہ تھے اور علم کا سمندر تھے اور اذکیاء اور زہاد اور بڑے بہادروں اور سخیوں سے تھے اور موافق اور مخالف نے اس کی تعریفیں کیں ہیں اور آپ کی تصانیف سواریوں پر لیجاتے تھے شاید تین سو مجلد ہوں گی۔ مطالعہ تفصیل تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۴۹۶ و ۱۴۹۷

• اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ حافظ علامہ قدوۃ شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ ابن تیمیہ الحرانی تھے ...... طبقات المحدثین ۲۳۷ رقم ۲۴۲۱

• قال الامام زين الدين عمر بن الوردى المتوفى ۷۴۹ھ . ذكر وفاة ابن تيمية
وفيها فى ليلة الاثنين والعشرين من ذى القعدة توفى شيخ الاسلام تقى الدين
ابو العباس احمد بن المفتى شهاب الدين......
وحزرت النساء بخمسة عشر الفا واما الرجال فحزروا بمائتى الف وكثر البكاء عليه
وختمت له عدة ختم .. قلت ورثيته انا بمرثية على حرف الطاء لشاعت
واشتهرت وطلبها منى الافاضل والعلماء من البلاد وهى هذه (وانا اذكر بعضها)

توفى وهو محبوس فريد ... وليس له الى الدنيا انبساط
ولو حضروه حين قضى لالفوا ... ملائكة النعيم به احاطوا
فتى فى علمه اضحى فريدا ... وحل المشكلات به يناط
وكان الى التقى يدعو البرايا ... وينهى فرقة فسقوا ولاطوا
فيا لله ما قد ضم لحد ... ويا لله ما غطى البلاط

• حافظ امام زین الدین عمر بن الوردی متوفی ۷۴۹ھ فرماتے ہیں ۔ ذکر وفات ابن تیمیہ ۔ ۲۲ ذی القعدہ
کی رات شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن مفتی شہاب الدین وفات پا گئے ہیں اور جنازہ
میں پندرہ ہزار عورتیں شامل تھیں اور مردوں کو کہا جاتا ہے کہ دو لاکھ تھے اور اس پر رونا بہت زیادہ
تھا اور کئی ختم ہو چکے تھے ۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے حرف طاء پر مرثیہ مرتب کیا اور وہ مشہور ہو گیا
اور فضلاء اور علماء نے مجھ سے طلب کیا اور وہ یہ ہے (میں ان میں سے بعض ذکر کرتا ہوں)

آپ جیل میں اکیلے وفات پا گئے ۔ اور دنیا کی طرف اس کی خندہ پیشانی نہیں تھی
اگر یہ لوگ آپ کی وفات کے وقت حاضر ہوتے تو ۔ تو خوشی کے فرشتے آپ پر احاطہ کرتے ہوئے پاتے
یہ ایک ایسے نوجوان تھے کہ علم میں یکتا تھے ۔ اور مشکلات کا حل کرنا اس کے ساتھ ملا ہوا تھا
لوگوں کو تقویٰ کی طرف بلاتے ۔ اور تفرقہ سے منع کرتے وہ لوگ نافرمانی کرکے [illegible]
اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے لئے آجاؤ کیسے شخص کو لحد نے کھینچا ۔ اور اے لوگو اللہ تعالیٰ کے لئے آجاؤ کیسے شخص کو زمین نے چھپایا

هم حسدوه لما لم ينالوا　　　مناقبه فقد مكروا وشاطوا

وحبس الدر فی الاصداف فخر　　　وعند الشیخ بالسجن اغتباط

ثم یقول بعد ذکر مدائحه فی الاشعار . وکانت له خبرة تامة بالرجال وجرحهم وتعدیلهم

لوگ جب اس کے مناقب نہیں پا سکتے تو اس لیے آپ سے ساتھ حسد کرتے اور مکر اور اس کے ساتھ زیادتی کی۔

موتی کو صدف میں بند ہونے پر فخر ہے ۔ اور شیخ کو جیل پر خوشی تھی ۔

پھر کافی مدح شیخ الاسلام کا اشعار میں ذکر کرتے فرماتے ہیں کہ رجال اور جرح اور تعدیل

و طبقاتهم ومعرفة بفنون الحديث و بالعالی والنازل والصحیح والسقیم مع حفظه لمتونه الذی انفرد به وهو عجیب فی استحضاره واستخراج الحجج منه والیه المنتهی فی عزوه الی الکتب الستة والمسند بحیث یصدق علیه ان یقال کل حدیث لا یعرفه ابن تیمیة فلیس بحدیث ولکن الاحاط لله غیر انه یغترف منه من بحر وغیره من الائمة یغترفون من

طبقات میں اور فنون الحدیث اور عالی ونازل اور صحیح وسقیم میں اس کو کافی معلومات تھے باوجود اس کے کہ یہ حدیث کے متون کا حافظ تھے اور متون کے استحضار اور دلائل کے استخراج میں عجیب (حافظہ) رکھتے تھے اور آپ کو انتہا تھی جب کتب ستہ (چھ) اور مسند کی طرف نسبت کرتے اور اس پر یہ قول صادق ہوتا کہ جو حدیث ابن تیمیہ نہیں پہچانتے تو وہ حدیث نہیں لیکن احاطہ تو اللہ تعالٰی کے لئے ہے سوائے اس کے کہ یہ سمندر سے چلو

العراقي (ثم يقول بعد تفصيل) وله باع طويل في معرفة مذاهب
الصحابة والتابعين. طالع التفصيل في تتمة المختصر ٢/٤٠٦ الى ٤١٢
وقال الامام محمد بن شاكر الكتبي المتوفى سنة ٧٦٤هـ الشيخ تقي الدين
ابن تيمية احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن
ابي القاسم الحراني الشيخ الامام العلامة الفقيه المفسر الحافظ
المحدث شيخ الاسلام نادرة العصر ذو التصانيف والذكاء تقي الدين
ابو العباس ابن العالم المفتي شهاب الدين ابن الامام شيخ الاسلام
مجد الدين ابي البركات...
قال الشيخ شمس الدين وصنف في فنون ولعل تواليفه تبلغ ثلاثمائة
مجلدة... وكان قوالا بالحق نهاءً عن المنكر ذا سطوة واقدام و
عدم مداراة.
طالع التفصيل في فوات الوفيات ١/٧٤ الى ٨١

بونا اور باقی ائمہ چلو ساتی سے بھر لیتے (پھر تفصیل کے بعد فرماتے تھے)
کہ مذاہب صحابہ اور تابعین میں آپ ید طولیٰ رکھتے تھے۔
مطالعہ کریں تفصیل تتمۃ المختصر ۲/۴۰۶ تا ۴۱۲
امام محمد بن شاکر کتبی متوفی ۷۶۴ھ فرماتے ہیں الشیخ تقی الدین ابن تیمیہ۔ احمد بن عبد الحلیم
بن عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم الحرانی الشیخ الامام العلامہ الفقیہ المفسر الحافظ المحدث
شیخ الاسلام نادر العصر صاحب ذکاوت اور تصانیف تقی الدین ابو العباس ابن العالم المفتی شہاب الدین
ابن الامام شیخ الاسلام مجد الدین ابی البرکات تھے۔ شیخ شمس الدین فرماتے ہیں کہ مختلف فنون میں
آپ نے تصانیف کیں ہیں۔ شاید تصانیف تین سو مجلد تک پہنچ جاتی ہیں اور حق پر دائم
اور حق بیان کرنے والے اور منکر سے منع کرنے والے قوی اور اقدام کرنے والے
تھے۔

فوات الوفیات ۱/۷۴ تا ۸۱

وقال الحافظ ابن كثير المتوفی ۷۷۴ھ - وفاة شيخ الاسلام ابی العباس تقی الدين احمد بن تيمية

قال الشيخ علم الدين البرزالی فی تاريخه - و فی ليلة الاثنين العشرين من ذی القعدة توفی الشيخ الامام العالم العلم العلامة الفقيه الزاهد العابد المجاهد القدوة شيخ الاسلام تقی الدين ابوالعباس احمد ابن شيخنا الامام المفتی شهاب الدين ..... الخ

وكان عالما باختلاف العلماء عالما بالاصول والفروع والنحو والفقه وغير ذلك من العلوم النقلية والعقلية وما قطع فی مجلس ولا تكلم معه فاضل فی فن من الفنون الا ظن ان ذلك الفن فنه ورآه عارفا به متقنا له واما الحديث فكان حامل رايته حافظا له مميزا بين صحيحه وسقيمه عارفا

حافظ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ فرماتے ہیں وفات شیخ الاسلام ابی العباس تقی الدین احمد بن تیمیہ شیخ علم الدین البرزالی تاریخ میں ذکر تے ہیں کہ ۲۲ ذوالقعدہ شیخ امام عالم علامہ فقیہ زاہد عابد مجاہد قدوہ شیخ الاسلام تقی الدین ابوالعباس احمد بن شیخنا امام مفتی شہاب الدین وفات پا گئے ہیں الخ اختلاف العلماء کو جاننے والے تھے اور اصول وفروع اور نحو اور دیگر علوم عقلیہ اور نقلیہ کو جاننے والے تھے اور کسی فن میں اس کے ساتھ کسی فاضل نے بات نہیں کی ہے مگر وہ گمان کرتا تھا کہ یہ فن اسی کا ہے اور اس کو دیکھتا ہے کہ یہ اس میں محقق ہیں اور حدیث تو اس کا فن تھا صحیح اور سقیم میں امتیاز کرنے والے

برجاله - واثنى عليه وعلى علومه وفضائله جماعة من علماء عصره

طالع التفصيل فی البداية والنهاية ١٤/١٣٢ و ١٣/٢٤١ و ٢٥٢ و ١٤/٣٦ الى ٣٩ و ١٣٥ الى ١٤١ • تفسير ابن كثير ١/٣٨ وطالع ١/٢٧١

قال الامام ابوالخير محمد بن محمد الجزری المتوفى ٨٣٣ھ فی ترجمة جد شيخ الاسلام حيث قال عبد السلام بن عبد الله بن ابی القاسم ابن تيمية ابوالبركات مجد الدين الحرانی وجد الامام الحجة تقی الدين بن تيمية

غاية النهاية فی طبقات القراء ١/٣٨٦

ے اور رجال کو جاننے والے تھے اور آپ کے علوم اور فضائل کی تعریف زمانہ کے علماء نے بیان کی ہے۔

مطالعہ کریں تفصیل البدایہ والنہایہ ۱۴/۱۳۲ اور ۱۳/۲۴۱ و ۲۵۲ و ۱۴/۳۶ تا ۳۹ و ۱۳۵ تا ۱۴۱ • تفسیر ابن کثیر ۱/۳۸ مطالعہ کریں ۱/۲۷۱

• امام ابوالخیر محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ شیخ الاسلام کے دادا کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔ عبد السلام بن عبداللہ بن ابی القاسم ابن تیمیہ ابوالبرکات مجدالدین الحرانی اور امام الحجۃ تقی الدین ابن تیمیہ کا دادا۔

غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء ۱/۳۸۶

- وقال الامام احمد بن علی المقریزی المتوفی ۸۴۵ھ ومات فی هذه السنة من الاعیان شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم.
کتاب السلوک لمعرفة دول الملوک ۲/۳۰۴ الجزء الثانی من القسم الاول

- قال الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ. احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام. ولد فی عاشر ربیع الاول سنة ۶۶۱ وتحول به ابوه من حران سنة ۶۷ فسمع من عبد الدائم ... ونظر فی الرجال والعلل وتفقه وتمهر وتقدم وصنف ودرس وانتهی

- امام احمد بن علی مقریزی متوفی ۸۴۵ھ فرماتے ہیں اس سن میں علماء سے شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم کی وفات ہوگئی ہے۔
کتاب السلوک لمعرفۃ دول الملوک ۲/۳۰۴ جزء دوم از قسم اول

- حافظ عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں۔ احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام کی ولادت ۱۰ ربیع الاول ۶۶۱ھ میں ہوئی تھی اور اس کے والد صاحب حران سے ۶۷ھ میں لے گئے۔ امام عبد الدائم ..... سے سنا۔ اور رجال اور علل کا مطالعہ کیا اور فقاہت اور مہارت

وفاق الاقران وصار عجبا فی سرعة الاستحضار و قوة الجنان و
والتوسع فی المنقول و المعقول والاطالة والاطلاع على مذاهب السلف
والخلف (ثم ذکر الحافظ المحن و التکالیف اللتی وصلت له من الناس و
سجنوه و اذوه بکل اذاء رضی الله عنه ثم یقول) قال الذهبی ماملخصه
کان یقضی منه العجب اذا ذکر مسألة من مسائل الخلوف واستدل
ورجع وکان بحق له الاجتهاد ولاجتماع شروطه فیه.
طالع التفصیل فی الدرر الکامنة ١/١٤٤ الی ١٦٠ .

• وقال الامام یوسف بن تعزی المتوفی ٨٧٤ھ فیمار سنة ثمان وعشرین
وسبعمائة) توفی شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبدالحلیم۔
۔ وکان امام عصره بلا مدافعة

تقدم حاصل کی اور تصنیف اور تدریس اور افتاء کرتے تھے اور زمانہ کے لوگوں
پر فوقیت حاصل کی اور سرعت استحضار مسائل میں عجیب تھے اور منقولات و معقولات
میں وسیع النظر تھے اور مذاہب سلف و خلف سے خبردار تھے پھر حافظ عسقلانی وہ جملے
تکالیف ذکر کیں ہیں جو آپ کو لوگوں سے پہنچی ہیں اور آپ کو جیل میں ڈالا اور ہر قسم تکلیف آپ
کو دی ہے ۔ پھر فرماتے ہیں کہ ذہبیؒ نے فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:
اور اس سے تعجب یہ تھا کہ جب مسائل اختلافی سے کوئی مسئلہ ذکر کرتا تو استدلال
پیش کرتا اور ترجیح دیتا اور اس میں اجتہاد کے شرائط موجود تھے تو یہ اجتہاد کا مستحق
تھا۔ مطالعہ کریں۔ الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۴ تا ۱۶۰

• امام یوسف بن تعزی متوفی ۸۷۴ھ فرماتے ہیں کہ سنہ ۷۲۸ھ میں شیخ الاسلام تقی الدین
ابو العباس احمد بن عبدالحلیم کی وفات ہوگئی ہے اور یہ اپنے زمانے کے فقہ اور حدیث
اور اصول اور نحو اور لغت میں بلاشک امام تھے ۔

فی الفقه والحدیث والاصول والنحو واللغة وله عدة مصنفات
مفیدة یضیق هذا المحل عن ذکر شئ منها اثنی علیه جماعة من
العلماء مثل الشیخ تقی الدین بن دقیق العید والقاضی شهاب الدین
الجوینی والقاضی شهاب الدین ابن النحاس وقال القاضی کمال الدین
ابن ملکانی المقدم ذکره اجتمعت فیه شروط الاجتهاد علی وجهها.
طالع التفصیل فی النجوم الزاهرة ۹/ ۲۷۱ و ۲۷۲

اور اس کی کئی تصانیف مفید ہیں یہ محل گنجائش نہیں رکھتا۔ علماء کی جماعت نے اس کی صفت بیان کی ہے۔
جیسا کہ شیخ تقی الدین بن دقیق العید اور قاضی شہاب الدین الجوینی اور قاضی شہاب الدین ابن النحاس
اور قاضی کمال الدین الزملکانی فرماتے ہیں کہ اس میں اجتہاد کے شرائط موجود تھیں۔
تفصیل مطالعہ کریں النجوم الزاہرة ۹/ ۲۷۱ و ۲۷۲

قال الامام ابن العابدين المتوفی ١٢٥٢ھ رأیت فی حاشیة المنتهی للعلامة الشیخ محمد الخلوتی الحنبلی نقلا عن خاتمة المجتهدین شیخ الاسلام تقی الدین رطالع مجموعة رسائل ابن عابدین ١/١٧٥

• وقال فی مقام اخر. عمدة الحنابلة شیخ الاسلام ابن تیمیة..... ١/٣٣١

• طالع ١/٣١٥ و ٣٢٣، ٣٤٠ و ٣٤٢ و ٣٦٤

• طالع لشذرات الذهب ٦/٨٠ الی ٨٦ • البدالطالع ١/٦٣ الی ٧٢

• کشف الظنون ١/٢٢٠، ٢٦٠، ٢٦١، ٢٧٧، ٣٧٩، ٤٨٧، ٧٣٠، ٧٥٧، ٨٨٧، ٢/١٠١١، ١٠٦٩، ١٠٧٨، ١١٥٧، ١٥٠٦، ١٩٥٧

• ایضاح المکنون ١/٢٣، ٢٦، ٩٧، ٢٠٤، ٢٣٣، ٢٥٤، ٢٦٦، ٣٠٦، ٣٢٢، ٣٤٣

٢/١٨٧، ٣٥٨، ٤٠٩، ٥٠٣، ٥٨٥

• الاعلام للزرکلی ١/١٤٠ وسیجیٔ تفصیل ترجمته انشاء الله مفصلة فی تالیفی الصارم المبکی علی من یعاون السبکی

• امام ابن عابدین المتوفی ١٢٥٢ھ کہ علامہ شیخ محمد خلوتی حنبلی کے حاشیہ المنتہی میں دیکھا کہ خاتمۃ المجتہدین شیخ الاسلام تقی الدین سے نقل کیا ہے۔

مطالعہ کریں مجموعہ رسائل ابن عابدین ١/١٧٥

• اور دوسری جگہ میں فرماتے ہیں۔ عمدۃ الحنابلۃ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ١/٣٣١

• مطالعہ کریں شذرات الذہب ٦/٨٠ تا ٨٦ • البدر الطالع ١/٦٣ تا ٧٢

نوٹ) مندرجہ بالا حوالجات بغرض ترجمہ دیکھ لیں۔

تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ میری تالیف الصارم المبکی علی من یعاون السبکی میں آجائے گی۔

بل کان ھو صلی اللہ علیہ وسلم لا یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی
ثلاث عشرۃ رکعۃ لکن کان یطیل الرکعات فلما جمعہم عمر علی ابی بن کعب
کان یصلی بہم عشرین رکعۃ ثم یوتر بثلاث وکان یخفف القراءۃ
بقدر ما زاد من الرکعات (ثم یقول) والافضل یختلف باختلاف
المصلین فان کان فیہم احتمال لطول القیام فالقیام بعشر رکعات و
ثلاث بعدھا کما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی لنفسہ
فی رمضان وغیرہ وھو الافضل وان کان لا یحتملونہ فالقیام بعشرین
ھو الافضل وھو الذی یعمل بہ اکثر المسلمین فانہ وسط
بین العشر والاربعین[1]

---

[1] مجموع فتاویٰ ۲۲/۲۷۲

بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور بغیر رمضان تیرہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے لیکن رکعات
لمبی پڑھا کرتے تھے اور جب عمرؓ نے اُبی بن کعبؓ پر جمع کیا تو وہ ان کو بیس تراویح پھر تین رکعات وتر پڑھاتے
تھے۔ اور قراءت میں تخفیف کرتے ستھے (پھر فرماتے ہیں) بہتر یہ ہے کہ اس کا دار و مدار نماز پڑھنے
والوں پر ہے۔ اگر وہ لمبا کھڑا ہونا برداشت کر سکتے ہیں تو پھر دس رکعات اور تین اس کے بعد جیسا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں اپنے لیے کیا کرتے تھے۔ اگر لمبا کھڑا ہونا برداشت
نہیں کر سکتے تو بیس رکعات پڑھنا افضل بہتر ہے۔ اور یہ وہ طریقہ ہے جس پر اکثر مسلمانوں نے عمل کیا ہے
کیونکہ یہ دس اور چالیس کے درمیان میں ہے جیسا کہ مجموعۃ فتاویٰ ۲۲/۲۷۲

وقال شیخ الاسلام ... وقیام اللیل فی رمضان وغیرہ انمایکون بعد العشاء وقد جاء مصرحًا بہ فی السنن انہ لما صلی بہم قیام رمضان صلی بعد العشاء وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیامہ باللیل ھو وترہ یصلی باللیل فی رمضان وغیر رمضان احدی عشرۃ رکعۃ اوثلٰث عشرۃ رکعۃ لکن کان یصلیہما (طوالاً) فلما کان ذلک یشق علی الناس قام بہم ابی بن کعب فی زمن عمر بن الخطاب عشرین رکعۃ ویوتر بعدہا ویخفف فیہا القیام فکان تضعیف العدد عوضًا عن طول القیام [1]

[1] مجموع فتاوٰی ۲۳/۱۲۰

اور شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ قیام اللیل رمضان اور غیر رمضان میں عشاء کے بعد ہے اور یہ سنن میں آیا ہے کہ آپ جب قیام رمضان فرماتے تو عشاء کے بعد فرماتے .... اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات یا تیرہ رکعات پڑھتے تھے لیکن لمبی رکعات پڑھتے تھے اور جب لوگوں پر یہ بوجھ ہوگیا تو عمر بن الخطابؓ کے زمانہ میں ابی بن کعبؓ نے بیس رکعات کا قیام شروع کیا اور اس کے بعد وتر کر لیتے اور ہلکا قیام کرتے تو شمار کا دوگنا لمبا کھڑا ہونے سے عوض ہوگیا ۔ جیسا کہ مجموع فتاویٰ ۲۳/۱۲۰ میں ہے

• وقال شیخ الاسلام ... عن ابی عبد الرحمٰن السلمی[1] ان علیاً دعا القراء فی رمضان فامر رجلاً منهم یصلی بالناس عشرین رکعة وکان علی یوتر بهم[2]

---

[1] قال الامام ابن حبان ... ابو عبد الرحمٰن السلمی من قراء القران واهل الورع فی السر والاعلان مات سنة اربع وسبعین مشاهیر علماء الامصار ۱۰۲ رقم ۴۵۲

• قال الحافظ العجلی - عبد اللہ بن حبیب ابی عبد الرحمٰن السلمی المقری تابعی ثقة تاریخ الثقات ۲۵۳ رقم ۷۹۳

---

[2] منهاج السنة النبویة ۴/۲۲۴ • طالع السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ و ۴۹۷ • المنتقیٰ من منهاج الاعتدال ۵۴۲ للذهبی

• شیخ الاسلام فرماتے ہیں، ابو عبد الرحمٰن سلمی[1] سے روایت ہے کہ علی نے رمضان میں قاریوں کو بلایا ان میں سے ایک آدمی کو امر فرمایا کہ ان کو بیس تراویح پڑھائیں اور علی ان کو وتر پڑھاتے تھے۔ منہاج السنۃ ۴/۲۲۴ اور سنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ و ۴۹۷ • المنتقیٰ ۵۴۲ میں ہے۔

[1] امام ابن حبان فرماتے ہیں ابو عبد الرحمٰن السلمی قرآن کریم کے قاریوں میں سے تھے اور سراً و علانیۃً پرہیزگار تھے اور ۷۴ھ میں اس کی وفات ہو گئی ہے۔ مشاہیر علماء الامصار ۱۰۲ رقم ۴۵۲

قال الحافظ الذهبی ... ابوعبدالرحمن السلمی مقرئ الکوفة الامام العلم عبد الله
ابن حبیب ..... من اولاد الصحابة مولده فی حیات النبی صلی الله علیه وسلم
وقد کان ثبتا فی القراءة والحدیث حدیثه مخرج فی الکتب الستة
طالع سیر اعلام النبلاء ٤ / ٢٦٧ الی ٢٧٢ • تذکرة الحفاظ / ٥٩
قال الامام ابن سعد ..... وکان ثقة کثیر الحدیث .... الطبقات الکبری ٦ / ١٧٢
الی ١٧٥
طالع تهذیب الکمال ٦٢٨ • العقد الثمین ٨ / ٦٦ • غایة النهایة ١ / ٤١٣
تهذیب التهذیب ٥ / ١٨٣ ، ١٨٤ • التقریب ١٧٠ • التاریخ الکبیر ٥ / ٧٢
حلیة الاولیاء ٤ / ١٩١ • تاریخ بغداد ٩ / ٤٣٠ • المعرفة والتاریخ ٢ / ٥٨٩ • الجرح و
التعدیل ٥ / ٣٧ • البدایة والنهایة ٩ / ٧ • خلاصة تذهیب الکمال ١٩٤
• المعارف لابن قتیبة

حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابو عبدالرحمان السلمی کوفہ کا قاری امام علم عبداللہ بن حبیب اولاد صحابہ سے تھے اور اس کی پیدائش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہوئی تھی اور قرات اور حدیث میں ثبت تھے اور اس کی حدیثیں کتب ستہ میں ہیں ۔
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۴ / ۲۶۷ تا ۲۷۲ • تذکرۃ الحفاظ ا / ۵۹
امام ابن سعد فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ کثیر الحدیث ہیں الطبقات الکبری ۶ / ۱۷۲ تا ۱۷۵
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں ترجمہ مطالعہ کریں ۔

(٣) قال الامام شمس الدين بن مفلح المتوفى ٧٦٣ھ وتسن التراويح في رمضان عشرون ركعة

ك قال الحافظ ابن كثيرؒ... وفي ثاني رجب توفي القاضي الامام العالم شمس الدين ابن مفلح المقدسي الحنبليؒ... وكان بارعا فاضلا متقنا في علوم كثيرة ولا سيما علم الفروع كان غاية في نقل مذهب الامام احمد وجمع مصنفات كثيرة منها كتاب المقنع نحو من ثلاثين مجلدا كما اخبرني بذلك عنه قاضي القضاة جمال الدين ... ملخ البداية والنهاية ١٤/٢٩٤

• قال الحافظ ابن حجر العسقلانيؒ. محمد بن مفلح بن محمد الفقيه الحنبلي شمس الدينؒ ...... واشتغل في الفقه وبرع فيه الى الغاية وصنف الفروع في مجلدين اجاد فيه الى الغاية

---

٣ امام شمس الدین بن مفلح متوفی ٧٦٣ھ فرماتے ہیں تراویح ماہ رمضان میں بیس رکعات سنت ہیں

ك حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ دو رجب میں قاضی امام عالم شمس الدین بن مفلح مقدسی حنبلی کی وفات ہو گئی ہے اور یہ بلند اور فاضل بہت سے علوم میں متقن تھے خاص کر علم الفروع میں امام احمدؒ کے مذہب کے نقل کرنے میں انتہا کو پہنچے تھے اور بہت سی تصانیف جمع کیں ہیں۔ ان میں کتاب المقنع تیس جلد میں ہے جیسا کہ مجھے قاضی القضاۃ جمال الدین نے اس کے ساتھ خبر دی ہے۔ مطالعہ کریں البدایۃ والنہایۃ ١٤/٢٩٤

• حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن مفلح بن محمد فقیہ حنبلی شمس الدین تھے اور فقہ میں مشغول تھے اور نہایت کو اس میں پہنچے اور فروع دو جلدیں لکھے اور کھرا ہونے میں انتہا کو پہنچے

(ثم ذكر ما قال الحافظ ابن كثير......)

الدرر الكامنة ٤/ ٢٦١، ٢٦٢

قال الامام ابن العماد (سنة ثلاث وستين وسبعمائة) وفيها توفي[1] قاضي القضاة شمس الدين ابو عبدالله محمد بن مفلح بن محمد الحنبلي الشيخ الامام العلامة وحيد دهره وفريد عصره شيخ الاسلام واحد ائمة الاعلام... وكان آية وغاية في نقل مذهب الامام احمد رضي الله عنه

(پھر حافظ ابن کثیرؒ کی بات کو ذکر کیا ہے) الدرر الکامنة ۴/ ۲۶۱ و ۲۶۲

امام ابن العماد فرماتے ہیں (سن ۷۶۳ھ) میں قاضی القضاة شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن مفلح ابن محمد حنبلی شیخ امام علامہ زمانہ میں یکتا شیخ الاسلام اور بڑے علماء میں ایک تھے کی وفات ہوگئی۔ اور مذہب امام احمدؒ سے نقل میں نہایت کو پہنچے تھے

۷ ست وثلاثون سنه

وقال عنه ابو البقاء السبکی مارأت عینای احداً افقه منه وکان ذاحظ من زهد وتعفف وصیانة دورع ودین متین. وذکره الذهبی فی المعجم فقال شاب عالم له عمل ونظر فی رجال السنن ناظرو ... کتب وتقدم... طالع شذرات الذهب ۶/ ۱۹۹

- النجوم الزاهرة ۱۱/ ۱۶ • کشف الظنون ۱/ ۴۲ و ۲/ ۱۲۵۶
- ایضاح المکنون ۲/ ۳۷۸ • هدیة العارفین ۲/ ۱۶۲
- احاز فی المعجم علی الدارس ۲/ ۴۳ • د القلائد الجوهریة ۱/ ۱۶۱

ل کتاب الفروع ۱/ ۵۴۶ اور نہ ۶ ۳ رکعات جیسا کہ کتاب الفروع ۱/ ۵۴۶ میں ہے

اور اس سے ابو البقاء السبکی نے روایت کی ہے کہ اس سے زیادہ فقیہ میں نے نہیں دیکھا ہے اور یہ زاھد اور پرہیزگار اور دین متین والے تھے اور ذہبی نے معجم میں ذکر کیا ہے کہ جوان عالم تھے اور رجال سنن میں اس کی نظر تھی
شذرات الذہب ۶/ ۱۹۹ مطالعہ کریں۔

نوٹ: مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

(٤) قال الامام ابو اسحاق ابن مفلح المتوفى ٨٨٤ھ رحمه الله وهى عشرون ركعة فى قول اكثر العلماء وقد روى مالك عن يزيد بن رومان كان الناس يقومون فى

(٥) قال الامام السخاوى ... ابراهيم بن محمد بن عبد الله بن محمد بن مفلح ... وبرع فى الفقه واصوله وانتفع به الفضلاء وكتب على المقنع شرحا ... وكان فقيها اصوليا طلقا فصيحا ذا رياسة ووجاهة وشكالة فردا بين رفقائه ومحاسنه كثيرة الضوء اللامع ١/١٥٢

(٦) قال الامام ابن العماد رسنة اربع وثمانين وثمانمائة) فيها توفى اقضى القضاة برهان الدين ابو اسحاق ابراهيم بن محمد بن عبد الله بن مفلح الحنبلى الشيخ الامام الحبر الهمام العلامة القدوة الحافظ المجتهد الائمة شيخ الاسلام سيد العلماء والحكام

---

(٤) امام ابو اسحاق بن مفلح متوفى ٨٨٤ھ رحمه الله فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کے نزدیک یہ بیس رکعات ہیں اور امام مالک نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ لوگ (صحابہؓ) زمانہ عمرؓ میں ماہ رمضان میں ۲۳ رکعات پڑھتے تھے جیسا کہ المبدع فی شرح المقنع ۲/۱۷ میں لکھا ہے۔

---

(٥) امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن محمد مفلح ... فقہ اور اصول میں ماہر تھے اور اس سے فضلاء نے فائدہ حاصل کیا ہے اور مقنع کی شرح لکھی ہے۔ اور یہ فقیہ اصولی فصیح اور ریاست اور وقار والے رفقاء میں تھے اور اس کے محاسن زیادہ ہیں الضوء اللامع ١/١٥٢

(٦) امام ابن العماد فرماتے ہیں کہ ۸۸۴ھ میں قاضی القضاۃ برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن مفلح حنبلی شیخ امام حبر علامہ قدوہ حافظ مجتہد شیخ الاسلام سید العلماء اور سید الحکام،

زمن عمر رضی الله عنه فی رمضان بثلاث وعشرین رکعة. سلہ

ذو الدین المتین والورع ... متقین شیخ العصر... طالع التفصیل فی شذرات الذھب ۷/ ۲۳۸ و ۲۲۹

- ایضاح المکنون ۱/ ۳ و ۲/ ۵۴۹
- اھال فی المعجم علی الدارس ۲/ ۵۹ • معجم المصنفین ٤/ ۲۷۳

سلہ المبدع فی شرح المقنع ۲/ ۱۷

صاحبِ دینِ متین اور پرہیزگار شیخ العصر کی وفات ہوگئی ہے۔
مطالعہ کریں شذرات الذہب ۷/ ۲۳۸

- ایضاح المکنون ۱/ ۳ و ۲/ ۷۴۹
- معجم المؤلفین علی الدارس ۲/ ۵۹ اور معجم المصنفین ۴/ ۲۷۳ پر حوالہ دیا ہے۔

٤ قال شیخ الاسلام علاء الدین علی بن سلیمان المرداوی الحنبلی المتوفی ۸۸۵ھ
قوله ..... ثم التراویح یعنی انها سنة وهذا المذهب وعلیه الاصحاب وقطع به اکثرهم

---

۵ قال الامام السخاویؒ - علی بن سلیمان بن احمد الدمشقی الحنبلی. وکان فقیها حافظا لفروع المذهب شارکا فی الاصول بارعا فی الکتابة بالنسبة الی غیرها متفنناً فی المناظرة والمباحثة ووفور الذکاء ...
طالع الضوء اللامع ۵ /۲۲۵ الی ۲۲۸

• قال الامام ابن العماد (سنة خمس وثمانین وثمانمائة) وفیها (توفی) علاء الدین ابو الحسن علی بن سلیمان الشیخ الامام العلامة المحقق،

• شیخ الاسلام علاء الدین علی بن سلیمان المرداوی الحنبلی المتوفی فرماتے ہیں ..... یہ قول اس کا کہ تراویح، یہ سنت ہیں اور اس پر اصحاب الحنابلہ ہیں اور اکثر نے اس پر یقین کیا ہے ۔ اور بعض واجب کہتے ہیں ... یہ قول کہ بیس رکعات ہیں اسی پہ اکثر اصحاب حنابلہ ہیں جیسا کہ الانصاف ۲ /۱۸۰ میں ہے

• امام سخاویؒ فرماتے ہیں ۔ علی بن سلیمان بن احمد الدمشقی الحنبلی یہ فقیہ فروع مذہب کے حافظ تھے اور اوروں کی نسبت یہ کتابت میں بلند تھے ۔ مطالعہ کریں الضوء اللامع ۵ /۲۲۵ تا ۲۲۸
• امام ابن العمادؒ فرماتے ہیں کہ ۸۸۵ھ میں علاء الدین ابو الحسن علی بن سلیمان شیخ امام علامہ محقق زمانہ کا

.. و قيل بوجوبها تو‍له وهي عشرون ركعة هكذا قال اكثر الاصحاب[1]

اعجوبة الدهر شيخ المذهب وامامه و مصححه و منقحه بل شيخ الاسلام على الاطلاق و محرر العلوم بالاتفاق ..... وانتهت اليه رياسة المذهب وصار قوله حجة في المذهب يعول عليه في الفتوى والاحكام في جميع مملكة الاسلام
طالع شذرات الذهب ٧/٣٤٠ و ٣٤١
البدر الطالع ١/٤٦٦ ٥ كشف الظنون ١/٢٥٧ ٥ ايضاح المكنون ١/١٣٤، ٢٣
٢/٤٥٠ و ٥٩٤ ٥ هدية العارفين ١/٧٣٦

[1] الانصاف في معرفة الراجح من الخلاف ٢/١٨٠

اعجوبۂ شیخ المذہب اور امام اور مصحح بلکہ یہ شیخ الاسلام علی الاطلاق اور محرر العلوم بالاتفاق تھے کی وفات ہوگئی ہے اور اس پہ ریاست مذہب کی انتہا رہے اور اس کا قول مذہب میں حجت ہے اور فتوی اور احکام میں اس پر اعتماد ہے ممالک اسلامیہ میں،
مطالعہ کریں شذرات الذھب ۷/۳۴۰، ۳۴۱۔

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں ۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

(٧) قال الفقیه ابو بکر مرعی بن یوسف المتوفی ۱۰۳۳ھ وھی عشرون رکعۃ[2]

---

[1] قال الامام المحبی - مرعی بن یوسف بن ابی بکر - احد اکابر علماء الحنابلۃ بمصر کان اماماً محدثاً فقیھاً ذا اطلاع واسع علی نقول الفقہ و دقائق الحدیث ومعرفۃ تامۃ بالعلوم المتداولۃ - طالع خلاصۃ الاثر ۳۵۸/۴ الی ۳۶۱

• وقال الزرکلی مرعی بن یوسف - الحنبلی مؤرخ ادیب من کبار الفقہاء الاعلام ۸۸/۸

[2] غایۃ المنتھی مع مطالب اولی النھی ۶۵۳/۱

---

(۷) فقیہ ابوبکر مرعی بن یوسف متوفی ۱۰۳۳ھ فرماتے ہیں کہ یہ تراویح بیس رکعات ہیں جیسا کہ غایۃ المنتھی مع مطالب اولی النھی ۶۵۳/۱ میں ہے

[1] امام محبی فرماتے ہیں کہ مرعی بن یوسف بن ابی بکر مصر میں اکابر علماء حنابلہ سے تھے اور یہ امام اور محدث فقہ اور دقائق الحدیث میں وسیع اطلاع رکھتے تھے اور علوم متداولہ میں معرفت تامہ رکھتے تھے۔ مطالعہ کریں خلاصۃ الاثر ۳۵۸/۴ تا ۳۶۱ د

• زرکلی فرماتے ہیں کہ مرعی بن یوسف حنبلی مؤرخ ادیب اکابر فقہاء سے تھے جیسا کہ اعلام ۸۸/۸ میں ہے۔

۷) قال الامام منصور بن يونس المتوفى ١٠٥١ھ والتراويح وهي عشرون ركعة برمضان في جماعة لحديث ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في شهر رمضان عشرين ركعة رواه ابوبكر بن عبد العزيز في الشافي باسناده (ثم ذكر حديث يزيد بن رومان) ؎

؎ قال الامام المحبي منصور بن يونس بن صلاح الدين الحنبلي شيخ الحنابلة بمصر وخاتمة علمائهم... كان عالماً عاملاً ورعاً متبحراً في العلوم الدينية صارفاً اوقاته في تحرير المسائل الفقهية..

طالع التفصيل في خلاصة الاثر ٤/٢٦ ٥ الاعلام ٨/٢٤٩ للزركلي

- هدية العارفين ٢/٤٧٦ ٥ ايضاح المكنون ١/٦٠٧ ٥ ٢/١٢٢، ١٢٥٣، ١١١
- احال في المعجم على فهرست الخديوية ٣/٢٩٤ ٥ الكشاف ٩٢، ٩٤ /
- فهرس الازهرية ٢/٦٣٩، ٦٤٠/٢، ٦٤٢، ٦٤٤، ٦٥١

---

۷) امام منصور بن یونس متوفی ۱۰۵۱ھ فرماتے ہیں کہ رمضان میں تراویح بیس رکعات جماعت کے ساتھ ہیں اس لیے کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے

؎ شرح منتهى الارادات ١/٢٣١

ابوبکر بن عبدالعزیز نے یہ حدیث شافی میں ذکر کی ہے (پھر اسی حدیث یزید بن رومان کا ذکر کیا ہے) جیساکہ شرح منتہی الارادات ۱/۲۳۱ میں ہے

؎ امام محبی فرماتے ہیں کہ منصور بن یونس شیخ الحنابلہ اور مصر کے علماء کا خاتمہ تھے اور یہ عالم عامل پرہیزگار اور علوم دینیہ میں بحر اور سند تھے اور اپنا وقت مسائل فقہیہ میں صرف کرتے تھے۔

مطالعہ کریں خلاصۃ الاثر ۴/۲۶

(نوٹ) منسجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قال الشارح مصطفیٰ بن سعد المتوفیٰ ۱۲۴۳ھ ما روی مالک عن یزید بن رومان کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلاث وعشرین رکعة وروی ابوبکر بن عبد العزیز فی کتابه الشافی عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی فی شهر رمضان عشرین رکعة

قال الزرکلی: مصطفیٰ بن سعد بن عبده السیوطی شهرة - کان مفتی الحنابلة بدمشق.. وتفقه واشتهر وولی فتوی الحنابلة سنة ۱۲۱۲ وتوفی بدمشق.

الاعلام ۸/۱۳۵

مطالب اولی النهی فی شرح غایة المنتهی ۱/۵۶۳، اعلم انه قد ذکر بعض الحنابلة هذه الروایة (ای روایة ابن عباس) باسناد آخر کما قالوا رواه ابوبکر بن عبد العزیز فی کتابه الشافی -

فالروایة المذکورة فی البیهقی وان کانت ضعیفة لکنها مؤیدة بعمل الخلفاء الراشدین والصحابة والتابعین وکذلک مؤیدة بهذه الروایة فیصح منها الاحتجاج فتدبر

شارح مصطفیٰ بن سعد متوفیٰ ۱۲۴۳ھ فرماتے ہیں کہ امام مالک نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ لوگ (صحابہؓ) عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۲۳ رکعات (مع وتر) پڑھتے تھے اور ابوبکر بن عبد العزیز نے اپنی کتاب الشافی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ذکر کی ہے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں بیس تراویح پڑھتے تھے

زرکلی فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ بن سعد بن عبدہ جو سیوطی سے مشہور تھے دمشق میں حنابلہ کے مفتی تھے اور فقاہت حاصل کی اور مشہور ہو گئے اور ۱۲۱۲ھ میں فتویٰ کا کام شروع کیا اور دمشق میں وفات پائی۔

مطالعہ کریں الاعلام ۸/۱۳۵

بعض حنابلہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ذکر کی ہے دوسری اسناد کے ساتھ جیسا کہ ابوبکر بن عبد العزیز نے کتاب شافی میں ذکر کیا ہے۔

بیہقی کی روایت اگرچہ کمزور ہے لیکن خلفاء راشدین اور صحابہؓ اور تابعینؒ کے عمل کے ساتھ مؤید ہے اسی طرح اس روایت کے ساتھ مؤید ہے تو اس سے احتجاج صحیح ہے۔

۹) قال شیخ الاسلام محمد بن عبد الوهاب المتوفی سنہ ۱۲۰۶ھ صلوٰۃ التراویح سنۃ مؤکدۃ سنہا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی عمرؓ لانہ جمع الناس علی ابی بن کعب والمختار عند احمد عشرون رکعۃ وبہ قال الشافعیؒ ثم قال ان عمر جمع الناس علی اُبی کان یصلی بہم عشرین رکعۃ ۞

لہ قال العلامۃ الزرکلی ۔ محمد بن عبد الوھاب بن سلیمان ... داعیا الی التوحید الخالص ونبذ البدع وتحطیم ما علق بالاسلام من اوہام۔

طالع الاعلام ۷/ ۱۳۷ و ۱۳۸

- طالع ھدیۃ العارفین ۲/ ۳۵ • ایضاح المکنون ۱/ ۳۰۷ و ۲/ ۲۷۳ و ۳٤۲
- مختصر طبقات الحنابلہ ۱۳۷ الی ۱٤۰ • احال فی المبھم علی المسلک الاذفر ۱۱۱ الی ۱۲۱
- المجد دون فی الاسلام ٤۳۷، ٤٤۱ • تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ ۳/ ۲۳۰
- معجم المطبوعات ۱٦۹ • الکتاف ۲۲۲/ ۲٦۰، ۲٦۱

لہ مؤلفات شیخ الاسلام محمد بن عبد الوھاب ۱۵۷

- شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب متوفی سنہ ۱۲۰٦ھ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ تراویح سُنّت مؤکدہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیں ہیں ۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعبؓ پر صحابہ کرامؓ کو جمع کیا ۔ اور امام احمدؒ کے نزدیک مختار بیس رکعات تراویح ہیں اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے (پھر فرماتے ہیں کہ عمرؓ نے لوگوں کو اُبیؓ پر جمع کیا اور وہ ان (صحابہؓ) کو بیس تراویح پڑھاتے تھے جیسا کہ مؤلفات شیخ الاسلام ۱۵۷ میں ہے ۔
- علامہ زرکلی فرماتے ہیں ، محمد بن عبد الوھاب بن سلیمان توحید خالص کا داعی تھا اور بدعات کو پھینکنے والے اور اسلام کے ساتھ جو اوہام معلق تھے ان کو ختم کرنے والے تھے ۔

مطالعہ کریں الاعلام ۷/ ۱۳۷ و ۱۳۸

دیگر ملے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں ۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

ه قال الإمام سليمان بن الإمام عبد الله بن شيخ الإسلام محمد بن عبد الوهاب المتوفى ١٢٣٣ھ وله وهي عشرون ركعة أي في قول أكثر العلماء روى مالك عن يزيد بن رومان كان الناس يقومون في زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرين ركعة ه

ه قال العلامة الزركلي - سليمان بن عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب فقيه من أهل نجد من حفدة الشيخ محمد بن عبد الوهاب كان بارعاً في التفسير والحديث والفقه ، ومشى به بعض المنافقين الى ابراهيم باشا بن محمد بن علي بعد دخوله الدرعية واستدعي شديداً عليهما فحضر الى ابراهيم وأظهر بين يديه الات اللهو والمنكر إغاظة له ثم أخرجه الى المقبرة وأمر العساكر ان يطلقوا عليه الرصاص جميعا فمزقوا جسمه . له تيسير العزيز في شرح كتاب التوحيد والأصل من تأليف جده ولم يتمه . طالع الأعلام ٣/١٩٢
ه طالع هدية العارفين ١/٤٠٨ ه ايضاح المكنون ١/٣٣٨ ، ٣٤٢

ه هامش المقنع ١/١٨٧

ه امام سلیمان بن امام عبداللہ بن شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب متوفی ۱۲۳۳ھ فرماتے ہیں کہ تراویح اکثر علماء کے نزدیک بیس رکعات ہیں ، امام مالکؒ نے یزید بن رومانؒ سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام ، ماہِ رمضان میں ۲۳ رکعات (تراویح) پڑھتے تھے جیسا کہ ہامش المقنع ۱/۱۸۷ میں ہے
ه علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں سلیمان بن عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجد سے ہیں اور شیخ محمد بن عبدالوہاب کے نواسے تھے اور تفسیر و حدیث اور فقہ میں بلند پایہ رکھتے تھے اور منافقین کے بغض کی وجہ سے ابراہیم بن محمد ابن علی باشا کو شیطانی اور چغلی کی ہے جبکہ یہ درعیہ میں داخل ہوگیا اور ابراہیم بادشاہ نے اس کو حاضر کیا اور اس کے سامنے اس پر غصہ کرتے ہوئے آلات لہو اور منکرات ظاہر کئے پھر مقبرہ کو نکال دیا .
اور فوج کو حکم دیا کہ تمام آپ کو گولیوں کے ساتھ ماریں تو آپ کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اس کی شرح کتاب التوحید میں تیسیر العزیز ہے اور یہ اصل میں اس کے دادا کی تصنیف ہے اور اسے مکمل نہ کر سکے۔
مطالعہ کریں الاعلام ۳/۱۹۲ ، ہدیۃ العارفین ۱/۴۰۸ ، ایضاح المکنون ۱/۳۳۸ و ۳۴۲

الفصل الثالث

في بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند المالكية رحمهم الله تعالى

قال شيخ الاسلام الحافظ ابن عبد البر النمري[1] المتوفى ٤٦٣ھ[2] وقيام رمضان سنة

---

[1] قال الامام السمعاني ... النمر بفتح النون والميم وفي آخرها الراء هذه النسبة الى النمر بن قاسط.

طالع الانساب ١٣/١٧٩ و اللباب ٣/٣٢٦

[2] قال الحافظ الذهبي ... ابن عبد البر الامام العلامة حافظ المغرب شيخ الاسلام ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر المالكي صاحب التصانيف الفائقة. قال الحميدي. ابو عمر فقيه مكثر عالم بالقراءات وبالخلاف وبعلوم الحديث والرجال قديم السماع يميل في الفقه الى اقوال الشافعي.

طالع التفصيل في سير اعلام النبلاء ١٨/١٥٣ الى ١٦٣ • تذكرة الحفاظ ٣/١١١٨ الى ...

- المشتبه ١/١١٢ • دول الاسلام ١/٢٧٢ • جمهرة انساب العرب ٣٠٢
- جذوة المقتبس ٣٣٩ • ترتيب المدارك ٤/٨٠٨ • وفيات الاعيان ٧/٦٦

فصل سوم تراویح کے بیان میں ہے کہ مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیس رکعات ہیں۔

- شیخ الاسلام حافظ ابن عبد البر النمری[1] المتوفی ٤٦٣ھ فرماتے ہیں کہ قیام رمضان سنت ہے۔

- امام سمعانی فرماتے ہیں۔ النمر نون اور میم کے فتح کے ساتھ ہے اور آخر میں راء ہے اور یہ نسبت نمر بن قاسط کی طرف ہے ... مطالعہ کریں الانساب ١٣/١٧٩ • اللباب ٣/٣٢٦
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ ابن عبد البر امام حافظ مغرب علامہ شیخ الاسلام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد ابن عبد البر المالکی بلند کتابوں کا مصنف تھے۔ حمیدی فرماتے ہیں۔ ابو عمر فقیہ اور قرات اور علوم الحدیث اور رجال کا عالم تھے۔ فقہ میں امام شافعی کے اقوال کی طرف مائل تھے۔

تفصیل مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ١٨/١٥٣ تا ١٦٣

Scanned by PDFer

ربان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ابتدأها ثم تركها خشية ان تفترض
على أمته وسنّها عمر رضي الله عنه بمحضر من الصحابة رضي الله عنهم فلم ينكر
عليه احد واجمعوا على العمل بها لقوله عليه الصلوٰة والسلام عليكم بسنتي و

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی ابتدا کی ہے پھر اس کو اس لیے چھوڑ دیا کہ ایسا نہ ہو کہ امت پر
فرض ہو جائے پھر اس سنت کو عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کی موجودگی میں جاری کیا اور کسی نے اس سے انکار
نہ کیا اس پر عمل کرنے پر اجماع کیا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور

سُنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین وقال اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر فلھذا قلنا ان قیام رمضان سنۃ واقل قیام شھر رمضان اثنا عشر رکعۃ مثنیٰ مثنیٰ ثم الوتر وھی کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان وغیرہ واستحب جماعۃ من العلماء والسلف الصالح عشرین رکعۃ والوتر واستحب منھم اخرون ست وثلاثین والوتر لہ

• المختصر فی اخبار البشر ۲/۸۷ او ۱۸۸ • البدایۃ والنھایۃ ۱۲/۱۰۴
• تتمۃ المختصر ۱/۵٦٤ • تاج العروس ۲/۵۸٦ • الدیباج المذھب دبرزہ ۲/۳٦۷ • شذرات الذھب ۳/۳۱٤ • کشف الظنون ۱/۱۲، ۱٤۲
۷۸، ۸۱، ۱٤۲، ۷۵۰ و ۲/۱۲٤۵، ۱۳۷۹، ۱۳۲۸، ۱٤٤۰
۱٤٦۰ • فہرس الفہارس ۲/۸٤۲ للکتانی • ھدیۃ العارفین ۲/۵۵۰
• الرسالۃ المستطرفہ ۱۵ • ایضاح المکنون ۲/۲٦٦

لہ الکافی فی فقہ اھل المدینۃ ۱/۲۵٦

خلفاء راشدین جو ھدایت یافتہ ہیں کی سُنت کی اتباع کرنا اور فرمایا ہے کہ میرے بعد ابو بکرؓ اور عمرؓ کی اتباع کرو اور اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ قیام رمضان سُنت ہے اور کم مقدار ۱۲ رکعات دو دو رکعات پڑھنا پھر وتر پڑھنا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان اور غیر رمضان میں تھی اور علماء اور سلف صالحین نے بیس تراویح کو جماعت سے مستحب سمجھا ہے اور تین رکعات وتر۔۔۔ اور دیگر لوگوں نے ۳٦ رکعات تراویح اور وتر کو مستحب سمجھا ہے جیسا کہ الکافی ۱/۲۵٦ میں ہے۔

(نوٹ ۲) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(١) قال الامام سليمان المالكي الباجي المتوفی ٤٧٤ھ ويحتمل امرهم عمرؓ باحدی عشرة ركعة وامرهم مع ذلك

---

١. قال الامام السمعاني الباجي بالباء المفتوحة المنقوطة بنقطة من تحتها الجيم المكسورة بعد الالف هذه النسبة الی ثلاثة مواضع (الانساب ٢/١٣، ١٤)
٢. قال الحافظ ابن ماكولا - ذو الوزارتين القاضي الامام ابو الوليد سليمان بن خلف الباجي من باجة الاندلس متكلم فقيه اديب شاعر رحل الی المشرق. الاكمال ١/٤٦٨
٣. قال الامام ابو الحسن علی بن بسام. فصل فی ذكر الفقيه القاضي ابی الوليد الباجي من باجة الاندلس بلغنی عن الفقيه ابی محمد بن حزم انه كان يقول لم يكن لاصحاب المذهب المالكي بعد عبد الوهاب مثل ابی الوليد الباجي. طالع الذخيرة فی محاسن اهل الجزيرة ٣/٩٤ الی ٩٦
٤. قال الحافظ الذهبي. ابو الوليد الباجي الامام العلامة الحافظ ذو الفنون القاضي ابو الوليد سليمان بن خلف الاندلسی القرطبي الباجي طالع سير اعلام النبلاء ١٨/٥٣٥ الی ٥٤٥
٥. طالع معجم الادباء ١١/٢٤٦ الی ٢٥١ • اللباب ١/١٠٣ • وفيات الاعيان ٢/٤٠٨ و ٤٠٩
٦. دول الاسلام ٢/٦ • تذكرة الحفاظ ٣/١١٧٨ • تتمة المختصر ١/٥٧٢، ٥٧٣

• امام سلیمان مالکی باجی متوفی ۴۷۴ھ فرماتے ہیں کہ احتمال ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو گیارہ رکعات پر امر کیا ہو

• امام سمعانی فرماتے ہیں کہ باجی فتح بار پھر الف بعد میں جیم مکسورہ یہ نسبت تین جگہوں کی طرف ہے۔ الانساب ۲/۱۳، ۱۴
• حافظ ابن ماکولا فرماتے ہیں ذو الوزارتین قاضی ابو الولید سلیمان بن خلف باجی اندلس کے باجہ سے ہیں اور یہ متکلم فقیہ ادیب شاعر تھے مشرق کو سفر (برائے علم) کیا ... الاکمال ۱/۴۶۸
• امام ابو الحسن علی ابن بسام فرماتے ہیں یہ فصل ہے فقیہ قاضی ابو الولید باجی جو اندلس کے باجہ میں سے ہیں۔ مجھے فقیہ ابو محمد بن حزم سے خبر پہنچی ہے کہ عبد الوہاب کے بعد مالکی مذہب والوں کے لیے ابو الولید باجی جیسا کوئی شخص نہیں تھا۔ مطالعہ کریں الذخیرہ ۳/۹۴ تا ۹۶
• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابو الولید الباجی الامام العلامہ الحافظ ذو الفنون القاضی ابو الولید سلیمان بن خلف الاندلسی القرطبی الباجی تھے۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۸/۵۳۵ تا ۵۴۵

بطول القراءة يقرأ القارى بالمئين فى الركعة لان التطويل فى القراءة افضل الصلوٰة[1] فلما ضعف الناس عن ذٰلك امرهم بثلاث وعشرين ركعة على وجه التخفيف عنهم من طول القيام[2]

- فوات الوفيات ۲/۶۴، ۶۵ • البداية والنهاية ۱۲/۱۲۲ و ۱۲۳ • الديباج المذهب ۱/۲۷۷
- النجوم الزاهرة ۵/۱۱۹ • نفح الطيب ۲/۶۲ • تهذيب ابن عساکر ۶/۲۵۰ الى ۲۵۲
- شذرات الذهب ۳/۴۴ • كشف الظنون ۱/۱۹، ۲۰، ۴۱۹
- هدية العارفين ۱/۳۹۷ • الرسالة المستطرفة ۲۰۷ • ايضاح المكنون ۲/۸، ۷۲
- فهرس الفهارس ۱/۲۱۲

[1] ذهب قوم الى ان كثرة الركوع والسجود افضل فى صلوٰة التطوع من طول القيام والقراءة وعند اخرين طول القيام فى ذلك افضل طالع شرح معانى الآثار ۱/۲۷۶

[2] المنتقى شرح الموطا ۱/۲۰۸

اور ان کو امر کیا طول قرات سے اور قاری کئی سو آیات پڑھا کرتے تھے کیونکہ قراءت میں تطویل افضل الصلوٰۃ[1] ہے اور جب اس سے لوگ ضعیف ہو گئے تو ان کو ۲۳ رکعات کا امر فرمایا اور طول قیام کے بدلہ میں یہ تخفیف کی.. جیسا کہ المنتقی ۱/۲۰۸ میں ہے۔

[1] بعض لوگ کہتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ زیادہ کرنا نفل نماز میں بہتر ہے قرات اور قیام کے لمبا کرنے سے اور بعض کے نزدیک زیادہ کھڑا ہونا بہتر ہے۔ مطالعہ کریں۔
شرح معانی الآثار ۱/۲۷۶

(۲) قال الامام خليل بن اسحاق بن موسى المالكى المتوفى سنة ۷۶۷ھ تراويح ثلاث وعشرون ثم جعلت ستاً وثلاثين ركعة

---

(۳) قال الحافظ ابن حجر العسقلانى: خليل بن اسحاق بن موسى المالكى وكان يسمى محمداً ويلقب ضياء الدين سمع من ابن عبد الهادى ... وكان دينا عفيفا نزها شرح مختصر ابن الحاجب فى ستة مجلدات. طالع الدرر الكامنة ۲/۸۶ • النجوم الزاهرة ۱۱/۹۲

(۴) كشف الظنون ۲/۱۰۳۸، ۱۸۳۱، ۱۸۶۳، ۱۸۵۵ •

(۵) اعال فى المعجم على البستان ۹۶، ۱۰۰ • حسن المحاضرة ۱/۲۶۲

(۶) الديباج ۱۱۵، ۱۱۶ • نيل الابتهاج ۱۱۲، ۱۱۵

---

(۷) مختصر ابى الضياء مع الشرح الكبير ۱/۳۱۵

---

(۱) امام خلیل بن اسحاق بن موسیٰ مالکی متوفی ۷۶۷ھ فرماتے ہیں۔ تراویح ۲۳ رکعات ہیں (مع وتر) پھر ۳۶ (برائے تخفیف) بنائی گئیں ہیں جیسا کہ مختصر ابی الضیاء مع الشرح الکبیر ۱/۳۱۵ میں ہے
(۲) حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ خلیل بن اسحاق بن موسیٰ المالکی اور نام اس کا محمد تھا اور لقب اس کا ضیاء الدین اور عفیف اور پرہیزگار تھے۔
اور مختصر ابن حاجب کی شرح چھ جلدوں میں لکھی ہے۔ مطالعہ کریں الدرر الکامنہ ۲/۸۶
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(٤) قال العلامة ابو البركات الدردير المتوفی ١٢٠١ھ[1] فی شرحه علی مختصر ابی الضیاء . تراویح وھی ثلاث وعشرون رکعة بالشفع والوتر کما کان علیه العمل ثم جعلت فی زمن عمر بن عبد العزیز ستا وثلاثین بغیر الشفع والوتر لکن الذی قد جری علیه العمل سلفا وخلفا الاول[2]

---

[1] قال العلامة اسماعیل باشا البغدادی ... الدردیر احمد بن محمد بن احمد بن ابی حامد الفقیه المالکی الشهیر بالدردیر ولد سنة ١١٢٧ وتوفی ١٢٠١ له من التصانیف اقرب المسالك الی مذهب مالك فی شرح مختصر الشیخ خلیل طالع هدیة العارفین ١/١٨١ • ایضاح المکنون ١/١١٢، ٢٣٨، ٢٢٩، ٣٣٥، ٢/٦٠٥

---

[2] الشرح الکبیر علی مختصر الامام ابی الضیاء ١/٣١٥

• علامہ ابوالبرکات الدردیر المتوفی ١٢٠١ھ[1] مختصر ابی الضیاء کی شرح میں فرماتے ہیں. تراویح ٢٣ رکعات ہیں شفع اور وتر کے ساتھ جیساکہ آج کل اس پر عمل ہے پھر زمانہ عمر بن عبدالعزیز میں ٣٦ رکعات بغیر شفع اور وتر بنائے گئے ہیں لیکن سلف اور خلف میں عمل اول (٢٣ رکعات) پر جاری ہے جیساکہ الشرح الکبیر ١/٣١٥ میں ہے .

---

[1] علامہ اسماعیل باشا بغدادی فرماتے ہیں - الدردیر احمد بن محمد الفقیہ الدردیر کے ساتھ مشہور ہیں ١١٢٦ھ میں پیدائش اور ١٢٠١ھ میں وفات پا گئے ہیں، اس کی تصانیف سے اقرب المسالك الی مذهب مالك شرح مختصر الشیخ خلیل میں ہے، مطالعہ کریں. هدیة العارفین ١/١٨١

• ایضاح المکنون ١/١١٢، ٢٣٨، ٢٢٩، ٣٣٥، ٢/٦٠٥

قال العلامة عبد الحی الکتانی: الدردیر هو الشهاب احمد بن محمد الدردیر المالکی شیخ الطریقة الخلوتیة واحد المنسوب لهم التجدید علی رأس المائة الثانیة عشرة من المالکیة وصفه بذلك الشهاب المرجانی فی وفیات الاسلاف. طالع فهرس الفهارس ۱/۳۹۳

احال فی المعجم ۲/۶۷ علی عجائب الآثار ۲/۱٤۷ • الیواقیت الثمینة ۱/۵۶ • جامع الکرامات ۱۵۵

معجم المطبوعات ۸۶۹، ۸۷۱ • الکشاف ۹۲ • کنز الجوهر ۱۶۰

فهرست الخدیویه ۲/۵۰، ۲۳۰ ۲۳۹ • ۲/۷٤، ۲۰۳ • ۳/۱۵٤، • فهرست المتیموریة ۳/۹۸ • فهرست دار الکتب المصریة ۲/۲۵، ۱۶۹، ۱۷۲

۵/۱۵۶

علامہ عبدالحی الکتانی فرماتے ہیں الدردیر، یہ احمد بن محمد الدردیر المالکی ہے یہ خلوتیہ طریقہ کا شیخ ہے اور بارہ صدی کے ابتدا میں اس کو تجدید منسوب کی گئی ہے کہ یہ اس صدی کا مجدد تھا اور اس بر اس کو الشہاب المرجانی نے وفیات الاسلاف میں موصوف کیا ہے۔

مطالعہ کریں فہرس الفہارس ۱/۳۹۳

اور

مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔

(۵) قال العلامة محمد بن احمد الدسوقی[1] المتوفی ۱۲۳۰ھ علی قول ابی البرکات کما کان علیه العمل ۔ ای عمل الصحابة رضی الله عنهم[2]

[1] قال العلامة اسماعیل باشا ... الدسوقی۔ محمد بن احمد عرفة المصری المالکی الشهیر بالدسوقی المتوفی ۱۲۳۰ھ ...

طالع هدیة العارفین ۲/ ۳۵۸ • ایضاح المکنون ۱/ ۳۱۹ • الاعلام ۶/ ۲۴۱

• احال فی المعجم ۸/ ۲۹۲ علی فهرست الخدیویه ۲/ ۱۷، ۵۰، ۳/ ۱۶۱، ۴/ ۱

• تاریخ اداب اللغة العربیة ۴/ ۲۵۶ • معجم المطبوعات ۲/ ۸۷۵ و ۸۷۶

• فهرس النحو ۱۳ • فهرس المنطق ۴ • فهرس مذهب مالک ۸ • تاریخ اداب اللغة ۱/ ۲۷ • عجائب الآثار ۴/ ۳۳۱

[2] حاشیة الدسوقی ۱/ ۳۱۵ مع الشرح الکبیر

• علامہ محمد بن احمد الدسوقی المتوفی ۱۲۳۰ھ[1] قول ابی البرکات پر فرماتے ہیں ... کما کان علیه العمل یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل ۔ حاشیہ الدسوقی ۱/ ۳۱۵ مع الشرح الکبیر
یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل تراویح اور وتر کے ساتھ ۲۳ رکعات کا پڑھنا تھا ۔

[1] علامہ اسماعیل باشا فرماتے ہیں الدسوقی۔ محمد بن احمد بن عرفۃ المصری المالکی جو الدسوقی سے مشہور تھے ۔ اور سن ۱۲۳۰ھ میں وفات پا گئے ہیں ۔
مطالعہ کریں هدیۃ العارفین ۲/ ۳۵۷، ایضاح المکنون ۱/ ۳۱۹ • الاعلام ۶/ ۲۴۱
اور مندرجہ بالا حوالجات مطالعہ کریں ۔

(٦) قال الشيخ صالح عبد السميع الازهري في شرحه على حاشية الامام ابن ابي زيد القيرواني ۔ وكان السلف الصالح وهم الصحابة رضي الله عنهم يقومون فيه اي في زمن عمر بن الخطاب رضي الله عنه في المساجد بعشرين ركعة وهو اختيار جماعة منهم ابوحنيفة والشافعي واحمد والعمل الآن عليه ۱؎

(٧) وقال الشيخ محمد جمعة المفتش بالمعاهدة الازهرية ۔ والتراويح برمضان وهي عشرون ركعة بعد العشاء غير الشفع والوتر ۲؎

۱؎ الثمر الداني في تقريب المعاني شرح رسالة ابن ابي زيد القيرواني ۳۱۲

۲؎ الجزء الاول من الكواكب الدرية في فقه المالكية ۱۱۱

• شیخ صالح عبدالسمیع الازہری امام ابن ابی زید القیروانی کے حاشیہ کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ سلف صحابہ رضی اللہ عنہم زمانہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مساجد میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور یہ جماعت (ائمہ) کا مختار ہے ۔
ان میں سے امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ ہیں اور آج کل اسی پر عمل جاری ہے جیساکہ ثمر دانی فی تقریب المعانی ۳۱۲ میں ہے ۔

• شیخ محمد جمعہ مفتش معاہد ازہریہ فرماتے ہیں تراویح رمضان میں عشاء کے بعد بغیر شفع اور وتر بیس تراویح ہیں ۔
جیساکہ جزء اول کواکب دریہ ۱۱۱ میں ہے ۔

التكملة

فی بیان اقوال الائمة الکرام من المحدثین والفقهاء والعلماء العظام

اعلم یا اخی وفقنی الله وایاک بانی اثبت التراویح عشرین رکعة بالروایات الصحیحة من سنن الخلفاء الراشدین المهدیین وقد استقر العمل علیها فی القرون المفضلة المبشرة بقوله علیه الصلوة والسلام. خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم کما رواه البخاری[1]

---

[1] طالع صحیح البخاری ۱/۳۶۲، و ۲/۹۵۱، ۹۸۵، ۹۹۰ م-ب
• سنن الترمذی ۲/۴۵، ۵۴ • الکفایة فی علم الروایة ۴۷ • الاصابة فی تمییز الصحابة ۱/۱۲
• الاستیعاب لابن عبد البر ۱/۷ • سنن ابی داود ۲/۲۹۲ • منهاج السنة النبویة ۱/۱۶

(تکملہ) یہ تکملہ ائمہ کرام محدثین اور فقہاء اور بڑے بڑے علماء کے اقوال میں ہے۔
جان لو اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق حق عطا فرماے کہ میں نے بیس رکعات تراویح خلفاء راشدین سے صحیح روایات کے ساتھ ثابت کیں ہیں اور قرون مفضلہ میں اس پر عمل جاری رہا جن کی خوشخبری کی بشارت حدیث میں موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہتر زمانوں میں سے میرا زمانہ پھر اس کے بعد پھر اس کے بعد جیسا کہ بخاری ۱/۳۶۲ و ۲/۹۵۱ و ۹۸۵ و ۹۹۰ اور دیگر مندرجہ بالا کتابوں

وفى رواية عليكم باصحابى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يفشو الكذب[1]
وقد جرى العمل على التراويح العشرين فى زمن الصحابة رضى الله عنهم والتابعين
والائمة المجتهدين رحمهم الله تعالى ولذا قال الامام الترمذى واكثر اهل العلم
على ما روى عن على وعمر رضى الله عنهما وغيرهما من اصحاب النبى صلى الله
عليه وسلم عشرين ركعة وهو قول سفيان الثورى وابن المبارك والشافعى وقال
الشافعى هكذا ادركت ببلدنا مكة يصلون عشرين ركعة[2]

---

[1] سنن الترمذى ۲/۳۹ ● الكفاية فى علم الرواية ۳۵ للخطيب البغدادى
[2] سنن الترمذى ۱/۹۹

میں حدیث موجود ہے
● اور ایک روایت میں ہے کہ تم پر لازم ہے میرے صحابہؓ کا عمل پھر ان کے بعد کا پھر ان کے
بعد کا پھر جھوٹ پھیل جائے گا جیسا کہ ترمذی ۲/۳۹ الکفایہ ۳۵ میں ہے ۔
اور بیس تراویح پر عمل کرنا صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین میں جاری رہا اس وجہ
سے امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اکثر اہل العلم اس پہ ہیں جو علیؓ اور عمرؓ وغیرہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ
سے روایت کی گئیں ہیں اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو پایا ہے کہ وہ
بیس تراویح پڑھتے تھے ۔ سنن ترمذی ۱/۹۹

- وقال الامام علاء الدين ان عمرؓ جمع اصحاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی شهر رمضان علی ابی بن کعب فصلی بهم کل لیلة ولم ینکر علیه احد فیکون اجماعاً منهم علی ذلک [1]
- وقال الامام القسطلانیؒ والمعروف هو الذی علیه الجمهور انه عشرون رکعة
- وقال الامام الزیلعیؒ۔ لنا ما روی البیهقی باسناد صحیح انهم کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطابؓ بعشرین رکعة وعلی عهد عثمانؓ وعلیؓ مثله فصار اجماعاً [3]
- قال الامام ابن النجیمؒ۔۔ وعلیه عمل الناس شرقاً وغرباً [4]

---

[1] بدائع الصنائع ۱/۲۸۸ [2] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ۳/۲۲۶
[3] تبیین الحقائق ۱/۱۷۸ [4] بحر الرائق ۲/۷۲

- امام علاء الدینؒ فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو ابی بن کعبؓ پر جمع کیا ان کو ہر رات بیس رکعات پڑھاتے تھے اور اس پر کسی نے انکار نہ کیا تو یہ ان سے بیس تراویح پر اجماع ہوگیا جیسا کہ بدائع الصنائع ۱/۲۸۸
- امام قسطلانیؒ فرماتے ہیں۔ معروف یہ ہے کہ جس پر جمہور علماء ہیں وہ بیس رکعات ہیں ارشاد الساری
- امام زیلعیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے دلیل بیس تراویح کے اثبات کے لئے وہ ہے جو امام بیہقیؒ نے صحیح اسناد سے روایت کی ہے کہ صحابہؓ عمر بن الخطاب کے زمانہ میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور زمانہ عثمانؓ اور علی رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بیس اسی طریقہ سے پڑھتے تھے تو یہ اجماع ہوگیا۔ تبیین الحقائق ۱/۱۷۸
- امام ابن نجیمؒ فرماتے ہیں کہ اسی (بیس رکعات) پر شرقاً اور غرباً عمل ہے۔ بحر الرائق ۲/۷۲

- قال الامام الخوارزمیؒ۔ وما رويناه هو المشهور بين الصحابةؓ والتابعينؒ ۵
- قال الامام ابن عابدين۔ وهو قول الجمهور وعمل الناس شرقا وغربا ۶
- وقال الامام النوويؒ وبه قال ابو حنيفة واصحابه واحمد وداود وغيرهم
- ونقله القاضي عياض عن جمهور العلماء ۷

۵ الكفاية ۱/۴۰۷

۶ رد المحتار ۱/۵۲۰ ۷ المجموع شرح المهذب ۴/۳۳ و ۳۴

امام خوارزمیؒ فرماتے ہیں کہ یہ جو ہم نے (بیس رکعات) روایت کی ہے یہ صحابہؓ اور تابعینؒ کے ہاں مشہور ہیں۔ الکفایہ ۱/۴۰۷

- امام ابن عابدین فرماتے ہیں کہ یہ جمہور علماء کا قول ہے شرقاً اور غرباً (رد المحتار ۱/۵۲۰
- امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اسی (بیس رکعات) پر ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب اور احمدؒ اور داؤدؒ وغیرہ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاض نے جمہور سے یہ قول نقل کیا ہے۔

المجموع ۴/۳۳ و ۳۴

- قال الامام الشعرانیؒ. واستقر الامر علی ذلك فی الامصار [1]
- قال الامام الحصنیؒ واجمع الصحابة معه علی ذلك [2]
- قال الامام ابن قدامة (بعد بیان الادلة) وهذا كالاجماع واجمع علیه الصحابة فی عصره [3]
- قال الامام المرداویؒ هكذا قال اكثر الاصحاب [4]
- قال شیخ الاسلام ابن تیمیةؒ... وهو الذی یعمل به اكثر المسلمین [5]
- قال الامام سلیمان ؒ عشرون ركعة فی قول اكثر العلماء [6]

---

[1] كشف الغمة ۱/۱۴٦ او ۱۴۷ [2] كفایة الاخیار ۱/۱۷۲
[3] المغنی مع الشرح الكبیر ۱/۷۹۹ [4] الانصاف فی معرفة الراجح من الخلاف ۲/۱۸۰
[5] مجموع فتاوی شیخ الاسلام ۲۲/۲۷۲ [6] هامش المقنع ۱/۱۸۷

- امام شعرانی فرماتے ہیں کہ اس (بیس تراویح) پر تمام شہروں میں عمل جاری رہا کشف الغمہ ۱/۱۴٦
- امام حصنیؒ فرماتے ہیں صحابہؓ نے اجماع کیا ہے بیس تراویح پر، کفایۃ الاخیار ۱/۱۷۲
- امام ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے اور اپنے زمانہ صحابہؓ نے اس پر اجماع کیا ہے المغنی ۱/۷۹۹
- امام مرداوی فرماتے ہیں کہ اس پر اکثر اصحاب ہیں، الانصاف ۲/۱۸۰
- شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس پر اکثر مسلمانوں کا عمل رہا ہے مجموع فتاوی شیخ الاسلام ۲۲/۲۷۲
- امام سلیمان فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کے نزدیک بیس رکعات ہیں ھامش المقنع ۱/۱۸۷

Scanned by PDFer

قال الامام ابن علان وهی عندنا عشرون رکعة بعشر تسلیمات کما اطبقوا علیه [7]

قال شیخ الاسلام ابن عبد البر استحب جماعة من العلماء والسلف الصالحین بالمدینة عشرین رکعة [8]

قال الامام الدردیر ...... جری علیه العمل سلفا وخلفا [9]

قال الامام الدسوقی ... ای عمل الصحابة رضی الله عنهم [10]

---

[7] دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین ۶/۳۶۰

[8] کتاب الکافی فی فقہ اھل المدینة ۱/۲۵۶

[9] الشرح الکبیر علی مختصر الامام ابی الضیاء ۱/۳۰۵

[10] حاشیة الدسوقی ۱/۳۱۵

- امام ابن علان فرماتے ہیں کہ یہ تراویح ہمارے نزدیک بیس تراویح دس سلاموں کے ساتھ ہیں جیسا کہ ان کا اس پر اتفاق ہوا ہے دلیل الفالحین ۶/۳۶۰
- شیخ الاسلام ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ علماء اور سلف صالحین کی جماعت نے مدینہ میں بیس رکعات تراویح مستحب سمجھا ہے ۔ کتاب الکافی ۱/۲۵۶
- امام ابن دردیر فرماتے ہیں اس پر سلفاً اور خلفاً عمل جاری رہا الشرح الکبیر ۱/۳۰۵
- علامہ دسوقی فرماتے ہیں اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل رہا ۔ حاشیة الدسوقی ۱/۳۱۵

- قال الامام علی القاریؒ اجمع الصحابۃ علی ان التراویح عشرون رکعۃ [1]
- قال العلامۃ الجنجوھیؒ قال ابن عبد البر وھو قول جمہور العلماء وبہ قال الکوفیون والشافعیؒ والفقہاء وھو الصحیح عن ابی بن کعب من غیر خلاف من الصحابۃ رضی اللہ عنہم [2]
- وقال الامام شیخ شیخنا المحدث کشمیریؒ لم یقل احد من الائمۃ الاربعۃ باقل من عشرین رکعۃ فی التراویح والیہ جمہور الصحابۃ رضی اللہ عنہم [3]
- وقال شیخ شیخنا المفسر حسین علیؒ فھذا کالاجماع من غیر نکیر [4]
- قال الشیخ الازھری وھو اختیار جماعۃ منھم ابو حنیفۃ والشافعی واحمد والعمل الان علیہ [5]

---

[1] مرقاۃ المفاتیح لشرح مشکوٰۃ المصابیح ۲/۱۷۵ [2] فتاوی رشیدیہ ۹۲
[3] العرف الشذی ۳۰۹

- امام ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں جیسا کہ مرقاۃ ۲/۱۷۵ میں ہے
- علامہ جنجوہیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں کہ یہی (بیس رکعات کا قول) جمہور علماء کا ہے اور اسی پر کوفیوں اور شافعیؒ اور فقہاء قائل ہیں اور یہی ابی بن کعبؓ سے صحیح ہے اور صحابہؓ میں سے اس کا کوئی مخالف نہیں۔ جیسا کہ فتاوی رشیدیہ ۹۲ میں ہے
- اور ہمارے استاد کا استاد محدث کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ بیس تراویح سے کم پر کسی ایک امام نے ائمہ اربعہ سے قول نہیں کیا ہے اور اس پر جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جیسا کہ العرف الشذی ۳۰۹ میں ہے
- اور ہمارے استاد کا شیخ مفسر حسین علیؒ فرماتے ہیں کہ بغیر انکار کرنے کے یہ بمنزلہ اجماع ہے جیسا کہ تحریرات حدیث ۱/۸۹ میں ہے ۔
- اور شیخ ازہریؒ فرماتے ہیں کہ یہ (بیس تراویح) اختیار کردہ جماعت ہیں ان میں سے ابو حنیفہؒ الشافعیؒ اور احمدؒ ہیں اور آج کل اسی پر عمل ہے جیسا کہ اثار الدانی ۲۰۲ میں ہے

وقال العلامة عبد الرحمن الجزري رح .. وقد بين فعل عمر رضي الله عنه ان عددها عشرون ركعة حيث انه جمع الناس اخيرا على هذا العدد فى المسجد ووافقه الصحابة رض على ذلك ولم يوجد لهم مخالف ممن بعدهم من الخلفاء الراشدين وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ له

- وقال الشيخ المحقق عبد الله بن زيد رئيس المحاكم الشرعية لا مشاحة فى زيادة عدد الركعات الى عشرين ركعة مع اختصار القيام والركوع والسجود كما عليه عمل ائمة المذاهب [2]
- وقال الشيخ العلامة ابن حجر قاضى المحكمة الشرعية — وصح ان الناس كانوا يصلون على عهد عمر رض وعثمان رض وعلى رض عشرين ركعة وهو رأى جمهور الفقهاء من الحنفية والحنابلة وداود (ثم ذكر ما قال الامام الترمذى) [3]

85

له كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/ ۳۴۱ - [2] مجموعه رسائل ۱/ ۵۲۰ و ۵۲۱ - [3] الاجوبة الجلية عن الاسئلة العنبرية

علامہ عبد الرحمن الجزری فرماتے ہیں عمل عمر رضی اللہ عنہ بیان کرنے کے بعد تراویح کی عدد بیس رکعات ہیں کہ آپ نے مسجد میں لوگوں کو اسی عدد (بیس رکعات) پر جمع کیا اور آپ کے ساتھ صحابہ متفق تھے اور ان سے

کوئی خلفائے راشدین سے مخالف نہ تھے اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا اور اس کو داڑھوں سے مضبوط پکڑے رہو جیسا کہ کتاب الفقہ ۱/ ص ۳ میں ہے۔

- شیخ علامہ محقق عبد اللہ بن زید رئیس المحاکم الشرعیہ فرماتے ہیں کہ کوئی فکر نہیں کہ تراویح کی عدد بیس رکعات تک کریں اور قیام اور رکوع اور سجدہ میں اختصار کریں جیسا کہ اس مذاہب کے ائمہ کرام ہیں مجموعہ رسائل ۱/ ۵۲۰ و ۵۲۱
- شیخ علامہ ابن حجر قاضی محکمہ شرعیہ فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کے زمانہ میں لوگ (صحابہؓ) بیس رکعات پڑھتے تھے اور یہ احناف اور حنابلہ کے جمہور فقہاء کی رائے ہے بعد داود (پھر امام ترمذیؒ کا قول ذکر کیا ہے)

اجوبۃ ہندیہ ۸۵

Scanned by PDFer

• وقال العلامة السيد السابق وصح ان الناس كانوا يصلون على عهد عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ عشرین رکعة وهو رأی جمهور الفقهاء من الحنفية والحنابلة وداود قال الترمذی و اکثر اهل العلم على ما روی عن عمر وعلی و غیرهما من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم عشرین رکعة وهو قول الثوری وابن المبارک والشافعی وقال هکذا ادرکت الناس بمکة یصلون عشرین رکعة [1]

• قال الدکتور مصطفی وغیره من العلماء وهی عشرون رکعة بعشر تسلیمات [2]

---

[1] فقه السنة ۱/۲۰۶

[2] نزهة المتقین شرح ریاض الصالحین ۱/۸۴۵

اور علامہ سید سابق فرماتے ہیں کہ یہ صحیح بات ہے کہ صحابہؓ زمانہ عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور یہ جمہور فقہائے احناف اور حنابلہ اور داؤد کا قول ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اکثر اہل علم اس کے قائل ہیں جو عمرؓ اور علیؓ وغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ بیس رکعات ہیں اور یہ قول ثوریؒ اور ابن المبارک اور شافعیؒ کا ہے اور شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طرح مکہ میں لوگوں کو بیس رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے فقہ السنۃ ۱/۲۰۶

ڈاکٹر مصطفیٰ وغیرہ علماء فرماتے ہیں کہ یہ بیس رکعات دس سلاموں کے ساتھ ہیں جیسا کہ نزهۃ المتقین ۱/۸۴۵ میں ہے۔

الا ان هذه اقوال الائمة الاعلام من الاحناف والشوافع والحنابلة والمالكية تنادی باعلی منداء بان عدد التراویح عشرین رکعة ثابتة من سنن الخلفاء الراشدین المهدیین رضی الله عنهم وقد صرحوا بان المشهور فی الصحابة والتابعین والائمة المجتهدین کان العمل بالعشرین وعلیه کان العمل شرقا وغربا وعلیه جری عمل السلف الصالحین فهذا کالاجماع من غیر نکیر منکر و مع هذه التصریحات اجترأ الشیخ الالبانی وقلد محمد بن اسماعیل الصنعانی المتوفی ۱۱۸۲ھ صاحب سبل السلام وقلد عبد الرحمن المبارکفوری المتوفی ۱۳۵۳ھ صاحب تحفة الاحوذی وقال ان عدد العشرین فی التراویح بدعة بحوالة سبل السلام ... وقال الالبانی لیس فی البدعة ما یمدح بل کل بدعة ضلالة رسالة الصلوٰة التراویح ۸۰

فیعلم من قول الالبانی بان من یصلی التراویح عشرین رکعة فهو مبتدع ضال لان قیام المبدأ بالشیٔ علة لحمل المشتق علیه فالالبانی یفتی بضلالة الخلفاء الراشدین والائمة المجتهدین والتابعین والفقهاء من المذاهب الاربعة فکیف ینکر عن التصریحات المردودة

خبردار رہ یہ اقوال ائمہ اعلام احناف وشوافع اور حنابلہ اور مالکیہ کے بلند آواز سے پکارتے ہیں کہ بیس رکعات کا عدد خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی سنت سے ثابت ہیں اور اس پر تصریح کی ہے کہ صحابہؓ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کے عہد میں بیس رکعات پر عمل کرنا مشہور تھا اور اسی پر شرقاً اور غرباً عمل جاری رہا... اور اسی پر سلف صالحین کا عمل بغیر انکار منکر کے رہا ہے اور ان تصریحات کے باوجود شیخ البانی نے اتنی جرأت کی ہے کہ محمد بن اسماعیل صنعانی متوفی ۱۱۸۲ھ صاحب سبل السلام اور عبدالرحمن المبارکفوری متوفی ۱۳۵۳ھ صاحب تحفۃ الاحوذی کی تقلید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بیس تراویح پڑھنا بدعت ہے اور پھر کہتے ہیں کہ بدعت میں کوئی ایسی ممدوح چیز نہیں بلکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ رسالہ الصلوٰۃ التراویح ۸۰

تو البانی کے قول سے معلوم ہوا کہ جو حضرات بیس رکعات پڑھتے ہیں تو وہ مبتدع گمراہ ہیں کیونکہ مبدأ کا قیام کسی شی کے ساتھ علت ہے مشتق کے حمل کیلئے اس پر تو البانی خلفائے راشدین اور ائمہ مجتہدین اور تابعین اور چار مذاہب کے فقہاء پر گمراہی کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور یہ ان تصریحات مردودہ ... میں کیسا انکار کرتا ہے۔

فی رسالته یو بانهم زادوا علی ذلک فاتهمونا بلعن السلف جمیعا
وکذلک انکر فی ص ۳۵ ولما کان عدد التراویح عشرین رکعة بدعة ضلالة
عند الالبانی فالخلفاء الراشدون کانوا فاعلین لهذه البدعة الضلالة
وان لم یثبت عنهم فی ظن الالبانی فلا شک ولا مریة بان الائمة المجتهدین
والتابعین وفقهاء المذاهب الاربعة والمحدثین کانوا فاعلین لهذه
البدعة الضلالة عند الالبانی لانه لا یمکن له الانکار عن التراویح
العشرین عنهم فهل هو اتهام او اقرار بتضلیلهم وانحرافهم عن
الصراط المستقیم ۔

والعجب علی تجاهل الالبانی بانه لا یعتمد علی الائمة المجتهدین ولا علی
التابعین ولا علی المحدثین ولا علی فقهاء المذاهب الاربعة

کہ سکتا ہے کہ لوگ ہم کو طعن سلف پر متہم کرتے ہیں اور اسی طرح ص ۳۵ میں انکار کیا ہے
اور جب بیس تراویح پڑھنا البانی کے نزدیک گمراہی ہے تو خلفائے راشدین اسی بدعت
اور گمراہی کو کرنے والے تھے مگر البانی کے نزدیک ان سے ثابت نہ ہو تو اس میں شک وشبہ
نہیں کہ ائمہ مجتہدین اور تابعین اور چار مذاہب کے فقہاء اور محدثین تو تمام اسی بدعت کے کرنے
والے تھے البانی کے نزدیک کیونکہ البانی تو اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ یہ تمام حضرات تو
بیس رکعات پڑھنے والے تھے تو یہ اتہام ہے یا یہ تصریح ہے ان کی گمراہی اور صراط مستقیم
سے انحراف پر۔
اور البانی کی جہالت پر تعجب اس بات پر ہے کہ یہ ائمہ مجتہدین اور تابعین اور محدثین اور چار مذاہب کے

بل تقلد المباركفوري والصنعاني ولذا قال لا اجماع على العشرين لقد تبين لنا من التحقيق السابق ان كل ما روي عن الصحابة فى انهم صلوا التراويح عشرين ركعة لا يثبت منه شيئ فى ادعاء البعض ان الصحابة اجمعوا على ان التراويح عشرون ركعة مما لا يعول عليه لانه مبنى على الضعيف وما هو مبنى على الضعيف فهو ضعيف ولذلك جزم العلامة المباركفوري فى التحفة ٢/٧٦ انها دعوى باطلة ويؤيده انها لو كانت صحيحة لم يجز لمن بعدهم

فقہاء پر اعتماد نہیں کرتے بلکہ مبارکپوری اور صنعانی کی تقلید کرتے ہیں تو اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ بیس رکعات پر اجماع نہیں اور کہتے ہیں کہ سابقہ تحقیق سے واضح ہو گیا کہ جو صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ بیس رکعات پڑھتے تھے ان میں سے کوئی ثابت نہیں کہ بعض دعوٰی کرتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں اس پر اعتماد نہیں کیونکہ یہ ضعیف قول پر مبنی ہے اور جو ضعیف پر مبنی ہو وہ بھی ضعیف ہے اسی وجہ سے مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی ۲/۷۶ میں بیان کیا ہے کہ یہ دعوٰی (اجماع) باطل ہے اسی کی تائید اس سے معلوم ہوتی ہے کہ اگر یہ دعوٰی صحیح ہوتا تو پچھلے لوگوں کے لئے

ان يخالفوهم (رسالة الالبانی ۷۲) اقول لما تبين مما سبق بان عدد التراويح عشرين ركعة ثابتة عن الخلفاء الراشدين بالروايات الصحيحة و عمل عليها الصحابة والائمة المجتهدون والتابعون والمحدثون وفقهاء المذاهب الاربعة فادعاء العشرين مبنى على دليل قوى وما هو مبنى على القوى فهو قوى فادعاء العشرين قوى لا يخالفه الا غوى ولا يقدر الالبانی واتباعه ومتبوعوه باثبات قول واحد من الائمة المجتهدين والتابعين وفقهاء المذاهب الاربعة بانهم قالوا بكون عدد التراويح عشرين ركعة بدعة ضلالة واما الصنعانی والمباركفوری فلا يصلون الى كعب هؤلاء الائمة الاعلام فمن يدعى عدد التراويح عشرين ركعة فهو قول صحيح وخلافه امر قبيح

فمن يصلى التراويح عشرين ركعة فهو عامل بسنن الخلفاء الراشدين المهديين والعامل بها عامل بسنة سيد المرسلين لانه عليه الصلوة والسلام قال عليكم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين المهديين

مخالفت ان سے جائز نہ تھی رسالہ البانی ۷۲

میں زخان بادشاہ کہتا ہوں کہ ماسبق سے یہ بات واضح ہو گئی کہ بیس رکعات کا پڑھنا خلفائے راشدین سے صحیح روایات کے ساتھ ثابت ہے اور اسی پر صحابہؓ اور ائمہ مجتہدین اور تابعین اور محدثین اور چار مذہب کے فقہاء نے عمل کیا ہے تو بیس رکعات پڑھنے کا دعوی دلیل قوی پر مبنی ہے اور جو قوی پر مبنی ہو تو وہ بھی قوی ہوتا ہے تو بیس رکعات پڑھنے کا دعویٰ قوی ہے اور اس کی مخالفت بہکانے والے کے سوا کوئی نہیں کرتا۔ اور البانی اور اس کے تابع اور متبوع تمام کی یہ طاقت نہیں کہ ائمہ مجتہدین اور تابعین اور چار مذہب کے فقہاء سے کسی کا قول ثابت کریں کہ انہوں نے کہا ہو کہ بیس رکعات پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور مبارکپوری اور صنعانی تو ان بڑے علماء کرام کے ٹخنوں کو بھی نہیں پہنچے تو بیس رکعات تراویح کا قول کرنے والا قول صحیح ہے اور اس کا خلاف کرنا قول قبیح ہے۔ تو جو بیس رکعات پڑھتے ہیں تو یہ خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی سُنّت کے تابعدار ہیں اور اس پر عمل کرنا سُنّت سید المرسلین پر عمل کرنا ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم پر میری سُنّت اور خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں ان کی سُنّت کی تابعداری لازم ہے۔

فالمنكرون المانعون الملزمون الطاعنون على الذين يصلون التراويح عشرين ركعة خيرٌ ام العابدون الراكعون الساجدون القائمون فى شهر رمضان بالعشرين [1]

اقول كما قيل

كلام الله عزوجل قولى ... وماصحت به الآثار دينى

وما اتفق الجمع عليه بدأ ... وعودا عن حق مبين

فدع ما صدعن هذا وخذها ... تكن منها على حق مبين

---

[1] اعلم ان مقصودنا بالتراويح اللتى هى مشتملة على الخشوع والطمانينة فى الركوع والسجود وليس المراد منها ماينعلها بعض ائمة المساجد فى عشرة دقائق لان هذه ملاعبة بالدين

تو جو لوگ بیس تراویح سے منکر ہیں اور بیس تراویح پڑھنے والوں پر طعن در الملام لگاتے ہیں یہ بہتر ہیں یا وہ لوگ جو عبادت کرتے ہیں اور رکوع اور سجود کرتے ہیں اور ماہ رمضان میں بیس رکعات پڑھتے ہیں [1]

میں کہتا ہوں جیسا کہ کہا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کلام میرا قول ہے ... اور جس پر صحیح آثار وارد ہیں وہی میرا دین ہے

اور جس حق پر ابتدا اور اخیر میں اتفاق کیا ہو ... وہی میرا دین ہے

اور اس سے منع کرنے والے سے اعراض کر اور یہی سیدھی راہ پکڑ تو تم حق واضح پر ہوگے۔

---

[1] جان لو کہ ہمارا مقصود بیس تراویح سے وہ بیس رکعات تراویح ہیں جو خشوع اور رکوع اور سجدہ کی تعدیل پر مشتمل ہو اور اس سے ہمارا وہ بیس تراویح مراد نہیں جو بعض ائمہ مساجد دس منٹ میں پڑھاتے ہیں کیونکہ یہ دین کے ساتھ کھلونا ہے اور ان اماموں کا سوائے صد وقطع

ولیس مقصودهم الا حصول صدقات الفطر فما ربحت تجارتهم وما کانوا مهتدین۔

ولا شک ان اداء ثمان رکعات مع الخشوع والطمانینة افضل من هذه الاربعة فی العشرین تدبر

حاصل کرنے کے سوا کوئی غرض نہیں ہوتی ہے اور ان کی تجارت کامیاب نہیں اور یہ ہدایت پانے والے نہیں اور اس میں شک نہیں کہ آٹھ رکعات خشوع اور تعدیل ارکان کے ساتھ ایسے بیس رکعات کرنے سے بہتر ہے۔

الجزء الاول